بیانِ حالاتِ قرونِ و مکان فضل خالقِ زمین و زمان جلّ شانہ

مغازی الصادق

ترجمہ اردو

مغازی الرسول

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع ہوا

کتاب منبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان و قسان دم سیف بیان نعت و ثنائے سر [illegible] و سپہر نماز یان
راہ خدا و متعفر سربازان طریق رضا + مودت اہل بیت رسالت موجب فوز مرتبۂ شہادت + [illegible] لیعجد و باعث
حصول ثواب جہاد + سلام اللہ و رضوانہ علیہم اجمعین اما بعد یہ بندۂ ہیچمدان بشارت علیخان ابن [illegible] خان ابن
مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان ان کے عرض کرتا ہے [illegible] غازی سلطان
حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم شیخ الاجل امام الاجل محمد ابن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب [illegible] بعض
علمائے عظام نے ترجمہ لفظی اسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اسی طرح اکثر ترجمات ہین جو کتب [illegible] مثل ہمالی بوسہ
زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب اس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہے لہذا [illegible] بضاعت نے
بفرمایش سرآمد اقران و اماثل سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نولکشور صاحب دام حشمتہ کے ترجمہ [illegible] اسکا سے
بطریق نقل بالمعنی حسب محاورہ اہل زبان و زمرۂ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا با بے تکلف پڑھا [illegible] ور بلا دقت
سمجھ مین آوے اور اسکا نام ہر وش غیبی سے مغازی علیہ الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف کتب [illegible] سے تاریخ
تالیف ۱۲۹۰ ہجری ہویدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ الاسیر ہی جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہے یعنی اہل ذوق کو
مژدۂ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم التفات بنظر دیکھیں
اور غلط و خطا سے در گذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذوالمنن سے کہ محمد بن عمرو

فہرست کتاب مغازی الصادقہ یعنی مغازی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

تمت

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلان فلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض اُنکے اپنی روایت مین بعض سے
زیادہ تر حافظ و ضابط تر ہین پس کل وہ حدیثین جو اُن لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے وہ سب لکھی ہین چنانچہ
رسول خدا صلعم تاریخ بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری تاریخ
تھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارھوین ثابت و متحقق ہے اور لشکر اسلام مین اول لوا وہ تھا جسکو رسول خدا صلعم نے
واسطے حمزہ بن عبد المطلب رض کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بوقت مقابلہ قافلہ قریش کے آراستہ کیا تھا
بعد ازان لوا عبیدہ بن الحارث رض جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکرکشی طرف رابغ کے ہوئی تھی
اُسکے واسطے تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہے بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے
ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ
صفر مین گیارھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام ابوا روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو نوبت
حرب کی نہین پہونچی یعنی وہ لوگ منفرق ہو گئے تھے تب وہان سے واپس آئے اور اُس صفر مین پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ
ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب رابغ ہے وہان ایک
قافلہ پر قصد کیا کہ اُسمین امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو بعیر اُس قافلہ کے ساتھ تھے مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے
تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اُسی ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا بطلب
کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی مین سولھوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے
اُن قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ کہتے چنانچہ وہان سے جب پھر آئے تو عبد اللہ
بن جحش کو ماہ رجب مین سترھوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان المبارک روز جمعہ کو
انیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصما بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصما کو
عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضیل نے اُنھون نے سُنا اپنے باپ سے کہ
پچیسوین رمضان کو انیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصما کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذی الحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم مین
تیئسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کُدر مین غزوہ بنی سُلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے
ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے
مقام نجد جسکو ذو امر کہتے ہین غزوہ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی

روانہ ہوا عبداللہ نے کہا جس روز سے مین لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور
تئیسون مہینا ہجرت سے تھا اور اکتیسوین تاریخ محرم روز شنبہ کو مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان
شہر جمادی الاول مین ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین
اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسر کردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابو سفیان بن حرب
تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام اُحد واقع ہوا بعد ازان ماہ شوال مین
تینتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے
لشکر بسر کردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین مہینے
ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اُسی ماہ صفر مین کہ چھتیسوان مہینا
ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمین سیر لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ سینتیسوان مہینا
ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ بیتالیسوان مہینا ہجرت سے
تھا آنحضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ ابن
عتیک کا طرف ابی الحُقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحُقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر مین
پاس اسلام بن مشکم کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُسکا سردار بنے بعد اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے کو
اُٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازان
ماہ ربیع الاول مین سینتالیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سن پانچ مین
یعنی پانچوین سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان بماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان
آخر ذیقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ مین غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن ششم مین
سریہ ابن اُنیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا
قرطا کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین بنی لحیان سے ہوا
بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا و بعد ازان اسی ماہ ربیع الثانی
سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین
لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین ایک سریہ جسکے سردار ابو عبیدہ
بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ کے
واسطے بنی سُلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و النقرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ جمادی الاول
سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عرض کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس
میل کے فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور حسمی
قرب وادی القرےٰ کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ کے
روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے بجانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا ہی جو اسکے
پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا و بعد ازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنیین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم
نے [illegible] حدیبیہ کا کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القرےٰ کے پھر سے
اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم
عمرۃ القضیہ بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کی بعد ازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید کے واقع ہی) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے
ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسر کردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوہ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرہ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرہ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزی گرا یا گیا کہ اسکو
خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی مین بت سواع کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید رضی نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے
حج خانہ کیا اور واقدی نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابوا ہی بعد ازان غزوہ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہی
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے انکو شعبہ نے ابو اسحاق سے انھون نے کہا مین زید بن ارقم کے
پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اُنھون نے کہا اُنیس غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی اُنھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کون سا تھا اُنھون نے کہا غزوہ عشیر اور بعضون نے
روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا
صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس سوار انصار کے بھیجے گئے تھے
چنانچہ اُن لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہنیہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
بنا کا مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہنیہ و انصار کے حلیف تھا یعنی
اُنکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے
مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے شش ہفتہ یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اُنپر عبیدہ رضی
بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اُنکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے
وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اُنکو بٹھا لیا یعنی
روانگی اُنکی موقوف رکھی اور بجاے اُنکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھدیا
اور اُنکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شبون کے اُس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اُسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے پایہ کو واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُنمین سے جو خوشی خوشی تیری اطاعت کرین اُنکو ہمراہ لے
یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ خط نامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا انا للہ و انا الیہ راجعون (یعنی استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا) اور پیچھے لایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعاً و طاعۃً للہ و للرسول کو یعنی استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع و طاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا اور رسول بجا لایا بعد ازان اپنے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی اسیری ہمراہی چاہے تو چلا اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنا بر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے جانے والا ہون پس کچھ قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونون وہان مقیم رہے اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنی مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اُسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے نکل گیا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اُسی روز چاند رجب دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے یاران پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا لیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک اُسکا انکی ہمت سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت و اپنے اسیرون کے روانہ ہوئے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم حاضر ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین ذکر نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارہ فدا اپنے اصحاب کے یعنی واسطے سربہا دینے اور چھوڑا لینے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنی اِن دونون کو نہ چھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہان تک کہ جا پہونچے بحران مین (اور بحران ایک گوشہ ہے معدن یعنی کان بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اپا عزنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اُسکا زمیل اور ردیف تھا

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور
اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہمسے
کئی روز پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے
اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوکھ کی بہت اُٹھائی تھی
جبکہ ہم بلیحہ سے نکلے تھے اور درمیان بلیحہ اور مدینہ کے فاصلہ شش بُرد کا ہی (اور ایک بُرد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان
بلیحہ و معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسی قدر ما بین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہی راوی نے کہا غرض ہم لوگ
بلیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہان تک کہ مدینے پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے
پوچھا ای ابو اسحاق بلیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اُنھون نے کہا تین روز کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی
بھوکھا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اُسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینے مین
پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے
انکار کیا تھا (یعنی اُنکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے)
راوی کہتے ہین کہ آن حضرت صلعم اُنسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے ان دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا
تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اُن دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ
چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اُنھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اُنھون نے کہا کہ
عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مرابع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کردیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ
نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ یعنی آگاہ ہو تم اس بات سے
جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اُسکا خدا و رسول کے لیے ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن یحییٰ بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اُنھون نے رافع بن خدیج سے اُنھون نے
ابی بردہ بن نیار سے اُنھون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اُسکو
تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت وہ غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اُنکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنے یہ آیت
یسئلونک عن الشہر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالےٰ نے اپنی
کتاب مین اُنسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہی جسطرح سابق سے ہی اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے
روکتے ہین یعنی قریش (اصل یہ جا بے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ
لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف
رسول اللہ علیہ السلام کے اور بھی گناہ بہت زیادہ ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے
مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج و عمرہ کے اور فتنہ و گمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے
و نکال اُنکا حقتعالے فرماتا ہی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی
قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف و نایلہ دو نون بُت ہین یعنی شرک ان بتون کا
ساتھ خدا سے عزوجل کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر و زہری کے عروہ سے روایت
کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورہ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور
شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حقتعالی نے سورۂ براۃ
نازل فرمائی - اور دوسری روایت مین واقدی نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہل کے واسطے سے
کریب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے
دیت ابن الحضرمی کی دی تھی انھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی
جس بات پر لوگون کا اجماع ہی وہ یہ ہی کہ آن حضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی
لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوے تھے اس بات کو مجھسے ابو معشر نے
بیان کیا نام اُن لوگون کے جو عبد اللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُنکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبد اللہ بن جحش - و ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و عامر بن ربیعہ و واقد بن عبد اللہ التمیمی و عکاشہ بن محصن
و خالد بن ابی البکیر و سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین -

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھر رہا ہی
تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے
مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس و تفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تاکہ
یہ دونون پاس کشد جہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حورا سے ہی جا اُترے (اور نخبار عقب
ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشہ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب
طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے
اور اُن اونٹون کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا ہی
کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس تمہارے مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اُنکے ہمراہ چلا یہان تک کہ
دونون کو ذو المروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات دن
چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طالب تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون
مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آن حضرت اصحاب قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو
مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان ملل و سیالہ
بر سر راہ واقع ہی اور وہ منزل و مسکن آدینہ شاعر کا ہی) اور بعد اسکے جب کشد جہنی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے
اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کر دون کشد نے عرض کی
مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی و لیکن اُسکو میرے برادرزادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے
ینبع کو اُسکے برادرزادے کے لیے جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا
اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اسمین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حقتعالی اُسکو تمہارے تئین غنیمت مین
عطا کرے یہ سُن کے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ
قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل
قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوا جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپکے
لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اس طرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو
مجھی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین اُنکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا
ہر آینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد
ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اُن لوگون مین سے تھے جو
حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہی جو کوئی جانے سے
باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اس لیے کہ اُسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج
قافلہ کے نکلے تھے چنانچہ اُس قوم نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر اُنکو اس امر کا

مطلنہ ہوتا کہ یہ قتال ہے تو وہ تخلف نکرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب ان حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینہ مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہے اُس خدا کی جسنے
آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہے اُس ذات پاک کی جسنے آپ کو حق مبعوث کیا
مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کرکے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مطلنہ سوائے اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہے تب
حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور غزوۂ بدر اولی غزوہ تھا کہ اسمین حقتعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے
مدینہ سے طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنی درۂ بنی دینار پر پہونچے تو بقیع مین اُترے اور بقیع بیوت و
بستی سقیا کی ہے (بقیع نقب یعنی درۂ بنی دینار ہے مدینے مین اور سقیا متصل ہے آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی ۔ اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزوں جنگ آوروں کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبد اللہ بن عمرو تھے اور
اسامہ ابن زید و رافع ابن خدیج و براابن عازب و اُسید ابن حضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے
مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اُنکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی واقدی علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بو اسطہ ابو بکر اور اُنکے باپ اسمعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کے واسطے سے اُنھون نے کہا
قبیل ازانکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا
کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا اے برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنے
حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے
واپس کردینگے وحالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہے کہ حقتعالی مجکو شہادت نصیب کرے راوی نے کہا
پھر جب عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت
علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اُسکی تلوار کا مین نے خود باندہ دیا تھا
وبالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اُسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور واقدی نے واسطے سے ابو بکر بن عبد اللہ
اور عباس بن عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُسدن اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ
اُنکے کنوؤن سے پانی پیوین اور آپنے بھی اُنھین کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت مین واقدی
علیہ الرحمہ نے بو اسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے
اُنکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بو اسطہ عبد العزیز بن محمد اور

ہشام اور اُنکے باپ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اس وزے کے کہ حضرت نے
اُنکے کنوئن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت سُقیاسے منگایا جاتا تھا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اُنھون نے عبد اللہ
بن ابی قتادہ اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے
نماز پڑھی اور اُس وقت اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ
دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ
وَثِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَاجْعَلْ مَا بِھَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا
کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّۃَ یعنی اے میرے پروردگار بتحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے
نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے برکت کی چاہی تھی وہ ہر آئینہ مین محمد تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین
تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت عطا کر اُنکے وزن صاع مین اور وزن مُد مین اور اُنکے میوون
اور دالون مین اے میرے پروردگار مدینے کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اُسمین قسم وبا کے سے ہو طرف
خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور اے میرے پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے
حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے خلیل نے
مکے کو حرام مقرر کیا تھا (یعنی امن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا و بسبس بن عمرو
بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبد اللہ بن عمرو حرام بھی خدمت
شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان
جائزہ اپنے اصحاب کا مجھکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام
ہم بنی سلمہ کا منزل و ماوی ہی یہین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا (حسیکہ الذباب
وُذباب ایک پہاڑ ہی ناحیۂ مدینہ مین کہ یہود اُسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے
یا اُسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے
اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ کی
دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ
طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوے اور اُن دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا
پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجھکو امید ہی اس بات کی کہ جب
ہم اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اسوقت حقتعالی آپکی آنکھون کو اُنسے ٹھنڈا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے ہیں کہ بعد اُس شب کے جب دن ہوا تو مین خربا مین اپنے اہل کی طرف گیا
تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب تھی اسلیے
کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ
کیا نیک فال ہے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے
کہ ہر آینہ یہ وہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حسیکہ کا
بدل کر سقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہان تک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیچ نفع کریگی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا
اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے
مگر اُنکو بھی غنیمت سے حصّہ و اجر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین
اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام
اور مرثد یا بجائے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبدالمطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و انسہ مولی النبیؐ یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا
کہ اُسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمرا یہ سب
ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ
و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبداللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبداللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبداللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبداللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابوبکر و
عمر و عبدالرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس اور حارث
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سواے ایک صاع تمر کے نہ تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیٰی نے معاذ
بن رفاعہ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور
تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ بہکہ لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا
اوسوقت میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف
پھر لاوے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اُس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے
عرض کی یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اُسمین
کلیان کین اور فرمایا اس اونٹ کا منہ کھولو تو ہمنے اُسکا منہ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُسکے منہ مین ڈالا
بعد ازان اُسکے سر پر اور اُسکی گردن پر اور اُسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُسکے اُستخوان پشت پر
دُم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہوجاؤ اور آنحضرت علیہ السلام روانہ ہوگئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا یا آخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے ہین
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کردیا اور [illegible] دیا اور
محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیٰی بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے انھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کراتے گئے تھے اور
محمد بن عمرو واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمٰعیل نے اپنے باپ سے انھون نے سعد بن ابی وقاص
سے انھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ آپس مین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین
سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانے اور آنے مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاۃٌ فَاکْسُھُمْ وَجِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ وَعَالَۃٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے
میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پاپیادہ ہین انکو سوار کردے یعنی انکو سواری عطا کر اور یہ لوگ
برہنہ ہین انکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر راوی نے
کہا بالآخر انہین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

انھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار
ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کرنے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین کا شمار
شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو بئر جاہ ابی عنبہ ٹھہرا کر انکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد
مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آن حضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کے بطن العقیق مین گئے بعد ازان
گھمن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن ازہیر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی
پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح کو حضرت وہین
تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تربان درمیان صخیرہ اور ملل کے واقع ہی)
اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اسوقت آن حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا
ای سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مینے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اٹھکر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا
اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اللّٰہم اشدد رمیتہ یعنی یا اللہ اسکے تیر کو نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اس دم ہماسے میرے تیر نے
گردن آہو سے خطا نکی اسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اس کی طرف دوڑا اور اسکو جیتا پایا کہ ابتک اسمین جان باقی تھی تب مین اسکو
ذبح کر کے اٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے
تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اسکا نام سبحہ تھا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اسکا نام سیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور انپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قرشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے نہو مگر یہ کہ اول
ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ ایک عورت نے ایک نش یعنی ناقہ محمولہ مال بھیجا تھا چنانچہ
کہتے ہین کہ اس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ اس

قافلے مین اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازان خاص آن آل کا ہو آور قوم سے بطریق قرضہ جمع کرکے نصف منافع پر دیا تھا و بہر کیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اُس قافلے مین اُنہین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ اُنکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اُس قافلے مین بہت سے عیرات یعنی کاروان شتران عودم قریش کے تھے اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آئے ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہے اور اُنسے مصالحہ کر لیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ ہوے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت سے دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے نیچے ملک کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو ملا اور اُسنے کہا کہ محمد نے قصد تمھارا اگر کے تمھاری گذرگاہ پر جمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار رہتے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمھاری مراجعت کے انتظار مین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی رائے مین فکر کرو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سُنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اُم یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آتے تھے اور اُسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اُسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش مکہ کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اُسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بصدا سے بلند الغوث الغوث یعنی فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واستغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہوجاتے تھے انکو عُریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اُس قافلے مین قوم قریش سے تیس آدمی تھے اُنمین عمرو بن العاص مخرمہ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابوجہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ انکو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُنکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اُسکو بہت بُرا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہے ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہے و بصداے بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر اے قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر لڑھکا یا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وادی دور مکہ سے یعنی کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُس صخرہ بوقبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادہ الٰہی مین اُس روز اسلام لانا مجھکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادہ باری تعالے موخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سن کر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرویا یہ ایک خواب رویاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اُنکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اُنکا بڑا دوستدار تھا ملاقات ہوئی اُس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور انھین ابو جہل بھی تھا وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی
مین نے کہا وہ کیونکر ہی اُسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمھارے مرد تو نبی بنے
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمھاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اُسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اُسنے دیکھا ہی ہم تین روز تک
تمھارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنی ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنی اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
و ملامت ہی ابو جہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمھارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے
یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا کہ
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اُسقدر کہ اُس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہر گاہ ہم بھی لوگون کو کھانا
کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل
اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو
کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات و عزیٰ کی
ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر
یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی رہی
کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہو اولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور
کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابو جہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمھارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمھاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہی اور تجھکو
اس بات کی غیرت نہین آتی۔ یہ سن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہی
خدا کی صبح کو مین پھر اُسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اُسنے اعادہ تمھاری توہین کا کیا تو مین تمھارا بدلہ اس سے
لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اُس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابو جہل بولا آج ایک روز ہوا

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا
آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے
نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک
کر دون اور مجھکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابو جہل کی طرف
متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام تُرش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھکر شتاب روی طرف
باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین
اُسکو شتم و شماتت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنی مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اسکے تاراج کو آئے ہین فریاد کو
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اُنکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح
استغاثہ کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے
چاک کر ڈالا تھا اور اُلٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اُسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے
مکے کے مین نے اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا
پستی سے بلندی کو بہتا ہے پس مین گھبراکر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بد معلوم ہوا
اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُس دن صداے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو
اُنکے قافلے کی طرف آمادہ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ
ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا
مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہرکیف حالت شدت و رخا مین اپنے
اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزام کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا
وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے لے گیا لوگون نے پوچھا اے
ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اُسنے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہمکو
اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور
ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر منتظر نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور
جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال
قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے

ہرگز یہ بات نہین ہی کہ تم ہمکو جھوٹھا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز بقول بعض کے
دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے اور مزید براں خریدکیے اور اُنکے مقدور والون نے
محتاجون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ
اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکے ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب اسلئے تعرض تمھارے
کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین (لطیمہ بمعنی تجارت یعنی مال تجارت بقول ابن ابی الزناد
لطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی و بقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین)
پس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ
لیوے اور اسی طرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہی لات وعزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم
تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اُسمین تم سب کا مال ہی چاہیے کہ
تم سب جمع ہوکر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اس
عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اُنکو خوف تمھارا نرہیگا مگر یہ کہ یہان تمپر قصد کرینگے اور اسی طرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا
کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور لطیمہ قریش کا یون
تاراج کیا جاوے اُسمین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے
ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی پس جسکے پاس زاد نہو تو
ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اُسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیے
اور اُنکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل وعیال مین مدد معاونت خرچ مقرر کردی و بعد ازان حنظلہ و عمرو
دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے
وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ
سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہی اُن دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس
کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابوسفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و دوبارہ مدد
خرچ وسواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبداللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اُسنے کہا یہ
پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ کر جسطرح تیری رائے مین آوے پھر اسی طرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزی سے
چنانچہ اُس سے بھی دوسو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کرکے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہی

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سن کے ابو لہب نے جواب دیا قسم لات و عزیٰ کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابو لہب کے ابو جہل آیا اور کہنے لگا اے ابو عتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے مگر از روے قہر و غضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہی اور اندیشہ ہوا ابو جہل کو کہ شاید ابو لہب مسلمان ہوجاوے پس ابو لہب کلام ابو جہل سن کر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابو لہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہی یعنی یقینی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اُسکا قرضدار تھا لہذا ابو لہب نے اُس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہی چنانچہ عاص اُسکی طرف سے روانہ ہوا راوی کہتے ہین عتبہ و شیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اُن دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کیا تو نے اُس شخص کو نہین دیکھا یعنی اُسکو نہین جانا جسکی طرف ہمنے تجھکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اُنکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سن کے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہی مگر اُن دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی اُن دونون کی ہمراہ گیا اور اُنھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے و برآنا منع و عمل پر خلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بُت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہی کہ اُسپر کچھ نقش کرکے اُس سے بطور قرعہ و استخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیۃ بن خلف نے یہی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام و اقامت پر اجماع و اتفاق کیا مگر ابو جہل نے باصرار تمام اُنکو آمادۂ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود مکی سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ و غصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُس وقت زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے دیا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُسکے پاس سہیل بن عمرو کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ تمھے کیا ہوگیا ہی کہ مین تجھکو غضبناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ
ان تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹی نہین ہوا اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ قبل اسی کے ہے جیسا کہ تو کہتا ہی کہ اسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اسی ارادے پر
روانہ ہوے اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہی کہ ابوسفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو انسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نکرین
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے انھون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے
کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کے جانے مین
کبھی مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا
بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش ہر دم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار
وہی نکلتا تھا جو مجھکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مر الظہران تک
پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ انہین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اسمین
جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے
ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد
دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنی بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوے فتح کو جاتے ملتا ہی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ
عداس اس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اسکے آقا زادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑ کر ان دونون کے
پانون رکاب مین پکڑ لیے یعنی انکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے ماں باپ تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جاتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور
وہ یہ کہتا تھا اور اسکی دونون سے اشک اسکے رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اسی ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اسکے پاس
گذرا عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل دودہ یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

نکلے ہین کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب حارث نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سُن کے بعد اسکے شدت سے
کانپنے لگا اور اُسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بلاشبہہ وہ رسول اللہ ہین
کہ مبعوث ہوے ہین طرف کافۂ خلائق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اُسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا و بعد ازان آگے چلا
لیکن شک مین تھا یہانتک کہ اُسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ بعد اسکے پھر آیا اور
بدر کو پھر نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اُسی قتل ہوا راوی کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول
ثابت تر ہی راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیۃ بن خلف کے پاس اُترے ناگاہ
اُسکے پاس ابوجہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اُتارا کہ یہ اُن لوگون مین سے ہی
جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادۂ حرب ہین یہ سُن کے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا
تمھارے قافلے کی آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اُسوقت سمجھ لینگے) اُمیہ نے کہا ایسی بات
ابوحکم یعنی ابوجہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا ای اُمیہ تو تو یہ کہتا ہی اور مین نے واللہ محمد سے
سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہی اُنھون نے
کہا ہان مین نے خود سُنا ہی اُسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے اُمیہ کے
لیجانے کو آئے تو اُسنے اُنکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ اُمیہ کے پاس عُقبہ بن ابی مُعیط اور
ابوجہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اُسمین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اُسمین خوشبو کی چیزین
سُلگاتے تھے اور ابوجہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان اُمیہ کے پاس رکھدیا اور کہا
اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابوجہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی سُرمہ لگا کیونکہ تو زن ہی اس سے
زینت کر اُسوقت اُمیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کردو تب لوگون نے
شتران بنی قشیر سے اُسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کردیا چنانچہ اُس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خُبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون نے کہا اور اُن جانے والون کے
قافلے مین کوئی شخص بڑا کروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے
قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اُس عیر مین تلف ضائع ہوجاوے
تو ہوجاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی اُسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسکو کوئی چارۂ تخلف ہو بغیر
کسی عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اُسوقت کہی مین
نہین چاہتا ہون کہ وہ اُسکو معلوم کرین دریا اینہمہ بدفالی و بدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہی

حال آنکہ مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہی بس یہ کہکے اُسنے اپنا سارا مال درمیان
اپنی اولاد کے تقسیم کردیا اور اُسکے دل مین یقین ہوگیا کہ اب مکے مین پھر آنا نہوگا بعد ازان پاس حارث
بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اُسنے کہا ای ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہی
کہ اُسکو بہت برا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمھارے
اس میدان مین سیل خون پستی سے بلندی کو رواں ہی حارث نے کہا کوئی کبھی کسی طرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ
کہ اُسکو مجھسے زیادہ اسطرف کا جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اُس سے کہا میری راے یہ ہی کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کے
ہمراہ نہ جا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سُنتا تو ایک قدم آگے نہ رکھتا بس اب اس بات کو تو
مخفی رکھ تا وہ نہ جانین کیونکہ جو کوئی اُنکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اُسکا باعث
جانینگے اور ضمضم نے بطن یاجج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے
و اہل شوریٰ تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ
بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اُنہین سے حارث بن عامر تھا اور اُمیّہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن اُمیّہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابو جہل اُنکو طعن و تشنیع بجُبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی مُعیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ
خروج کے تائید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہی یعنی تکاسل و تمایل کرنا سوا دات
منوان ہے آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپس مین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسی اپنے پیچھے نہ چھوڑ رہنی
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نہ رہنے پاوے راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کی کراہت خروج پر
دلالت کرتی ہی وہ یہ تھی کہ انہین سے کسی نے کسی کو نہ سواری دی نہ کسی کی مدد خرچ کی اور نہ کسی کو اپنے
ساتھ سوار کرینگے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اُنکا یعنی ہم عہد یعنی شریک حلیف اُنکے پاس آتا تھا اور اُنسے سواری
وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا ورنہ نہین تو
رہجا یہانتک کہ یہ قول اُنکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اُسوقت قریش نے
عداوت بنی بکر کو جو درمیان اُنکے اور اُنکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اُنکی نسبت بنی بکر سے خوف
و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ باربار کہتا تھا ای معشر قریش جس
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اُسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اُنپر
مین امین اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہے جاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی راے سے فکر کرو اُسوقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا اشرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو نیس ہر آئینہ مین تمھارا
حامی و ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمھارے یہان کوئی بُرائی لاوین یہ سُن کے عتبہ خوش و مطمئن ہوا
اور ابو جہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہے اور وہ اُن لوگون کی نسبت
جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون
اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک
بن ابی نمر سے اور اُسنے عطا بن یزید اللیثی سے سُن کر بیان کیا ہے کہ ہر آئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو
از جملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا بتلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اس لڑکے کے سر پر گیسو تھے
یعنی کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذر اُسکا پاس عامر بن یزید
بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اُس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے اُسنے
بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا اے بنی بکر کیا تم مین سے
کسی کا خون اوپر قریش کے ہے انھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہے کہ اسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سُن کے بنی بکر مین ایک شخص اُس لڑکے کے پیچھے
دوڑا اور بدلے اُس خون کے جو قریش پر تھا اُس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا
عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمھارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ
اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہے کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمھارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور تمھارے
یہان کا تھا وہ برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہی ہو چکا اور
اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو
پھر کیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبک داری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر قریش نے اُسکے
خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی اُسکے آدمی کی عوض مارا گیا پس طلب خون سے
باز رہے پس اسی عرصے مین اُس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران مین تھا ناگاہ اُسنے عامر بن یزید کو
دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اُسکو دیکھا تو اپنے دل مین
کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد ہمین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اُسکا ناقہ
بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی پیٹھ تھا تو مکرز نے اُسکی تلوار کھینچ لی اور اُسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب کے مکے مین
آیا اور تلوار عامر کی جس سے اُسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردے سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی
دیکھ کر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اُسکو قتل کیا ہے اور قریش از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس باب مین سنی جاتی ہیں

کہ وہ اس فکر مین ہے چنانچہ بنو بکر نے مارے بیاس سے تمام اپنے سردار کے بہت جزع و فزع کی اور
باہم آمادہ ہوئے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداروں کو سبب عامر کے قتل کرین چنانچہ
آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہو گئے تھے اور اسی فکر مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج
طرف بدر پیش آیا بسبب خوف ان لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو گئے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر
غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان
سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوئے اور قریش نے بہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف
بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اُن گانے والیون کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود
بن المطلب کی اور کنیز اُمیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر و چشمہ پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین
اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُنکے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیش پیش
لشکر نیزہ بازی و تیغ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقابل و مبارز سے نکلے تھے
اور سو گھوڑے اُنکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور خودداری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطرو ریا
کی قرآن مین فرمائی ہے ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا و رئاء الناس یعنی مثل اُن لوگون کے
تم نہو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود اری کرتے نکلے تھے اور ابو جہل کہتا تھا کیا محمدؐ اور اُنکے اصحاب کو
یہ گمان ہے کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہم پر بھی ظفر یاب ہونگے عنقریب اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے
قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُنکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ انہین سے
بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اس لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور
سب وہ سو تھے اور سوا اُنکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ
ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید اُنپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا یعنی
اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچینگے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمۂ بدر کے
رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہو تو صبح کو بدر پر پہونچینگے پس
عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوئے چشمۂ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو
عقال کیا یعنی چھانددیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمۂ بدر پر
وارد ہون و حال آنکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش بھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان
کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اُس رات کو
ہمپر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون پاک

مجدی کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمۂ بدر پر نازل ہوے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر ان دونون نے اپنی شترون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اسوقت ان دونون نے دو چھوکریون کی
باتین سنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلۂ جہینہ سے تھین اور انمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اُسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے
وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحا مین اُترا ہی یہان پہونچیگا یعنی بروقت آنے اُس
قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی کی بات سُنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور
عدی نے یہ باتین سُنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کرکے کیفیت بدر گزارش کی اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے انھون نے باپ دادا سے اور یہ عبد اللہ
ایک منجملہ بکائین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے انھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ موسی نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو
درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور
مدینہ روحا کو جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہی) غرض کہ ابو سفیان اُس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور
وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ لکینگاہ سے خوف زدہ ہوکر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو
بتعلم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس سے
ایک نش مال یا زیادہ اُس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپا دیگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنی ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر
یہان سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھسے اُسکو پوشیدہ رکھتا
مگر ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے
بسبس و عدی کے کیا کہ اُن دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور شربی پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابو سفیان مناخ پر یعنی جس جگہ اُن دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون کی
مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُسمین سے خستہ خرما نکلا تو ابو سفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہی یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہت قریب مین پھر وہان سے

اپنے قافلے کاروان کو پھیر کر راستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلد جلدی چلے جاتے تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اترتے تھے اور وہان کھانا کھلاتے تھے اور اونٹون کو نحر
ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجھکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہے
ہر آئینہ مین تو اس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجھکو بھی یاد ہے اس حال مین ابوجہل انکے پاس
جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو انھون نے کہا ہم خواب عاتکہ ذکر کرتے ہین ابوجہل نے کہا
کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ انکے مرد پیغمبر نبی
بنائے جاوین یہانتک کہ انکی عورتین بھی پیغمبر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب انکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ
کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئینہ ہمارے انکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہے پھر ان دونون یعنی عتبہ و شیبہ
مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاوگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور انسے قطع کروگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہے اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور انکے اصحاب تمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہوگا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہین جو خاص
میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب
وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب ان دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ ہے اور قرابت محمد سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو انسے تعلق ہے وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی انکی ہمراہ ہے پس تو ہمارے ساتھ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سن کے شیبہ نے کہا ای ابو الولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اور مین اس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار
آیا ہے اور اسکے ساتھ ایک شتر بختی ہے اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و امیۃ بن خلف و ابو البختری و ابو الحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش کے کہ انکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہوے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوڑ بھاگا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف عود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اُس سوار کو دیکھا کہ اُسنے اپنے اُس شتر کے جو اسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اُسکو لشکر مین چھوڑ دیا
پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اُسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمدؐ اور اصحاب اُنکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تونے دیکھا ہے خلاف اُسکے کل تو دیکھیگا کہ اکابر اصحاب
محمدؐ قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا راے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ جیسے عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آینہ عرب بہت ہین بجاے ہمارے
اُنکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اُنکے نزدیک
بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اُنکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے ولیکن ایسا ہو سکتا ہے
کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل آیا
اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو انھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا
کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا واللہ تم
اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کرتے ہو انھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوگا اور اپنی قوم کو بھی
ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لے گیا
اور اُنکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا
اور ساتھ تھا اُسکو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک لیے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا اُن لوگون کو
پھیر لیجاوے اور اُنسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تیئن اہل یثرب کے قابو مین یعنی
اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمھاری حاجت تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حقتعالے نے اُسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے کہ
ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نکرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جا کر قریش کو پیغام پہونچایا اور اُنکو فہمایش کی
مگر اُنھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اُن کنیزون کو جحفہ سے
پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدّہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدّہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

[illegible]

اور انتالیس میل ہو گئے تھے) پھر اُسنے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ
یعنی افسوس ہے حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا نہین کو ناگوار ہوگا بس ہر آئینہ اُسنے لوگون کی سرکشی
اور خودسرکشی کی کہ یہ سر سر منقصت و شامت ہے کیونکہ اگر اصحاب محمد اس گروہ کو پا جاوینگے لوٹ کے تک ہمارا
بیچا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانیوالیان جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو
بن ہشام اور کنیز اُمیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز
نہ پھر جاوینگے جب تک کہ داخل بدر ہونگے اور اُن دنوں بدر مین موسم ہائے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ
کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین
یعنی ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین
اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شراب پیئین اور گانیون کا گانا سنین تاکہ عرب حشمت و شوکت
ہماری دیکھ کر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوئے تھے
تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اُسکو اُنکے کوچ و روانگی اور جمعیت
لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہو گیا ابوسفیان سے اسلیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی
گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سنا
وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُنکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری
کچھ پروا نہین ہے بس جو شخص بدلہ پانا عنقریب دیکھ کر یا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہے
آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہو لیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہو کر
پاپیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی
منحوس و نامبارک ہے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت
اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے
کہا ای بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچا لیا اور تمھارا مال باامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل
تمھارے سردار کو سلامت رکھا درحالانکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اُسکے مال کی حفاظت کرو
سو خدا نے اُسکو محفوظ رکھا اب سوا اسکے نہین ہے کہ محمد ایک شخص ہے تم مین سے اور وہ تمھارا خواہرزادہ ہے
اگر وہ نبی ہے تو تم لوگ اُسکے سبب بڑے سعید دینکو کار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہے تو اُسکے قتل کے لیے متولی ہونا
تمھارے غیر کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ اور
الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کے کہنے سے خروج کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد اُنکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے
اُسی کی اطاعت کی اور اُسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُنمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اُسکو مُوتمن و معتمد جانتے تھے
تب اُن لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اُسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہی یا اگر
مر جاوے تو اُسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب اِن لوگون کو پھرتے ہوے بمقام ابوا صُبح ہوئی اُسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا راوی لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ ننلو آدمی تھے یا ننلو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از ننلو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی
علیہ الرّحمۃ نے بالواسطہ روایت کی ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی پڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکّے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان اُنکو مل گیا اُس نے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہی اُنھون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ مکّے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ
چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے
بنی عدی سے بمقام مرّ الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی رستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مرّ الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ وارد ہوے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی پستی ترائی کی
طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہی اُسنے کہا مجھے
ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اُسنے کہا
کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی اُنھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہی
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی
اُسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اُٹھے کہ تو نے اس اُنٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھسے حاملہ ہی چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوے اور شب چہار شنبہ نیمۂ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے اُنھوں سعید بن المسیب سے اُنھوں نے
کہا جب رسول خدا صلعم نے دو تین رکوع سے سر اٹھایا تو عند القنوت کا فقرون پڑھین کہ اللّٰھم لا تفلتن
ابا جہل فرعون ہذہ الامۃ اللّٰھم لا تفلتن زمعۃ بن الاسود اللّٰھم واسخن عین ابی زمعۃ بزمعۃ
اللّٰھم واعم بصرۃ ابی زمعۃ اللّٰھم لا تفلتن سہیل اللّٰھم انج سلمۃ بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ
والمستضعفین من المؤمنین یعنی اے میرے پروردگار تو ابو جہل کو نہ چھوڑ کہ وہ فرعون اس
امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ اے پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھوں کو رلا
زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی نہ دے
سہیل کو اور اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست
عقیدت کو یعنے بے عقلون اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اسدن
تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا لیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکہ کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ
کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اسوقت حضرت علیہ السلام نے اُسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد
بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ
یہ روحا سجاسج ہے یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہے اور راوی کہتے ہین کہ
خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے
بدر کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اُسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین
سر پا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اُسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالرین سے پہچانا اور طرف سعد
بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے اُنھون نے
عرض کی ہان یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اُس
اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اُسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو
اُن دونون نے کہا تم ہمارے خواہر زادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین
فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم
مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون بس مین آپکے ساتھ ہوکر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی قالوا آمنا باللہ دین اسلام قبول کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم بے شبہ رسول اللہ ہو پس آنحضرت علیہ السلام مسرور ہوئے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اُسنے جنگ بدر وغیرہ میں بڑی بہادری و مردانگی کی اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر اُحد ہوکر شہید ہوا اور راوی کہتے ہیں کہ جب آنحضرت علیہ السلام رمضان میں بعزم بدر روانہ ہوئے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر میں روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان میں نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے باسناد راویان ثقہ کے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوکے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اُنھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہیں بخدا کہ یہ بڑے معزز ہیں چنانچہ جب سے انکی عزت اور انکو غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوئے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہیں کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان میں مستعد ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ اسطے امتثال امر خدا کے تشریف لے چلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اذھب انت وربک فقاتلا یعنی موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا رب یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون مل کر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقابلہ کرنے والے ہین اور قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ پر پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنی اُس ترائی میں ہے جو دریا سے ملی ہے اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد سن کے حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے اور اُنکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کے بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

اسلیے کہ انھون نے حضرت سے شرط کر لی تھی کہ جس چیز سے یا جن سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست
وحمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ مدینہ سے
لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اُنکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مُجکو مشورہ دو اُسوقت
سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا
کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہی فرمایا سچ ہی تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے
خروج کرین کہ شاید اسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی
ہم ہمراہ آپکے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور
ہمنے گواہی دی ہی اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہی اور ہمنے آپ کو قول وقرار دیا ہی
اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہی یعنی فرمان آپکا بگوش جان سُنینگے اور بسر وچشم بجالا دینگے پس آپ
چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریا سمندر
اور آپ اسمین در آوین تو ہم بھی اُسمین آپ کے ساتھ گھُس جاوینگے اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا
پس اب جس سے چاہیے موصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنی جسکو چاہیے نزدیک
الاتفاق والاتصال قطع وجدائی ہم و
کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے
نزدیک اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی
مین اس راستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہی اور ہمکو اُسکا خوف بھی نہین ہی
اگر کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے
ثابت قدم ہین کیا بعید ہی کہ حقتعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلا دے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی
ہون اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے
انھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین
کہ ہم آپ کے چاہنے والے اُنسے زیادہ نہونگے اور آپکی اطاعت کرنے والے اُنسے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہمسے
زیادہ آپ کے محب ومطیع ہین اور جہاد مین اُنکو بڑی رغبت ہی اور نیت اُنکی خالص ہی (یعنی جہاد اُنکی طمع
غنیمت نہین ہی) پس اگر اُنکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے
نہ رہ جاتے ولیکن اُنکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہی سو لیس ہم آپکے لیے ایک شامیانہ
یہان ایستادہ کر دیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنی اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار ومُہیا کر دیتے ہین بعد ازان
ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب وفیروزمند کیا تو یہین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دیگر گون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہو کر ان لوگون سے
جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے
یہ کلام سعد سُن کے فرمایا جزاک اللہ خیراً اور فرمایا اے سعد حقتعالیٰ چاہیگا تو اسمین بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم
کہتے ہو ضرورت اُسکی نہوگی) راوی کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آینہ حقتعالیٰ نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہی (یعنی یا ظفر بر لشکر ابوجہل یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتلگاہ قوم کو
دیکھتا ہون اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اُس روز انکی قتل گاہون کو دکھلا دیا کہ وہ مقتل فلان کا ہی اور قتیل گاہ
فلان کی ہی اور سوا اسکے ہر ایک کی قتلگاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال
ہوگی اور عیر یعنی کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا و بسبب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو اُمید فتح حاصل
تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسمعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سُن کر کہ اُسی روز سے یعنی جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے
لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنی تیار نتھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنی درہ کوہ سے چلے اور درمیان
صفرا مین کے پہونچے اور ما بین دونون موضع خیبر دکے نماز پڑھی بعد ازان دہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین
طرف وادی کا راستہ لیا جب خیف المعترضہ پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ المعترضہ مین داخل ہوے یہان تک کہ
مقام تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجکو بتا دین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی یعنی کیا یہی شرط ہی کہ مین بتا دون تو تم بتاؤگے فرمایا
ہان تب ضمری نے کہا تو پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہی اگر وہ
سچا ہی تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر محمد اور
انکے اصحاب کی بیان کر اُسنے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر مخبر
سچا ہی تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے
فرمایا ہم اس چشمہ سا سے آئے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ عراق سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنی فرقہ
مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نہ تھا اسلیے کہ انکے درمیان مین
بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین
پاک نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیبت عین العلا مین پھر خبیر مین مین نماز پڑھی بعد ازان
وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہے فرمایا
ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیر تین کے قریب سے پھر گئے اور
روانہ ہوے یہان تک کہ مقام ذفران کو طے کیا اور اسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے
وہان پر بسبس عدی بن ابی الزغباء خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنابر تجسس بھیجے گئے تھے
تو دونون نے آکے حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بوقت عشاء شب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترھوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و
بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظرب کے
جاو امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظرب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤ گے اور قلیب چاہ ہے زیر ظرب اور
ظرب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظرب کے گئے چنانچہ ان لوگون نے اس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے
بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی
تو اکثر انہین سے بھاگ گئے اور ان بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پکڑا گیا عجیر تھا کہ پہلے اسی نے
قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور اگر پکارا اے آل غالب یا ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور
انکے آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کر لیا ہے یہ خبر سن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑ گئی حکیم بن
حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سنی تو کھانا
ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
اے ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہوا جیسا مین اپنے آنے مین
پشیمان ہون و ہر آئینہ کاروان ہمارا تو بچ گیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انھین پر سرکشی کرتے ہوے
آگئے ہین پھر اسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و
پیروی کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہمپر شبخون مارینگے
مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے امین نہین ہون اسنے کہا اے ابو خالد پھر تیری کیا راے ہے مین نے کہا ہم لوگ
تمام شب حراست و بیداری کرین اسمین تمھاری جو راے ہو عتبہ نے کہا یہ راے بہت خوب ہے حکیم نے کہا پس ہمنے رات بھر

تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمد اور اُنکے اصحاب سے برجانتا ہی
یہ بات نہایت تعجب کی ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمدؐ اور اُنکے اصحاب تمھارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ
مین اپنی قوم کو علحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایکطرف ہوگیا
اور اُسوقت ترشح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہی اور عقل اسکی زائل ہی
وحالآنکہ اصحاب محمدؐ نے تمھارے سقون تک کو گرفتار کرلیے ہین غرض اُس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوسے تھے یہ سب پیش نبی
صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اُسوقت مصروف بنماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش نے اُنھون نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے لگے پھر جب اُن
غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان
ان ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے ہاتھ
روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اُنکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون کی طرف متوجہ
ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ
کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار اُنکا نہین جانتے
فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ
تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نوسو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے
کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو پس آنحضرت صلعم
لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا ہذہ مکۃ اَلقَت اَفلاذ کَبِدِہا یعنی مکے نے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے
ڈال دیا ہی اس سے کنایہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن
غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو
پھیر لے گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اُنکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُسکو
دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر آن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا کے

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہو وہ ہو رہے بانٹ بنو عدی بن کعب بنی ہی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہان کے تمہارا مشورہ ہی اُسوقت حباب بن المنذر نے عرض کی
یا رسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر یہ منزل و مقام ہی کہ حق نے آپکو یہان اترنے کا حکم کیا ہی تو ہمکو سزاوار نہین ہی
کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہی تو جنگ خدع و کید ہی یعنی لڑائی مین
چالاکی کرنا اور دھوکا دینا ہی اس صورت مین یہ مقام اترنے کا نہین ہی بلکہ آپ ہم سب کو قریب خیمہ قوم
لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوون سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہی مین اسکو پہچانتا ہون
کہ اسکا پانی بہت شیرین ہی اور اسمین بہت پانی ہی کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بنا کر بھر لینگے
اور اسمین سے شربی اور کٹورے سے چھوڑ دینگے پھر اسمین سے پانی پیین گے اور لڑینگے اور اس کنوے کے
سواے اور جو کنوے ہین انھین بند کر دینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے بیان کیا کہ اُسوقت
یعنی وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا راے
وہی ہی جسکا مشورہ حباب نے دیا پس حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق راے
کے ہی پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدی** نے
بواسطہ عبید بن یحیی وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اس مقام سے کوچ کیا
تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہملوگون کو چلنا
اُس سے بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ انکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے
ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب
خوب سوئے اور بارش نے انکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہرچند اپنے تئین سخت مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اُٹھنے کی نرکھتا تھا
اور یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا
مین نے اپنے تئین دیکھا یعنی اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے
کچھ خبر نہوتی یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی
تو مجھکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری
سقون کے اُس طرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ
دونون گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر انکے گھوڑے بولتے ہین تو انکے منہ پر مارتے ہین کہ انکے بولنے پر تاخت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہیں اور باوجود اسکے آسمان و نہر شدت کی بارش برسا رہا ہے و بعد ازان جب صبح ہوئی تو بنیہ بن الحجاج نے کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے یہان کے احمقوں اور یثرب کے احمقوں کو جمع کرکے لایا ہے شعر لَمْ یَتْرُکِ الْجُوْعُ لَنَا مَبِیْتًا ۔ لَابُدَّ اَنْ نَّمُوْتَ اَوْ نُمِیْتَ ۔ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہے کہ ہم مرجاوین یا ماریں یعنی سوا جنگ کے چارہ نہیں ہے ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول نبیہ بن الحجاج یعنی لَمْ یَتْرُکِ الْجُوْعُ لَنَا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہے زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیموں میں گوشت کوہان و کلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شبخون سے خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے منبہ سے سنا کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوئے سنا لَمْ یَتْرُکِ الْخَوْفُ لَنَا مَبِیْتًا ۔ لَابُدَّ اَنْ نَّمُوْتَ اَوْ نُمِیْتَ ۔ یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گزاری کرین ضرور ہے کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اُنکے اصحاب سے مقابلہ کرین تو تم اپنے ان جوانوں کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُنکو یہان سے مکے مین پکڑ لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سائبان شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوے اور اندر اوس عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسول خدا صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہوں اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اُس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے برپا ہونا علم کا چاہا تھا اور بتایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے بلاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے
سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اُترے تھے (عرب
وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اُترے تھے وہ عدوہ وادی
جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب مین سے ایک
ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اس مقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہی تو آپ اُسکو بجا لائیے
والا میری راے یہ ہی کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے
آتی ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا اب تو مین اپنی صفون کو
مرتب کر چکا ہون اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے
دعاے نصرت کی اُسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اُسنے تمھاری
فریاد سن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے
بعد بعض کے بعض ہی اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اُنھون نے
کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا
حضرت نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے اسود صف سے ملجا اسود نے کہا
آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے
حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اُسپر
بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اُسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آ چکا مجکو اپنے
قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپسے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يُسَوِّي الصُّفُوفَ وَكَأَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنی اس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو جو بکی
برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر سے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا
کہ اُس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی
اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سُنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بَيْنَا أَنَا أَمِيحُ فِي قَلِيبِ
بِبَدْرٍ (امیح بمعنی مستقی یعنی پانی بھرتا تھا و متح بمعنی دول نکالنا) یعنی ہنگام در پیش جنگ بدر کے
مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان
وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سواے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سواے پہلی دالی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صف اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتوں سے
ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صف ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک واہنے رسول خدا صلعم اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صف ثالثہ اسرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملائک بائین طرف حضرت کے آئے اور
مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حقتعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر
سوار کیا تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعۃً چل نکلا تو مین اُسکی گردن پر آپڑا اُسوقت مین نے اپنے
پروردگار سے دعا کی تو اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا تاآنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا
مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا
ہاتھ یہان تک یعنی تابغل خون مین رنگین ہو گیا راوی کہتے ہین کہ اُس روز بر میمنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور
افسر سواران مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام
افسر تھا اور اُنکے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے
کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے روایت
کی ہی کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ اسلے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اُسمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اُنھون نے کہا کہ روز بدر
علم لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور رواے جماعت
خزرج خباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی
تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور راوی کہتے ہین کہ روز بدر جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبے مین
ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حقتعالے نے آمادہ کیا ہی
اور مین تمکو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہی دہر آئینہ شان خداے عزوجل
بہت عظیم ہی وہ تمکو حکم بحق کرتا ہی اور تمسے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو خداے خیر تعلی قدر مراتب
اُنکے اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اُسمین وہ
باہم یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس
شخص سے جو اُسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئینہ مقامات خوف و

خطر مین صبر وہ شی ہو کہ اسی کے سبب خدا تمکو رنج کرتا ہی اور سبب اسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہی اور اسی سے تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمھارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا سے اور علم کرتا ہی تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم کرو آج کے دن اس بات سے کہ حقتعالے تمھارے ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے اور تم شرم و لحاظ رکھو اس کام سے جسکے سبب تمپر غضب نازل ہو چنانچہ حقتعالے نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا ہی تمھارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حقتعالے نے تمکو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ اس سے تمسک رہو یعنی اسکو مضبوط تھامے رہو تو اسکے سبب پروردگار تمھارا تمسے راضی رہیگا اور ان تھامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اسکی رحمت و مغفرت کے ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہی وہ ہر آینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اسکا واقع ہی اور عذاب اسکا سخت ہی اور سواے اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب ساتھ خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اسکی طرف ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اسکی ذات بدامان ہین اور اسی پر ہم توکل رکھتے ہین اور اسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خداے تعالے ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمر و بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ انھون نے جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اسکے اسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا اور اس سے ارادہ اسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر و شکوہ کی نمود کرے اسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنی غنیمت کا یا فتح یا لشکر مشرکین پر حالانکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہی اے میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے اپنے لشکر کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور اے میرے پروردگار تو انکو کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہی تو صاحب شتر سرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا طرف ایما بن رحضہ کے ہوا تو اسنے اپنے بیٹے کو دس اونٹ یعنی کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جانب

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون
کہ ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم آپ اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تونے
صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تونے ادا کیا اور قسم ہی زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہی تو ہمکو اُنسے کچھ ضعف و عجز نہین ہی یعنی ہم اُنکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم تمھارے
خدا سے ہی تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے روایت کی ہی کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ متوکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری طرف گذرے
تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُنکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے
میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کر کے سب قبیلون مین تقسیم کر دئے
بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس سے پوچھا
اے ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہو عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور رہا تب میرے
باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہی کون سا امر تجکو مانع ہی کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے خون کا
تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے اور
بدلہ اُس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ ان
لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سوائے اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہی اور اے ابو الولید واللہ یہ لڑائی
تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے روایت کی اُسنے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سُنا کہ سوائے عتبہ بن ربیعہ کے
کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی
انھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس
قریش کے بھیجا یعنی برائے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ
مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہی اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور
اسی طرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہی اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سُن کے حکیم بن حزام نے کہا
کہ اس شخص نے انصاف پیش کیا ہی چاہیے کہ اُسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اُسپر نصرت و ظفر پاؤ گے
یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اُنپر قابو و دسترس دیا

تو اب ہم ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معائنہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور راوی کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوئے اور اُن لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اُنکے تمانعہ یعنی ارادہ اُنکے دفع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑ دو اُنکو یعنی اُنسے مزاحم و
متعرض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُسمین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا سوائے
حکیم بن حزام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے
اُنھون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالے مین اُسکے واسطے
بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایکبار اُسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے سامنے مردم چند قریش کے
برآمد ہوئے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے سورہ یٰس پڑھکر
مشت خاک اُنکے سرون پر پھینکی پس تمام تھیں سوائے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر جب مشرک
وارد حوض مسلمین ہوئے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوائے حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان
فی الجملہ حاصل ہوئی تو انھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ وشمار لشکر اسلام کا
کرے چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اُترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ شاید
مسلمانون کی کوئی مدد یعنی مردم دیدبان وجاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اُنکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اُسنے کہا اے گروہ قریش سختیان انکے موت کی اُٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت آنے وال
کے اُٹھانے والے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے سوائے
کوئی جاے امان وپناہ نہین رکھتے کیا تم اُنکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار کے لبون پر
پھراتے ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین واللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی اُنمین مارا جاوے
جب تک وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد وشمار کے تم مین سے قتل کر لیوینگے یعنی جتنے وہ ہین
اُتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے بس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے ابو اسامۃ الجشمی کو
براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُسنے کہا وہان نہ مین نے جلد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت جمعیت نہ گھوڑے
ہین ولیکن واللہ مین نے اُس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کی طرف راہ پھر جانے کا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اُس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنی مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوائے اور کوئی جائے امن
و امان نہین جانتے ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جائے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ
وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہین اب جو تمھاری رائے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سُنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور اُنمین تو مطاع ہی کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تونے روز عکاظ کیا تھا
(عکاظ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمدؐ کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کر لے اور
اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سوائے اُس خون بہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوی و طلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر
سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے مقابلہ نکرو اور
اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور ٹوٹ جانے کی نامردی
و بدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہی اور علاوہ ہر شخص تم مین سے
جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ مورث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین امین نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست و ہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی و طلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور
بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
وجھپیر ہی اے قوم اگر محمدؐ کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام
و غارتگران) اور اگر وہ پادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور اگر
وہ نبی ہی تو تم اُسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری رائے کو بیوقوفی
نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سُنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سُن کر پھر جائینگے تو وہ
سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت و سرداری مین

سب سے بہتر ہو پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی درباره ان لوگون کے جنکے چہرے شمع کے
مانند روشن ہین تو انکو تم مقابل کرتے ہو انکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی ان شمع خوان کو
کیون سامنے افعی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابو جہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا
کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیئے دیتا ہے کہ اسکا بیٹا محمد کے ساتھ ہے اور محمد اسکا ابن عم ہے وہ نہین چاہتا
کہ اسکا بیٹا اور اسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پر ہو گیا اور جب دونون
حلقے رکاب کے مل گئے یعنے دونون لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے بازرہا جاتا ہے
اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور
محمد کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنی اے گوز مارنے والے
عن قریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا مصلح ہے اور قریب ہے کہ قریش
نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رائے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو ام عمرو کو لا ولدی کی خوشخبری دے
بعد ازان ابو جہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہے کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہے اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہے اور اسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہے
اور اسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہے اٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ وا عمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اسکا حلیف تھا آخر وہ رائے لوگون کی جسپر انکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہو گئی
یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمد مین سے کسی کو قتل کردون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین
در آیا تا کہ انکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہے اسنے کہا جب ابو جہل نے لوگون کی رائے کو برہم کر دیا اور درمیان انکے پہلے جو باعث جنگ
ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ مہجع مولے عمر کے تھے چنانچہ عامر نے انکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کیمون مین کسی سے
نہین سُنا کہ وہ سواے حبان بن عرقہ کو کتنا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اُسکا قاتل ہوے حبان کے
دوسرا نتھا راوی کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنے اپنی مجلس مین عمیر بن وہب سے
فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہی کہ روز بدر اندازہ و شمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ
بالاے وادی چڑھتا تھا اور اُسکی نشیب مین اُترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد پیکر
پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین تو اُسنے
کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المؤمنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین وہی ہون جو اُس
روز اُن لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حقتعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو کچھ
مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنی خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے یہ سُنکے
حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ
سواے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میری راے سے پس تو اُسکے پاس جا اور
میرا پیام پہونچا کہ ہر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہی اور اُس کا روان کا بھی ضامن
ہوتا ہی جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابوجہل کے پاس گیا تو اُسوقت اُسکے سامنے اُسکی
زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُسمین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی
تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سواے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا
تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُسکے سواے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہی پس ابوجہل یہ سُنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی بیشک کہا مین اُسکو رئیس قوم کہتا ہون
بلکہ سارے قریش اُسکو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے
پیش قوم برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھونکھا ہی اُسکو ستو پلاؤ یعنی بشدت گرسنگی مین
وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سُنکے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھوکھا ہی اُسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنی اُسکی تفضیح و توہین سے مسرور ہوتا تھا
حکیم کہتا ہی تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا
تو مین نے اُسکو ابوجہل سے بہتر پایا کہ اُسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

بہتر ہی حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اُسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اسلیے
کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور ان لوگون نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصّے مین تھا اور اپنے ناقے سے اُتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اُسکے لیے ایک خود
یا مرازہ سر اُسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ ملا جو اُسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اُسنے سر پیچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے
آگے چلا بناگاہ ابو جہل مادۂ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی
تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابو جہل کو قتل کریگا مگر اُسنے گھوڑی ابو جہل کے کوچون پر تلوار ماری
کہ وہ گھوڑی تڑپ کر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابو جہل سے کہا
پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہی اور ساری قوم تیری پیادہ ہی پس ابو جہل اُترا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہی بعد ازان عتبہ نے مبارز طلبی کی اور رسول خدا
صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اُسوقت حضرت بباعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے
اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد ندون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمھارے قریب آوین تو
اُنکو تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نہ کھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین متقابل ہوے اور عتبہ
طالب مبارز ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جنگا یا رسول خدا صلعم کو اور اُسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب مین قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اُنکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور
اپنے دونون ہاتھ اٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعا سے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہوجاوینگے تو شرک غالب ہوجائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
اُسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حقتعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منھ روشن کریگا اور اُسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہتر
جانتے ہین اور عظیم تر ہین اس بات سے کہ اُنکو مشورہ دیا جاے یعنی وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور وہ
مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حقتعالے بزرگ تر و برتر ہی اس بات سے کہ آپ اُسکو وعدہ یاد دلادین حضرت نے
جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حقتعالے سے اُسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہی غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابو الولید جلدی نہ کر ٹھہر جا
کہ تو جس امر سے اوردن کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہی اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم برابر یعنی سیدھے ہوئے تھے پھر مین نے انکو دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُنکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین
قریب قریب اسلح لیے ہوے تھے کہ درمیان اُن صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار
میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آ گئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار
نہ کھینچیو جب تک کہ مشرکین ہمپر آ پڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہی کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا
یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پاؤن کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی
اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اُسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب سے پہلے اور حکم کرنا مُہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اُنمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہی کہ وہ تینون پسران عفرا تھے
پس انحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے
واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا
کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُنکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش
مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اُنکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہی یہ سُن کے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی

بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور بجانب میدان
متوجہ ہوئے اور ان لوگوں کے سروں پر بیضہ تھے یعنی خود ہائے جھلادار کہ وہ انکو نہیں پہچان سکتے تھے تب
عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانیں اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگئے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سُن کے
حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہوں شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہاں یہ ہمسر بزرگ ہے اور یہ لاکہ مین
بھی اپنے حلیفوں کا شیر ہوں اور یہ دونوں تمہارے ساتھ کون ہیں حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب اور عبیدہ
بن الحارث وہ بولا یہ دونوں بھی ہمسران بزرگ ہیں چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سُن کر نقل
کیا کہ ہم نے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہیں سُنا تھا جو کہ اسنے کہا انا اسد الحلفاء یعنی حلفا الاجمۃ یعنی مردم
فریادی بعد ازاں عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اٹھ اسنے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور ادھر علی اٹھے
اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونوں نے باہم بکمید تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازاں اُدھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونوں نے بایکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت
حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازاں شیبہ کھڑا ہوا اسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اس
عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر رکھی
کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اسکو بھی قتل کیا اور دونوں صاحب مل کر عبیدہ کو
زخمی اُٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اتار دیا انکی پنڈلی کا گودا انگون کے ساتھ بہا جاتا تھا اسوقت عبیدہ نے
کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہیں ہوں فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابوطالب زندہ
ہوتے تو وہ خوب بہتر جانتے کہ ہم انکے قول کے زیادہ تر مستحق ہیں جسوقت انھوں نے یہ اشعار پڑھے تھے
کذبتم وبیت اللہ نخلی محمداً + ولما نطاعن دونہ ونناضل + ونسلمہ حتی نصرع حولہ + ونذہل
عن ابنائنا والحلائل یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دیوینگے حالانکہ
ابھی ہمنے نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعۂ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے نخلی پر یعنی
اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دیوینگے محمد کو یہانتک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اُنکے
اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انھیں دونوں کے حق مین نازل ہوئی
ہذان خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونوں اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ و معارضہ کرتے ہیں
اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہیں کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارزطلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے انکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کو قتل پر اُن لوگون کی
اعانت کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہے کہ شیبہ بھائی عتبہ سے تین برس
بڑا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد او زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے
روایت کی ہے کہ [illegible] جب ابوجہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اَقْطَعُنَا
لِلرَّحِمِ وَآتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحِنْہُ الْغَدَاۃَ اے پروردگار جسنے ہم مین قطع یعنی قرابت شکنی کی ہے
اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حقتعالے نے
اس بابت مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم
حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
شعبہ نے کہا ہے مین نے ابن عباس سے سُنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوے اُسوقت حضرت
صلعم پر اندک بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہے پھر جب وہ حالت
مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوے ہین اور میکائیل با لشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور اسرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے
وارد ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُنکو
ورغلاتا تھا کہ ان لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ
معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پائون ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم
نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سُنا تو اُسکو سراقہ سمجھ کر اُس سے لپٹ گئے
اور اُسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا
یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وہ
وعدہ جو مجھسے کیا ہے پورا کر (یعنی وعدۂ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کے آگے اور اُنکو جنگ پر
اُبھارنے لگا اور اُنسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور
بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہے کہ وہ محمد اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھ ہم اُسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو [illegible]
[illegible] مین آکر [illegible] جنگ بہت جلدی کی [illegible] قسم ہے خدا کی [illegible]

اصحاب کو رسیون مین باندھ لاوینگے پس اُسوقت مین کسی کو تم مین ہرگز نیاؤن یعنی رخصت ندونگا کہ وہ اُنمین سے کسی کو قتل کرے ولیکن اُنکو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اُنکو زچ کرین اور یاد دلاوین اُن باتون کو جو اُنھون نے کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے اُس سے منحرف ہوگئے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بوسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا (یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین مین سے ہی) اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور واقدی نے بواسطہ رُواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہی کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت تھا اور راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے پدر کے ہمراہ مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے انکو مغرور کر دیا ہی اور یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حقتعالے فرماتا ہی کہ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے دلون مین مرض ہی یعنی شرک و شک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور و بے پروا کر دیا ہی و حال آنکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہی تو حقتعالے غالب صاحب حکمت ہی بعد ازان حقتعالے حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ الی آخرہ قولہ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین اگر تو اُنکو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُنکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ عبرت پذیر ہون اور راوی نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُنکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سُننے جاننے والا ہی

راوی نے اِس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان
ہین تو چاہیے کہ تو اُنسے یہ اقرار محض اُنکا قبول کرلے وَاِنْ یُرِیْدُوْا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ
اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے اور اگر وہ
اِس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حقتعالے تیری جانب سے اُنکو کفایت
کرتا ہی کہ وہ ایسا خدا ہی جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نُصرت مومنین سے اور مسلمین کے
دلون کو باہم مولف و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب
اُنکی تو نکر سکتا ولیکن حقتعالے نے درمیان اُنکے ایسی الفت ڈالدی ہی کہ وہ غالب حکمت والا ہی
راوی نے تفسیر مین اِس آیہ کے کہا ہی یعنے الفت ڈالی ہی اُنکے دلون مین قبول اسلام پر اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن
کعب القرظی سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر حقتعالے نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی
عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر
حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اُنکی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم
کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہی تو اُنسے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا
پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے
اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے اسلام کے شک تھا اور اُنکو
اُنکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُنھین ایک ولید بن عتبہ بن
ربیعہ تھا کہ ذکر اِن لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہ گئے تھے
اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خداے عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا
اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا الآیات یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین
نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے
وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہی کہ تم اُسمین
چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے
لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

پیش رفت نہ جائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو کیا عجب ہی کہ
مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جایا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اُسکو تنعیم مین
لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینے کے راستے پر اُسوقت جندب یہ کہتا تھا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حقتعالی نے
اُسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الایۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و
رسول کے نکلتا ہی و بعد ازان اُسکو موت آجاتی ہی تو اجر و ثواب اُسکا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہی
پھر جب کہ اُن مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنی پیام مُہاجرین اور ہجرت
جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے) تو اُنمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اُسوقت
ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کرکے
پھیر لیگیا اور اُنکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اُنکے
حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل کیا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ
فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنی لوگون مین بعضے ایسے ہین جو
کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنہ مردم کو
گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُنکو وہ
نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اُنکے حق مین نازل ہوا تھا اُنکو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ
عَلَیْنَا اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی اے پروردگار ہر آئینہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر و جب کرتے ہین
اس بات کی کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنی شرک نکرینگے
آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُنکی
تلاش مین نکلا یہ لوگ اُنکے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان
وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور اُنکو مار کی
ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور
قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمطۃ غلام نصرانی محمد کو
جو کچھ تعلیم کرتا ہی مین اُسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھدیتا تھا پس حقتعالے نے
اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

اعجمی وہذا لسان عربی مبین یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اُسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی وحال آنکہ زبان اُس شخص کی جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن عربی خالص ہی اور جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرلے گئے تھے اور وہ مبتلائے مصیبت ہوے تھے اُنکے حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان یعنے اس آیت سے وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر اُنکا بالاجبار رہی ولیکن قلب اُنکا جازم ثابت ہی ایمان پر یعنی پس وہ مستثنٰے ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہی جنکو شرح صدر ہی کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان حقتعالے نے حق مین اُن لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا الٰی اخر الایہ یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے صبر کیا ایذا اُن پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحق بن محمد نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُنھون نے عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویۃ نے پکار کر کہا اے گروہ قریش یہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُسکی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا ہر آئینہ ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا اسکی سُنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ دیکھ کر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یارب ما وعدتنی یعنے اے پروردگار وفا کر جو تونے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی وبعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو بملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تونے روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اُسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عراک سے روایت کی ہی اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ حی سے اُس روز

وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ
کہتا ہی کہ مین نے ایک شور واویلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام دشت و وادی صدائے فغان سے پر تھا
اُسوقت متحیر ہو کر مین ادھر اُدھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا مین اُسکے قریب
گیا اور مین نے اُس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا کیا حال ہی اُسنے مجھے کچھ جواب
نہ دیا بعد ازان مین نے اُسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا اے
پروردگار جو تو نے مجھسے وعدۂ مہلت تا قیامت کیا ہی اُسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر اپنے
دل مین خیال کیا کہ قسم ہی خانۂ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہر وقت غروب آفتاب کا
روز بدر بہنگام شکست مشرکین کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ
و زرد اُنکے سرون پر بندھے ہوئے شملے اُنکے شانون پر لٹکتے تھے اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینے کی
چوٹیان چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطۂ واقد کے محمود بن لبید سے روایت کی ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنے وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنے خفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے اُنھون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چار شخص نشانیان
باندھے ہوئے معرکۂ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر پر شتر مرغ
اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سربند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد ٹپکہ سر پر باندھے تھے
اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوئے تھے اور اُنکے سرون پر عمامے زرد
رنگ بندھے تھے اسلیے اُس روز زبیر نے زرد سرپیچ باندھا تھا اور ابودجانہ کا سربند سرخ رنگ تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسلے سہیل سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا مین نے
سہیل بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑون پر
سوار نشانیان باندھے ہوئے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے ہین اور ابو اُسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین ہوتا اور میری آنکھین بھی
بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا
اور اسمین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے
کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گے اور اسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہی ہم دونون اُسی کے کنارے پر تھے اور قرینہ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑا ابر دیکھا کہ وہ ہمسے قریب آیا پھر اُسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی ہنہنانا
اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سُنا جیسے کوئی کہتا ہی اَقدِم حَیزُومُ یعنے اے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم
اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مرگیا اور
مین بھی قریب ہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے گیا اور مین بھی اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کے انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا
کہ اقدِم یا حَیزُومُ یعنے آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے فرشتون کو نہین پہچانتا ہون
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے روایت کی انھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا
ہم دونون چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمدؐ اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود صلاح کی
کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمدؐ مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف
چلے اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش کے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسر لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سُنی اور ایک کو سُنا
کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اور اُسے ہمنے یہ کہتے ہوے سُنا رُوَیدًا تتام اُخرٰکُم
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم و اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دو چند نظر آئے اور بہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صدائے ہیبت کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ
خوف سے مرگیا اور مین بے حس و حرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور راوی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوے روز بدر کے شیطانؑ کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا
کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پُرخشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے
معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر دیکھا تھا فرمایا کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی لیے ہوے
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا سے پچھوا ہوا کے
اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور یعنی پُروا ہوا سے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کررہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی انھون نے کہا روز بدر مین نے دو مردان کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کررہے ہین ایک داہنے سے دوسرا بائین سے اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اُسکو دیکھتے تھے اور فتح و ظفر الٰہی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے صُہیب سے روایت کی کہ انھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے ہوئے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اُن زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ ابی بُردہ بن بنار سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یارسول اللہ انمین دو سردان کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر تو مین نے ایک شخص ابیض یعنی سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اُسنے اس سردار کو قتل کیا اور سر اُسکے آگے پھینک دیا تو مین اُسکو اُٹھا لایا یہ سُن کے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباس رض کہتے تھے کہ سوا ے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا مین نے سُنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہتے تھے اگر گروہ مشرکین ہمپر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حقتعالی کے ہی اِذْ یُوحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الی اٰخر الآیۃ یعنی جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہم آپ مین تمھارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسےٰ بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حُبَیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تجکو اسیر کیا تھا اُسنے کہا جب قریش بھاگے اُنکے ساتھ بھاگا اُسوقت ایک شخص گورا رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبد الرحمان بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے اسکو قید کیا ہی یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حُبَیش تجھے کسنے قید کیا ہی مین نے کہا مین نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اسکا وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اے پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ
حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین مَینے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک
کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام رویثہ کا) ناگاہ
وہ وادی پر از نملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اُسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شی ہی جو واسطے
تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا انکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک وزسکے مین
واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمدؐ سے
با ایذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرتؐ نے اس بات کی شکر گزاری کی اور احسان مندی مین
روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری)
اُسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہی یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے
قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہی لات و عزیٰ کی مکے کی
عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نرہیگا تو گر
مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰھُمَّ سَھْمُکَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابو البختری
تیرا بندہ ہی یعنی قبضۂ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان کے
صدمہ و زخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور
بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس
مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے
نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کرو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا
(یعنی قریش اُسکو باکراہ و اجبار لائے تھے) چنانچہ خبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اُسکو پہچانتے نتھے
پس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے
مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل عیال مین چلا جاتا اور
اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا کہ مگر ثابت بن الجزع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح وظفر بنزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوے حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حقتعالی ضرور آپ کی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے پیہم کفار پر نازل کیے اُسوقت حضرت علیہ السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابو بکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنی ہوا سے نظر آتے ہین اور جب مین پر اترے تو تھوڑی دیر مجھسے غائب ہے پھر حاضر آتے ہین اسطرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرۂ اُنکا گردآلود ہو اور کہتے ہین کہ فتح و نصرت خدا کی جیسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہو اور راوی کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شاہت الوجوہ اللہم ارعب قلوبہم وزلزل اقدامہم یعنی سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منہ بگڑ جاوین یعنی انکا کالا منھ ہو اے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پانون کو ڈگادے کہ بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مُڑ کر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام انکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور ان مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منھ اور آنکھین اُسکی کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اُسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نہ تھین اور اُنکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر انا عدی والسحل ٭ امشی بہا مشی الفحل ٭ یعنی مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہو کہ مین اسکو پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہو مراد سحل سے زرہ ہو اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان جماعت کے عدی کون سا ہو تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہو اُسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہو بعد ازان عدی بن الزغبا نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہو اُسنے کہا والسحل امشی بہا مشی الفحل حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہو اُسنے عرض کی زرہ ہو (یعنی ہمارے یہان ذرع کو سحل کہتے ہین) بعد ازان حضرت نے اُسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہو جو عدی بن الزغبا ہو اور راوی کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بر سبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے تو عقبہ نے یہ اشعار کہے تھے کہ تھے قطعہ یا راکب الناقۃ القصواء ہاجرنا

ستاقیل ترانی راکب الفرس + اُعل رمحی فیکم ثم انہلہ + والسیف یا خذ منکم کل الملتبس

یعنے اے سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہے عنقریب ہے کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا

کہ مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور

ہماری تلوار سارا سازو رخت تمہارا اسباب کریگی یعنی چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان شعار کو مجھسے

ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللّٰھم اکبہ لمنخرہ و اصرعہ

یعنے اے پروردگار اسکو سرنگون اوندھے مُنھ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے

شوخی کی اور اُسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اُسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین

حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الاقلح کو حکم کیا انھون نے اُسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و سیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہے عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اُسوقت

امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا

اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا پس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب

نہ دیا تب اُسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مُسیلمہ یمامہ مین بنام رحمٰن پکارا جاتا تھا لہذا مین

تجکو اس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا

تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو

مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے مجھے پکارا اے عبد الالہ تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ

پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے

ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اُسوقت امیہ نے کسی قدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو اُمیہ مجھسے

پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینہ و سر پر بطور نشان پر شتر مرغ

بندھا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میرے ساتھ بڑی

بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص و حداح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ باندھے تھا

کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے

بہت ایذا پائی یا عبد الالہ آج کے روز ہم تمہارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران گشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا

اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اُٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ

نگاہ بلال کی اُسپر پڑی اور وہ اُسوقت اپنا آٹا گوندھ رہے تھے پھر اُنھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا

اُٹھاؤ وہ زور لگا کر چھڑانے لگے اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہی اگر یہ
بچ گیا تو مین نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کی طرف
دوڑتی ہی یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اسکے بچانیکو اسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی
تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا ایہ یعنے ہمارے
اور اُنکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا اسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اوعن ذلک الانف
کا دبح یعنے گیا وہ اس بات سے ناک کاٹنے والا ہی بعد ازان خبیب بن یساف اسکی طرف بڑھا اور اسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اسکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اسکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان
خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اس زوجہ نے نشان
اس ضربہ کا دیکھکر بولی لَا یَشْلُلُ اللہُ یَدَ رَجُلٍ فَعَلَ ہٰذَا خدا اشل نکرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا
اس سے یعنے اسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا
خبیب نے کہا ہان مین نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اسکی پسلی تک اتر آئی وحال آنکہ وہ زرہ
پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اسکے ہتھیار لیے اور
اُسکی زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُسکا سامنا حباب نے کیا اسکا پاؤن
کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہین سُنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے
اُنھون نے ضربت شمشیر سے کام اُسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونون نے
باہم چاقش کی اور باہدیگر وار کیے آخر عمار نے اُسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہی کہ عمار نے اُسکو بعد قطع
پاؤن کے قتل کیا اور در بارہ قتل امیہ کے ہمنے سوائے اسکے اور روایت بھی سُنی ہی واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے اُمیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش مین
بڑا ذی شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اُسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی
یہانتک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ باہدیگر خوب تیغ زنی ہوئی
تا آنکہ تلوارین بھی مڑ گئین بعد ازان مین نے اُسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اُس جگہ سے زرہ پھٹی تھی
تب مین نے نوک تلوار کی اُسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ
تھی واقدی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سُنی ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامہ بن موسی نے اپنے باپ سے اُنھون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے
کہا ایسا نہیں ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب
صفوان نے کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا
کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے اُنمین معمر بن حُبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اُسی کو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا
صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہی یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سُنا وہ اُسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حُبیب تھی پھر بیان
کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہو کر کہا اے
صفوان تو معمر بن حُبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی درحالانکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری
عزت و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بے ساختہ کہا تھا
میرے دل مین کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ در قدامہ نے عائشہ
بنت قدامہ سے روایت کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وُہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن اُمیہ کا پانون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اپنے شرک و کفر کے مارا گیا حقتعالے نے علی بن امیہ کو خباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار
ذلیل کیا اور خباب کو حقتعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ خباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا
پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا پا پہنے تھا اُسمین سے سواے
اُسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے ہوے لوگون سے پکار کر کہتا تھا
انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنی مین باپ ہون اطفال خرد سال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے
ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اُسکے رخسارہ پر پانون رکھ کر
برچھی کو کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ نشان کے پیش پیش
رسول خدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسی طرح آگے آگے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانے والے کو یعنی

محمد کو باقی چھوڑ دو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُسوقت ابودجانہ آسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین خوب
تلوار چلی آخر ابودجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابودجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اُتارنے لگے
اس عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے
سلب رخت سے اُنکو منع کیا اور کہا اُسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین
اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی ہے اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابودجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہے بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور چند ضربت
شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اُنکی کچھ اُسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اُنکے سامنے
تھا اور اُسکو دیکھتا نتھا گر پڑا اور ہی کے اوپر ابودجانہ بھی کود پڑے پھر اُسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا
اور اُسکا اسباب اُتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا
دیکھا تو اُنھون نے کہا نسبت ابوالحکم یعنے ابوجہل کے ہمکو اندیشہ ہے اُسکو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آئینہ پسران ربیعہ
جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اُنکی قوم نے اُنکی کچھ حمایت نکی پھر
بنی مخزوم سب مجتمع ہو کر ابوجہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح خاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا
کہ زرہ ابوجہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہنا دین چنانچہ زرہ ابوجہل کی عبداللہ بن المنذر بن
ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کر کے قتل کیا اور وہ اُسکو ابوجہل سمجھے تھے اور وقت
قتل کے فرمایا اس ضربت کو کہ مین اولاد عبدالمطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے
وہ زرہ ابوقیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اُسکو حمزہ رضی بن عبدالمطلب نے ابوجہل جانکر حملہ کیا آخر
اُسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبدالمطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اُسپر
علی علیہ السلام نے حملہ کر کے قتل کیا اور ابوجہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ
خالد بن الاعلم کو پہنادین مگر اُسنے اُسدن اُسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے
ابوجہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابوجہل کے
ہمکو اندیشہ ہے اُسکو تنہا نچھوڑو اُسوقت مین نے جانا کہ ابوجہل یہان ہے تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ آجکے روز مین اسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مارونگا پس مین قصد اُسکا کر کے چلا یہان تک کہ اُسکی نمود نے
یا اُسکی نا آزمودہ کاری نے مجھکو اُسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پاؤن کٹ کر
جدا جا پڑا اسیطرح خستہ خرما زیر سنگ سے جھٹکا اور اُچھل جاتا ہے بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اس ہاتھ کو پیچھے سے پوست مین

لٹکا تھا اُس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اُس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانؤن اُس ہاتھ پر رکھ کر کھینچا
تا آنکہ مین نے اُسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جائے امن و پناہ اعث لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اُسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے
زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا
مجھسے عبد الرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو
تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہو کہ اسمین کچھ رخنہ بھی ہو یعنے تھوڑی سی ٹوٹی ہو
اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو
کسنے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہو جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہو تب حضرت صلعم نے معاذ کو
تلوار ابو جہل کی مرحمت فرمائی کہ اُنکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور واقدی نے ثابت بن قیس سے روایت کی
کہ انھون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابو الحکم کی
معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ انھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ ابو اسحاق کے
یونس بن یوسف سے روایت کی اُنھون نے کہا مجھسے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ
بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے
اُسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا اور واقدی نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور
سلب رخت اُسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہو اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن
عوف سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صفون مین
حاضر تھے ناگاہ مین نے دونون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اُنمین سے ایک
میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابو جہل کون ہو مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اُسکے ساتھ کیا
کریگا اُسنے کہا مین نے سُنا ہو کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہو تو مین نے حلف کیا ہو کہ اگر مین اُسکو دیکھون
تو قتل کرون یا اُسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابو جہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُسکو بھی مین نے ابو جہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن دونون سے
پوچھا تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا کہ وہ
طرفۃ العین ابو جہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اُسنے بھی اُن دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور واقدی نے بواسطہ
رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے روایت کی ہو انھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے دائین بائین اُن

دو نون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میرے ہمراہ ہوتا تو
وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ انمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہے پھر اسکے پاس اسکا بھائی بھی جا ملا اور مین انمین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے
رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہ چکر لگا رہے ہیں اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ مین ہیں اور
واقدی نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ درباره کمسنی دونون
پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر انمین جو چھوٹا تھا وہ
پینتیس برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور واقدی نے کہا کہ قول اول ہمارے
نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغرسنی واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواة کثیرہ کے ربیع بنت معوذ سے روایت
کی ہے اسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسمار بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور
اسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمین سے اسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میرے ہاتھ سوا ے عطیہ کے
جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایک بار ہم عطر مول لے رہے تھے پھر جب اسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو
اسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھا دو
مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے جب اسمانے نام معوذ کا
سنا تو کہنے لگی ای سرمونڈی تو بیٹی ہے اس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار یعنے ابی جہل کا مین نے کہا
نہین بلکہ مین بیٹی اس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسمانے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ
نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھ سے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہے نہ عرف یعنے خوب
خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی ای فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین
سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن ای فرزند مجکو اسکے کلام سے غصہ آگیا اور راویون نے کہا ہے
جب اوزار حرب اتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے
ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اسکو پایا اسوقت تک اسمین رمقے جان باقی تھی جب
مین نے اپنا پانون اسکی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی اخزاک یعنے حمد ہے اس خدا کا جسنے تجھے
ذلیل و خوار کیا اسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنے اس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا
تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے ای بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے
کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود نے کہا کہ جانب قفا اسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا ای ابوجہل

مین تیرا قاتل ہون اسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اُس سے نہین ہی کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متمکن ہو غرض کہ عبد اللہ نے اُسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اُسکا آگے آپڑا پھر اُسکو اُٹھا لیا اور اُسکے تن پر جو نظر کی تو اُسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اُسکی زرہ و خود اور اُسکا ہتھیار اُتار لیا اور پیشگاہ رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی ای عبد اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا اُسکا مجکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اُس نشان کا کیا جو اُسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابو جہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح کہ مین نے اُسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اُسکا چھل گیا تھا تم اُس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابو جہل ہی تو وہ نشان اُسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر تھا اُسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تو نے ابو جہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا ہان اللہ نے اُسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتھ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اُسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود بولے ہان مین نے ہی اُسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابو جہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا بخدا مین نے ہی اُسکو قتل کیا اور اُسکا رخت و ساز تن سے اُتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اُسمین کوئی علامت بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اُسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابو جہل کو برہنہ کیا و حال آنکہ اُسکے سوا کوئی قرشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابو جہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا اور رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اُسکی حمایت کرتا ہی پس ابو سلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اُس سے سُنا کہ وہ درباره ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بجدا کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِی فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ ای پروردگار تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھ پر تمام کر راوی نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو عبد اللہ بن مسعود نے اُس روز غنیمت مین پائی تھی ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابو جہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے اُسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اُسکے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ اُن دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اُسکے قتل مین اُن دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اُسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اُسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنے اُس سے انتقام کر اور اُس روز نوفل آگے نکل کر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اُسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اُسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی یعنے کیا تمکو مجھ سے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سُنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اُسکو اپنے آگے آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اُسوقت اُسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھ کر پوچھنے لگا ای برادر انصاریہ کون شخص ہی قسم ہی لات و عزی کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہی جبار نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اُسکی قوم میں نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر مین در آئی پھر اُسکو سپر سے کھینچ کر اُسکے دونون پائون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اُسکے دونون پائون کاٹے بعد ازان اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اُسکو قتل کیا یہ سُنکے آن حضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہی جسنے میری دعا کو اُسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اُس روز عاص بن سعید آگے بڑھ کر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا اُسوقت درمیان اُسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہی کہ مین نے تیرے باپ کو مارا ہی و حال آنکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون و بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ نے اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اُسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا

تو

یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم ہین از روے
عقل کے اور برترین امانت مین کوئی شخص تلاش انکے برائی کی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُسکو اوندھے منھ گراویگا
یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے مین
باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اُنکی مل گئین تو مین نے پیچھے ایک شخص کے اُنمین سے بقصد جنگ چلا اُسوقت
مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم جنگ
کرتے تھے یہان تک کہ اُس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا
ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اُترا اور مجھے اُسنے پہچانا مگر مین نے اُسکو نہین پہچانا
کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھ سے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین اُسکی طرف مڑا اور
وہ آگے بڑھ کر مجھ پر آیا وچونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تا کہ وہ بلندی سے میری طرف اُتر آوے
کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آ پڑے اور مجھکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب
تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے
تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آ کر اُسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اُسکا سپر پر روکا پس تلوار اُسکی سپر مین
گڑ گئی مین نے فرصت پا کر اُسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اُسکی زرہ
کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُسکا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی
تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعتہً وہ تلوار اُسپر آ پڑی کہ کاسہ سر اُسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا
لے اس ضربت کو مین ابن عبد المطلب ہون اُسوقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب
تھے تب اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے روایت کی ہے انھون نے کہا روز بدر میری
تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجھکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی
صاف وصیقل کی ہوئی کو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ
وہ تلوار تا مرگ اُسی کے پاس رہی اور واقدی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے
روایت کی کہ انھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم
بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے رہگئے کہ اُنکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے
ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اُسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی
بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اُسی کے پاس رہی یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوے
اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصے مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

۵۱ جسر ابی عبیدہ پر جو جنگ کہ واقع ہوئی تھی ۱۲

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی خون بلا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل
حارث کی آئی مادر و خواہر نے سنی تو انکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے
مین حارث کے غم مین نہ روونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اسکے لیے
نہ روونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو روونگی ولعمر اللہ فاعولنہ اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اسکو چلا چلا کے
روونگی یا بمعنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنے موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا
صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم حارثہ کا
جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا
کہ مین ایسا نہ کرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہی تو اسپر بکا
نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اسکے ماتم مین گریہ وزاری بشور و شیون کرونگی یہ سنکے حضرت نے فرمایا ہبلت
یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے غم مین رو دے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اس
خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اسکے لیے
بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اسمین دست اطہر دھویا اور اسمین دہن
اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا
کہ اسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو ان دونون نے
یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہوکر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت
زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دلشاد نہ تھی اور راوی کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے
جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منھ گرا اسکو کسی نے پا لیا کہ وہ قدرت اٹھنے کی نہ رکھتا تھا اسوقت
اسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اسکا آیا اسنے اسکی زرہ تن سے جدا کرکے اسکو اٹھا لیگیا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منھ کے بل گرا کہ پھر مین سے
جنبش نہ کرسکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنے ابو اسامہ
اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اسکے پاس سے
بزور تلوار ہٹایا اور اسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اسکو ابو اسامہ اٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون
سے دفع کرتا جاتا تھا اسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ان دونون کتون نے جو حلیف تھے اسکی
حمایت کی مثل ابو اسامہ کے کہ گویا وہ رقل تھا یعنے نخلہ دراز اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن زیاد تھا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے

اپنے عم سے انھون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سُنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سُنا کہ اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اِس حال سے انکار کرتا تھا آخر اُسنے اسکی بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقاتلہ کیا اُسوقت مین نے ایک صدا سُنی کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہو اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مُشت بھر کر اُن لوگون پر پھینکی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر سے روایت کی ہو اُسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سُنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سُنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس اِس آواز سے سخت ہیبت ہم پر طاری تھی آخر حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہو کہ دن تمام ہوا وحال آنکہ ابھی دن اُسی قدر ہو جو تھا حکیم کہتا ہو غرض میری اِس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسی طرح رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبداللہ اور عبدالرحمان پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے بھائی سے کہا آؤ ہم اُتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کر دین وحال آنکہ عبیداللہ لنگڑا تھا تب عبیداللہ نے کہا تو دیکھتا ہی کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اسوقت ضرور ہو کہ اگر ہم مر جاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبدالرحمان اور اُسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم کو سوار کر دیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مر الظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسی کا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سُنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا لیکن ہم نے تجکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے روایت کی کہ اُسنے اپنے والد سے سُنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مُسلمین اُنکا پیچھا کیے تھے اور جو کچھ وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اُسے اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اُس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اُٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے اُن زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھ کر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث
بن ہشام کی ہے اور واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہے
اُسنے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز
بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد
عورتون کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور راوی کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ
مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے
اور جو آدمی اور گھوڑے ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باین ہمہ وہ سب جب بھاگے
تو مین بھی اُنکے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا
کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اُسوقت ایک اور شخص
جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے
اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے اُسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہے تاآنکہ اُس
شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ
مقام سُقیا سے جانب یسار واقع ہے اور درمیان غیقہ اور مقام فُرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے
مدینہ آٹھ برد ہے اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر
نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور
راہ سے کج ہوکر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھ سے پوچھا تیرے پیچھے کیا
خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے
پاس کوئی سواری بھی ہے تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زادراہ بھی دے دی تاآنکہ مین جحفہ
مین پہونچ کر راستے پر ہولیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا
تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تاکہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اُسوقت
مین چاہتا تو اُس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے راستہ اپنا کاٹ لیا تاآنکہ وہ مجھ سے پہلے
دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ
خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جبکہ
جنگ خندق بھی ہوچکی ہے تو مین نے خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور
میرے دل مین اسلام مرتکز ہوچکا تھا آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا انھون نے کہا وہ دیکھ مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اُس مجمع مین آیا اور انمین
سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم
روز بدر تو ہی کہتا تھا ما رایت مثل ہذا الامر فر منہ الا النساء یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین
دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوائے عورتون کے یعنے عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اشہد انک رسول اللہ
یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہو کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور
زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ
نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اِس کلام پر مطلع نہ کرتا آپ مجھ پر توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون
تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا ہو رراوی کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے
اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا
صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اُسکے لیے کذا و کذا یعنے ایسا ایسا امر ہو اور جو کوئی اسیر کریگا کسی کو اُسکے
واسطے یہ یہ اجر ہو پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے تو لشکر اسلام مین لوگ
تین فرقہ ہوگئے ایک فرقہ تو گرد خیمہ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اُس خیمہ مین ابو بکر رضی اللہ
عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ درپے طلب دشمن تعاقب
کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ
حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اُنھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب و طلب دشمن سے
اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے
منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا
آپ پر آپڑے اور حال یہ ہو کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنے رو دار و ممتاز
ہین مہاجرین و انصار مین سے کہ انمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہوا آور ما ورائے انکے
کثرت مردم کی بہت ہو اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیوینگے تو آپ کے اصحاب کے لیے
جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہیگا اور حال یہ ہو کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہو
اور مترجم کہتا ہو کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہو کہ ہرگاہ سرپہا اسیرون کا اور رخت و ساز مقتولون کا جو کہ
کثیر التعداد ہو وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین من قتل قتیلا او من اسر اسیرا کے ہین یعنے جنھون نے جسکو
قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر
تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ یعنے دربارۂ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے سوال کرتے ہین
تو اُنسے کہدے کہ غنیمت مال خدا اور رسول کا ہے آخرالامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے انکو
کچھ حصول نہوا تو بعد اسکے حق تعالیٰ اسنے یہ آیہ نازل فرمایا وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ
یعنے تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اُسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا
چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے
سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا یہانتک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے
بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ سو رسول خدا
صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت کی ہے اُسنے کہا لوگون نے دربارۂ غنیمت بدر کے
باہمدیگر اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا اُٹھا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے
پاس ہو لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُنمین سے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہا مگر یہ
کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ
پاوینگے اور سواے ہمارے اورونکو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یاراے جنگ نتھا نہ ملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا
رسول اللہ سوارانِ قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا انکو آپ حصہ برابر اُن لوگون کے دینگے جو ضعیف
و عاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روے تم لوگ فیروزمند وظفریاب
نہین ہوتے مگر ایسے انھین ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الحمید بن
جعفر نے انھون نے کہا مین نے موسی بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے
دربارہ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ مقتولے کے اور درباب انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا انھون نے
کہا اُس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت وساز
اُس قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اُسی کا بندی ہے یعنے اُس قیدی کا سربہا اُسی شخص کے واسطے ہے
پس ہر قاتل کو اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا
وہ سب درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت وساز ابی جہل کا
کسکو ملا انھون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہے چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی
کسنے خبر دی یعنے تو نے کس سے سنا انھون نے کہا جسنے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ
بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجھکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی اور جس شخص نے یا ابن مسعود کا
نقل کیا تو اس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویوں نے کہا کہ زرہ ولید
بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اسکا یہ سب علی علیہ السلام نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا
اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہان تک کہ انکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلعم نے
حکم کیا کہ جملہ قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو سپاہ نے پایا ہے سب انھین کو
پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم در بارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب مقتولون کا
مخصوص ان قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے پائی گئی تھی وہ سب
درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و
تجویز کر چکے تھے وہ بدستور انکو سپرد کیا اور اسی عرصہ مین جو خمس مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب
مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی
دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنیمت کو مقام سیر تقسیم کیا تھا
(اور سیر ایک گھاٹی ہے کوہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے خمس مال غنیمت کا حباب
بن الارث کو دیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب مال غنیمت
جمع ہوا اسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ مع اسباب اسکا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسی کو جنس
قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے
سوار انکے چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے انکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے
کہ وہ سب مستحق حصۂ بدر تھے انمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین
اور انھون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینے مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ
اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کے قافلہ کے
بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے) اور جب

عورا اور ذی المروہ کے درمیان کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا
اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے مین
اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قبا اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر
کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے
خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہوگئے
تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہیں اور مروی ہے کہ
رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا حالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے
فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اُسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح
ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہے تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جا کر انکو
خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو
انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعۃً
بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مرگئے اور انھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وصیت بھی
کی تھی (یعنے دربارہ حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ
سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہے جیسا ان آٹھون پر اتفاق ہے اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ہرآئنہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلون کا بھی سہم
جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن سعد بن خثیمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت
رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہم نے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اُسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے
آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے روایت کی ہے انھون نے کہا مین نے
سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہرآئنہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبدالمنذر کا بھی حصہ عنایت
کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد ان اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے
ایک سو پچاس اونٹ تھے انپر ادم یعنے ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اُسدن مسلمانون کے
ہاتھ لگا اور اُس اسباب غنیمت مین جو اُس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض
مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اُس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا
صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے
یہ بات سزاوار نہین ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اُسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یا رسول اللہ

یا رسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرا لیا ہے تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے
حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُسوقت ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص کے
حق مین استغفار کیجیے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
دعونا من أبي حجر یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی حجر سے یعنے اُس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر
اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین
وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے
گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا اور
ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو عفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہے انھون نے کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا ابو جہل مین لائے اور وہ گھوڑا معد بن الاسود کا تھا آخر
وہ انھین کے سہم مین آیا اور اُس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار
اور سواریان ہاتھ آئین اور اُنھین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اُسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور
اکثر اُسی پر سوار ہو کر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کر دیا و بعد ازان اُن دنون مشرکین نے
اُس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ نکر دیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رض سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ ان دونون نے
کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس
تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ انھون نے وہ تلوار اور
ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے
صالح بن کیسان سے روایت کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے
ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اُسید الساعدی سے روایت کی ہے کہ جب روبروے ابی اُسید کے ذکر
ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا
آخر باعث اسکا کیا ہے انھون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم دیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہے وہ سب
پھیر دیوین یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کر دی اور اُسکا نام مرزبان تھا

اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور نقشے اُسپر تھے اور چمکتی تھی کہ بیچے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اُسی کو مانگا
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اُسکو دیدی اور پھر
ایسا ہوا کہ میرا بیٹا یعقوب گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے اُٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اُٹھا لیگیا اور درمیان
اُس ذکر کے ایک شخص نے ابو اُسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین غیلان بھی تھے اُنھون نے کہا ہان اُسوقت تو
بہت تھے مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ معزز مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھ کر خوش ہوا اور اُسنے رو کر
استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا یہ کون ہی غول بولا اُسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہی اور وہ غول اُس سے باتین
کرتا تھا اور لڑکا اُسکو جو تیھا کہتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا
میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور اُسپر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب
مدینہ پہونچے تو گھوڑا اُنسے چھڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذرخواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھ سے چھڑا کر
بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے روایت
کی ہی کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور
میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور راوی کہتے ہین کہ جو چند غلام مملوک
بدر مین حاضر ہوے تھے اُنکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک
غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر
مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر
مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اُسکو پایا اُس حال مین کہ مالک بن دخشم نے
اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہی کہ مین نے اُسکو تیر مارا ہی اور
مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہی کہ مین نے اُسکو گرفتار کیا ہی مگر رسول خدا صلعم نے اُسکو اُن دونون سے خود لے لیا
آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُسکے بھاگ جانے کا
شور کیا اور اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آن حضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام معبد بن وہب تھا
اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اُس عرصے مین عمر رضی اللہ عنہ ابی بردہ سے ملاقات کی اور اُنکو دربارہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور
بیدماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد بن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی بُردہ کے پاس قید تھا حضرت
عمر رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہر گز نہیں قسم ہے لات و عزیٰ کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا
کلام کرتا ہے درحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکے اسکو ابی بُردہ سے لے لیا اور اسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بُردہ نے اسکو قتل کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نہ کرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمہارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے یحیی بن ابی کثیر سے روایت
کی ہے انھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے
اسلیے کہ اسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آ گئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا دیعنے بلکہ
مارا جانا ان قیدیون کا گوارا تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ای ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت
شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا لہذا
مین نے چاہا کہ خدا تعالی ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہا دین اور اُس روز نضر بن الحارث
کو مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اُثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف
نظر کی اور دیر تک اسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اُسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ
واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ انکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہے
اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رعب غالب ہے تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا
ای مصعب منجملہ اُن لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہے تو اپنے صاحب
یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اُسی طرح میرے ساتھ بھی کرین
اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نہ کریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش
کرون تو وہ ہے کہ در باب کتاب اللہ و در بارۂ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بیہودہ ناسزا کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ
میری قوم مین سے جو امر کسی کے لیے کیا جاوے وہی میرے واسطے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی قتل
کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اُسنے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح تمکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین قتل تیرے نہین ہون کہ تیری حمایت
کرون کیونکہ اسلام نے قطع کردیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیما بین کو بعد تمہارے خروج و نقض عہود کے تب
مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہی آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اللّٰھم اغن المقداد من فضلک
یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو دورحالیکہ وہ اسیر
تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن
ابی طالب سے ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان پیشین کھینچوا دیجیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو
اسکو پھر قدرت باقی نہ رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین اسکے تئین اس قسم کی عقوبت
یعنے قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالی میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون وعلاوہ کیا عجب ہو کہ وہ کھڑا
ہوگا اس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا
ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اسکو سن رہا تھا پس جسوقت یہ خبر
یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمر نے سُنی تو کہا اشھد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شک تو
رسول خدا ہی مراد حضرت عمر کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لعلہ یقوم مقاما لا
تکرہہ یعنے وہ کھڑا ہوگا اس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین
پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام دربیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل روز جنگ بدر
خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی حضرت صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ انکو قتل کرین
خواہ ان سے سربہا لیوین تو اتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سربہا لیا جائیگا سال آیندہ شہید ہونگے تب حضرت
صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوے ہین اور دربارۂ اسیرون کے تمھین
اختیار دیتے ہین کہ خواہ انکی گردنین مارین خواہ انسے بہاے سر لیوین تو درین صورت شہید ہونگے سال آیندہ
تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اس سے اعانت
اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین کیونکہ فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی
تو یہ ہی کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس
آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سربہا لینا اسیرون سے قبول کیا ولیکن سال آیندہ یعنے جنگ
احد مین اصحاب مین سے اسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ
جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو ان بندیون کی حراست پر شقران مولی رسول خدا کے مقرر ہوے
و چونکہ مسلمین انپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو ان لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب ان قیدیون نے

۵۱ یہ دعا حضرت علی سے منسوب تھی کہ مقداد سے فضل قیدی کی رہائی سے بہا طلب کیا

کہا کاش ہم جانے پاتے ابوبکر کے پاس تو اُنکو پاس صلہ رحم ہم قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اُس سے برگزیدہ تر
نزدیک محمد کے ہم کسی کو نہیں جانتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکر اُنکے پاس آئے تو اُن لوگوں نے کہا اے ابوبکر ہم میں باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہیں اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتوں میں قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابت دار ہیں تو ہماری سعی میں کلام کر
اپنے صاحب یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کریں اور ہمکو امان دیویں خواہ ہم سے سر بہا لیویں
ابوبکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی میں خیر میں کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکر خدمت میں رسول خدا صلعم کی گئے لوگوں نے
کہا ان قیدیوں کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بے شک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئنہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس تمکو
باور نہیں ہے کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہیں کہ وہ تم سے سند فساد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمرؓ کے
اور آئے وہ رضی اللہ عنہ اُنکے پاس تب اُن قیدیوں نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکر سے کیا تھا تب حضرت عمر نے
جواب دیا کہ میں کوتاہی نہ کرونگا شر کرنے سے تمہارے حق میں بعد ازاں وہ بھی گئے خدمت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگوں کو گرد اُن حضرت صلعم کے اور ابوبکرؓ ملائم و نرم دل کر رہے ہیں حضرت صلعم کو اور اُنکے
غضب کو قیدیوں سے فرو اور کم کرتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول خدا فدا ہوں میرے باپ ماں آپ پر یہ لوگ قریش
آپ کی قوم ہیں انمیں باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا زادے ہیں اور اُنکے دور والے بھی اوروں کی نسبت آپ سے قریب
ہیں انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے اُنسے تا نجات دیوے اُنکو خدا
بطفیل آپ کے آتش جہنم سے پس لیجیے اُنسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ
کر دیوے اُنکے دلوں کو بعد ازاں اُٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم
خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اُس جگہ جہاں پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا
یہ سارے اسیر دشمن خدا ہیں کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپ کو قتل کیجیے انکو یہ
سب سرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہیں حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا
چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی
یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے باپ ماں یہ لوگ آپ کی قوم ہیں انمیں آبا و ابنا و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہیں اور
انکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی آپ سے قریب ہیں پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے اُنکو یا سربہا لیجیے اُنسے کہ یہ
آپ کے اصل یگانہ آبائی اور آپ کی قوم ہیں آپ اول قاتلین انکے نہو جیے حق تعالی ان لوگوں کو ہدایت کرے تو بہتر ہے
اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات میں بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکر ایک کنارے
اُٹھ گئے پھر آئے عمر اور بجائے ابی بکر جہاں سے وہ اُٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہیں ان لوگوں کے

بارہ میں انکو قتل کیجیے کہ حق تعالی بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا شرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہیں کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مسلمانوں کو انکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسلح سے ہم پر تو کبھی نہ کوتاہی وہی کرتے ہمارے قتل میں پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہان سے اٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر آ بیٹھے عمر تیسری دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے ابھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور داخل ہوے اپنے مکان میں اسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ دربارہ قیدیوں کے خوض میں تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہے جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہے جو عمر کہتے ہیں چنانچہ جب رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق میں ان دونوں صاحبوں کے یعنے ابی بکر و عمر کے ان دونوں کو تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونوں کے لیے مثل ہے مثل ابی بکر کی مثل میکائل کی ہے کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہیں زمین پر تو خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہیں اور انبیا میں مثل ابی بکر کی مثل ہے ابراہیم کی کہ وہ اپنی قوم کے حق میں نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ انکی قوم نے جب انکے لیے آگ کو مشتعل کیا اور انکو اسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا کہ اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون یعنے تفو تم پر اور اسپر جسکو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اس حال میں خدا سے رجوع کی تو یہ کہا کہ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی میں سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے اور مثل ابی بکر کی مثل عیسی کی ہے کہ وہ اپنی امت کے حق میں خدا سے کہتا تھا کہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے اگر تو ان لوگوں پر عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہیں اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہے اور مثل عمر کی ملائکہ میں مثل جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہیں زمین پر غضب و قہر خدا لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا میں مثل عمر کی مثل ہے نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا انھوں نے رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا یعنے خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافروں میں سے کسی کو بسنے والا پس نوح نے ایسی بددعا کی اس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسی کی جب کہا انھوں نے ربنا اطمس علی اموالہم واشدد علی قلوبہم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم یعنے اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے مالوں کو جو باعث انکی سرکشی کا ہے اور سختی ڈال انکے دلوں میں اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھینگے عذاب دردناک و بعد ذکر ان مثالوں کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمھارے یہان ناداری و محتاجی ہے پس ہرگز نہ چھوٹیگا

تم سے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سربہا دیئے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول خدا سوائے
سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنی کیا جاوے قیدیون مین سے ذکر کیا واقدی نے کہ سہیل وہم ہے راوی کا کیونکہ وہ تو مہاجرین
حبشہ مین سے ہے حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہے سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا کہ مین نے اسکو دیکھا تھا
مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبد اللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی
گھڑی جو سخت تر ہو مجھ پر اس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کرتا ہوا اس بات سے کہ مجھ پر آسمان سے
پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بڑھکر سہیل کی خدا اور رسول سے پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا
اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آنحضرت صلعم نے بھی بقول عبد اللہ کے اسکو مستثنی کیا تب عبد اللہ نے کہا کہ کوئی ایسی
ساعت خوشوقتی کی مجھ پر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اس ساعت سے جب کہ فرمایا اس بات کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے دربارہ استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئنہ سخت کر دیتا ہے دلون کو
اپنے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہے اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہے دلون کو اپنے امر مین یہان تک
کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہے پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سربہا ان قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز
بدر کے تو نجات نہ پاتا کوئی اس عذاب سے سواے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سربہا نہ لو اور سعد بن معاذ
بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے آنسے واقدی نے کہا مجھ سے بیان کیا معمر نے آنسے نقل کی
زہری سے آنسے محمد بن جبیر بن مطعم سے آنسے نقل حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی
زندہ ہوتا تو مین اس قوم نابکار کے تئین اسی کو بخشدیتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسوقت پھر آتھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجھکو رواۃ کثیر نے سعید بن المسیب سے آنسے کہا کہ امان دی رسول خدا
صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر جمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد کر دیا اسکو حضرت صلعم نے
تب آنسے کہا میرے پانچ بیٹیان ہین آنکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہے پس کچھ آنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اسکو رسول
خدا صلعم نے تب کہا ابوعزہ نے کہ مین آپ سے عہد وثوق کرتا ہون کہ مقاتلہ نہ کرونگا آپ سے اور جمع نہ کرونگا لوگون کو آپ پر کبھی
پس رخصت کر دیا اسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے
گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ آنسے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہے کہ مین آنسے کبھی مقاتلہ نہ کرونگا اور نہ اسپر لوگون کو جمع
کرونگا کبھی کہ مجھ پر آنسے احسان کیا اور مجھکو امان دی اور سواے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہ یا اسکو
قتل کیا یا اس سے سربہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے
بیٹیون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے نہ کھا سکینگے پس اس وعدہ پر ابوعزہ صفوان کے
ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابوعزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقا لشکر اسلام مین اسیر

ہوگیا اور اسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہ ہوا تب ابوعزہ نے کہا ای محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر
ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین انکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ای ابوعزہ وہ عہد و
میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان ہو واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکہ مین جاکر اپنے منھ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے
محمد کو دوبار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلان فلان روات ثقہ نے مجکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دوبارہ ہرگز نہین اٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دہوکا نہین کھاتا تو عاصم بن ثابت نے
اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اسکو کہا راویون نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار ہاے عمیق یعنے
گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اس غار مین ڈالے جاوین سواے امیہ
بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اسکو غار مین ڈالین تو گوشت
اسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ جنازہ
عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہو اور یہ شخص فربہ تھا اسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر
ہوگیا آن حضرت صلعم نے فرمایا ای ابوحذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اسنے کہا واللہ ایسا نہین یا
رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اسکو بطرف اسلام ہدایت
کریگی مگر جب کہ عقل نے اسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے ہرگاہ اسنے اسلام مین خطا کی اور مین نے اسکو ایسی
خواری مین دیکھا تو اسکی وفات نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا ایذا
دہندہ تمہارا تھا [illegible] اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اسکو پیش آیا لیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا
صلعم نے شکر خدا اسنے جو ابوجہل کا زیر خاک دبایا اور اسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو چین و آرام دیا جب وہ
سب مقتول غار مین باہم اکٹھا مل گئے اور رسول خدا صلعم انپر گشت کرتے تھے یعنے گرد انکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ
لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکر ان مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہو
اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا و ہر آئینہ
اسنے مجھ سے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالی اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنے جس وقت
خدا نے ہم سے دو طائفون مین سے ایک کا تم سے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے لیے ہو چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان
کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہو اور مال کثیر تب سب نے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اسی اثنا مین ابوجہل قافلہ
قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا
اور فرمایا حق تعالی تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہو مگر نصرت پانا ابی جہل پر بہتر ہو واسطے دفع شوکت
کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابوجہل سے تو ستر نفر انکے مارے گئے

اور ستر اسیر ہوے واقعۂ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور انمین سے
ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ وای شیبہ بن ربیعہ او رای امیہ بن خلف او رای ابوجہل بن ہشام آیا
تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور بہر آئینہ ہم نے تو جو کچھ ہم سے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا وہ
پورا پایا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تم نے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تم نے
مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھ سے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ
جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہی کہ جو کچھ انسے خدا نے ہمارہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا
راویون نے کہ جسوقت اس قوم نے ہزیمت پائی اور منہ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا
اور حاکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اسکو اٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک
اور شخص کو اسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے
اثیل ایک وادی ہی طول اسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہی پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار
میل پر جاکر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر
بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنے شب نگہبانی کریگا پس
سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہی یعنے تیرا کیا نام ہی اسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو
بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اسنے
کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو
کون ہی اسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن
عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اس
رات کو اسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہی کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی متبسم ہوے اور بعد فراغ
سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائل آئے تھے انکے شانون پر گرد تھی انھون نے
تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش دیگر و آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے
سوار تھے اور وہ بادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا
آپ کی آپ سے جدا نہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق الظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو حکم کیا کہ قتل کرے عقبہ بن ابی معیط کے
تئین جسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے پس عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگوں میں سے
جو یہاں موجود ہیں میں کس بات پر مارا جاتا ہوں حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہے کہ تو عداوت
رکھتا ہے خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمد آپ کا احسان بہت بڑا ہے میری قوم میں سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہی میرا بھی حال کیجیے اگر اُنکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر انپر احسان کیجیے تو مجھ پر بھی احسان کیجیے اور
اگر اُنسے سر بہا لیجیے تو میں بھی ایک اُنمیں سے ہوں ای محمد میرے لڑکوں کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ واللہ تو بُرا بدذات آدمی تھا میں نہیں جانتا ہوں کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا و رسول و منکر کتاب خدا
اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس میں شکر کرتا ہوں اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ خوش ہوے بمقام سیر شعب جو حد صفرا میں واقع ہے تو رسول خدا صلعم نے اُس
مقام میں تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحاب کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ
و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چل کر خدمت میں رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحی
یعنی پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونوں اپنے گروہ میں سے آگے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونوں بیٹے ربیعہ اور دونوں بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیروں کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہے کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندوں کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم
بن عدی نے کہا کہ میں نے عبد اللہ کے پاس جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہے کیا یہ سچ ہے اُسنے
کہا ہاں واللہ سچ ہے اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی بندھے
ہوے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہے جہان عمرو بن عوف و خطمہ
و وائل نے اپنے منازل بنا کیے ہیں پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل فاسق
مارا گیا یہاں تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی سواری قصوی ناقہ
نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ
ہر آئنہ عتبہ و شیبہ دونوں بیٹے ربیعہ اور دونوں بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن
خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمیں سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا اسیر ہوا پس

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور
فوج بھگانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور
آنا زید کا اسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے
ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنے محمد اور اصحاب اسکے سب قتل ہوے اور انھین
منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابو لبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہو سکتے و تحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہی کہ ناقہ
انھی کا ہی ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنے مخبوط الحواس ہو یا یہ کہ نہین معلوم کیا
کہتا ہی رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابو لبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہود
کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا ای ابا
جو آپ کہتے ہین کیا سچ ہی انھون نے کہا بیٹا واللہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہو کر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بد خبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان
کرنے والا ہی تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اُسنے کہا ای ابو محمد
مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سُنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے
اور انپر شقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس ۴۹ نفر تھے و در اصل ستر قیدی
تھے اسپر اجماع ہی جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے
ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی ان حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامتہ بن وقش نے
وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہم نے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کنگھی سال سے
گر گئے تھے پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو انکو
دیکھتا تو انسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو انکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو انکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے کردار کے
دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا ہون
ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بے شک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھ سے درگذر کرتے آئے
ہین جب سے ہم نے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھ سے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین و لیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہم نے مگر بڈھون کو
پس بے شک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُسکی معذرت

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اُسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنے
خرما بریان بروغن و پنیر دودہ ہماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اُسکو نکاح دو اور اُس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیما مین قبول کرو اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اُسنے کہا اور ملاقات کو آیا اُسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہو اُس خدا کی جسنے ظفر یاب کیا آپ کو اور ٹھنڈا کیا آپ کی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنے قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان بسیار نے خبیب بن عبد الرحمان سے اُسنے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپ کی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو
چلتا تھا حالت تپ مین پس اُسنے مجھسے مفارقت نہ کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شنوق مین اور شنوق کہ فیما بین سقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اُسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اُسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا جب
چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم
بھی ایک طرف اُسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اُسکو گرفتار کرے وہ ہی اُسکو قتل کرے پس اتفاق خاص رسول اللہ
صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن سے باندھے گئے اور اُسکو اپنے
ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے
کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اُسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوے اُسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی
گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ
وہ ہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا ہم سے
حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھسے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے
اُسنے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوے رسول خدا صلعم مدینہ مین اور
جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو
ہم لوگون نے سُنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اُسی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آ پہونچے تھے اور ناگہان یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہو واللہ
جسوقت مین نے انکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی ای ابو یزید تم نے آپ
اپنے ہاتھ بندھا لئے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مر گئے کہ آرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر
صدائے رسول خدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کرتی ہی خدا
و رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہی اُسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجھکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ
مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہ ہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ
وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ نیچ مناحۃ آل عفرا کے تھین یعنے ماتم داری ملین
عوف ومعوذ کی اُسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے
پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو قیدی ہین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیئے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری و سربراہی کرون اور
پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحال آنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہی ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر

واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسیری خیرا
یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تنبیہ ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ
تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی انکو جزائے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ لوگ
مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکی زاد راہ تھے
یہان تک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اونٹ پر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُس سے
محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش باز تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اُسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اُسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر
کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہگئے اُنمین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہاے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے
اور باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اُن لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہو مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین قرالبین
اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان و ایوان کسریٰ و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے
سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین و تیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکہ کے شور کرتے ہین
اور زنان حرہ میوہ سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبداللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن جوانون نے جب آواز سُنی اور کسی کو نہ دیکھا تو
وہان سے اُسکی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوے یہان تک کہ مقام حجر کے مقابل
ہوے وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے انکو اُس خبر سے
مطلع کیا اُنھون نے انسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اُسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور وہ لوگ
اُس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو
یہ بات سُنکر مبتلاے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن
حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنے مخبوط ہی بھلا اُس سے میرا حال تو
پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص بمقام حجر ہی اور مین نے
اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر
ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالیٰ نے
اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اُنکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن
لوگون نے اُسکو اُسطرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

بعضیرین حیرانی ہین کہ وہ بعضی نہر کی ترائی مین سے ہی ولیکن مین نے جانا کہ تم سے تثبت و تحقیق ہم پہونچاؤن تحقیق کہ
حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے
کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنے آپ کی خیر ہو ہر آئنہ یہ امر عجیب ہی تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر
بیٹھا ہو آسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت مہیا کرتا ہی تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ
کرتے ہین وبنا بر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ
کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابو سفیان بن حرب اُنمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای گروہ قریش تم
اپنے مقتولون کے لیے بکا نہ کرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین
جزع و فزع کو پس ہر آئنہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگی تو یہ بات تمھارے غیظ و غصہ کو زائل کردیگی
پس مین عداوت محمد اور عناد اُسکے اصحابؓ سے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون وعلاوہ اگر محمدؐ اور اُسکے اصحابؓ کو خبر تمھارے
نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھ پر حرام ہی جب تک کہ پھر محمدؐ سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا
باقی نہ رہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ
تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کردیا درمیان کفر و اسلام کے کہ لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اُسکو منصف
بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہی رہنے
بالاے زمین سے یعنے اس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب
اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلاے مصائب ہوے وبعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور راہی وداعہ
بن ضبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے بھیجنا
شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہی۔ چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بھی واسطے مثل
بدر کے شور و شیون و اشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین
مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اُنکے یعنے شماتت مسلمین سے کہ ہر آئنہ کعب بن اشرف
جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل زمین کو خسف
کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی مجھے خبر ہوئی ہی کہ حارث بن ہشام لوگون مین مصروف بامور خیر ہی اور لوگون کو

جمع کرتا ہی تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو نہاوہ لیکر تیر ب واتوان سے اور تق نہین کرتا ہی اور پرو مستور ق ہم سے اگر ب ا
دلیر ہوا تھا ہی سنا کہ ان ابیات کو عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا کہا
واقدی نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اُسکو ابیات
کعب اور اُسکے تمام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان گئے ہین مقیم ہوئی پس حسان نے ہجو اسکی اور انکی جو اُسکے
پاس گئے تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ آئے اُن ابیات کو مکے سے بھیجا تھا تو اُسکو لوگون نے
اُس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرون اور چھوکریان مین تھے جو اُن لوگون کے پاس آتے اُن
ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اُسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے
نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے مردون کے بال
نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزادارون کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اُسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کر دیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلت کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اُسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اُس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اُسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اُسکو اُس راستے پر نزدیک اُس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اُسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اُسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھسے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہنے لگے
کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمد اور اُنکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اُن اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ
عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ اور چاہتا تھا
کہ ان مقتولون پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اُسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ اُسکی آنکھین
جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنے زمعہ پر
بکا کرون کہ ہر آئینہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہی

جو روتی ہو اسواسطے کہ اسکا شتر گم ہو گیا ہو پس اسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہو کہ وہ عورت روتی ہو
اسلیئے کہ اسکا شتر گم ہو گیا ہو اور بیداری رات کی اسکے تئین سونے سے منع کرتی ہو پس انکا نہ کر شتر پر لیکن انکا گریہ کر
بدر پر جسمین بڑے بڑے نکلنے والون کو خوار کیا اگر انکا کرتی ہو تو انکا کر عقیل پر اور انکا کر حارث پر جو شیر دن کے شیر تھے اور
انکا کر انکے لیئے کہ انمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور انکا کر انکے لیئے جو بدر پر
سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد ان لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہو گئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا راوہ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو انکا کیون نہین کرتی ہو اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اسنے کہا ای سر سونڈ تو آیا
انکے لیئے مین انکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج
واللہ ہرگز انکا نہ کرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجھکو حرام ہو
جب تک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو انکا کرتی ولیکن انکا اس
غم کو دور نہ کریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اسنے حلف کیا تا واقعہ
احد وہ اپنی اسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور
جب نوفل بن معویہ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر انکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمھاری عقلین سبک ہو گئین اور تمھاری
رائے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہو کہ مثل تمھارے مقتولون کے انکا کیے
جاوین یعنے ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم ترین انکا ہے باوجود اس بات کے غیظ تمھارا عداوت محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہو کہ غیظ و غصہ تم سے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے یہ کلام اسکا سنا تو کہا ای ابو معاویہ آجتک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی انکے مقتولون پر منع
کی گئی ہین اور انکا نہین کراتا ہو کوئی شاعر مگر اسکو باز رکھتا ہون یہان تک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا
اسواسطے کہ ہم نے عوض خون اپنے قتلی کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس
وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہو واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی معاذ
بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اسنے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے تھے
بڑے بڑے بزرگوار انکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا
صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنے بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے
کہا سچ ہو واللہ بعد انکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھ پر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور نہوتے عیال کہ آنکے لیے کچھ چھوڑنا ہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اُسکو قتل کرون بشرطیکہ اُنکو پھر
اُسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہی پس میرے لیے آنکے نزدیک ایک باعث ہی کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان
اُسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا
اُسنے کہا ہان قسم ہی رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دَین تیرا مجھ پر ہی اور عیال تیرے میرے
عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہی کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہین ہی
عمیر نے کہا ای ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین
مجھے وسعت نہو کسی شی کی در حالیکہ مین آنسے عاجز رہون یعنے اپنے حق مین دعا سے بد کرتا ہی کہ اگر مین آنکی
کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہو دے اور دَین تیرا مجھ پر ہی پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار
کیا اور اُسکو زاد راہ دیا اور صرف اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیرؓ کو کہ
اپنی تلوار کو تیز کرلے اور زہر مین بجھالیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو
بدر مین آنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتّے کو
یہ وہی دشمن خدا ہی جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان مدد جمعیت ہی
نہ کمینگاہ ہی پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اُسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین
رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار
خبیث ہی جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہی حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اُسکی
تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اُسکو حاضر کیا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُسنے کہا
انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعا خیر سے
مستغنی کیا ہی تحیت ہماری سلام ہی کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہی اُسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہی حضرت نے فرمایا
حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہی پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہی اُسنے کہا مین اپنے اسیرون کے

پاس آیا ہو اُن جو آپ کے یہان قید مین کہ انھین مجھ سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین جو تیرے
ہمراہ ہین شفیع تیری تلوار کا کیا حال ہی اُسنے کہا خدا اُس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ
کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی اور قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہی سواے اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادہ سے
تو یہان آیا ہی اُسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن
امیہ سے پس گھبراگیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اُس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے قرض کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہی عمیر نے کہا اشھد انک رسول اللہ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا ہی اور بے شک تو سچا ہی و اشھد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سواے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی
تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اُسکی خبر دی تو سواے
میرے اور اُسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپ کو اُسپر مطلع کر دیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین
وہ سب حق ہی حمد ہی اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر یہانتک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوئے کہ خدا نے
اُسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا
اور اُسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اُنکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُنکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے
پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے
آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر مدینے مین تم نے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا
کرتا تھا کہ خوشی سناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اُسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بددین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا
اور اُسکے عیال کو چھوڑ دیا اُسی حال مین عمیر آکر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور صداقت

رسول خدا سے انکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ
کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو
طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسی وقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے
اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے آتا پھر اُسطرف جہان سے مخلصی پائی تھی
اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے
حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ ای ابو وہب مگر آتے اُس سے منھ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے
سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ یعنے مین گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوا اُسکے کوئی خدا
نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب نہ دیا۔ المطعمون
یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث ابن
عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل
بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابو جہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے
نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی
بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنے ہر کوئی جو بدر مین تھا قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے
راوی نے کہا کہ ان لوگون کے باب مین ہم پر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے
اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اُنمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو
عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھون نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن
عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت
مین رسول خدا صلعم کے بوقت سر بہا لیجانے اسیرون کے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین
لیٹ رہا کیونکہ مجکو ماندگی بہت پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا
صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی
قراءت خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا
اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فداے اصحاب اپنے کے
آئے تھے یعنے واسطے سر بہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے
کہ بمقدمہ سر بہاے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے اُنمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اُسکے سب

تین شعبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے
مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحییٰ سے اُسنے کہا مین نے پوچھا
نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سر بہا مقرر تھا اُسنے کہا سر بہا اُنکے اعلیٰ درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک
یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُسپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ
ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے اُسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس
اُس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اُسکا
مطلب مکے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھ کر اُسکو کہا کہ تو سب سے
پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہم پر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے
تو وہ سر بہاے اسیران مین ہم پر غلو وگرانی کرینگے پس اگر تجھکو وسعت ومقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے
جو تجھکو ہے مطلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے آنسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوئے
تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھڑا لایا پس
قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑ دون
اور تم لوگ سو رہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنے غافل وکاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود راے ہے
ہم پر فساد ڈالنے والا ہے واللہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر
وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اُسکو محمد واللہ مین تم سے زیادہ نادار نہین ہون ولیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو
کہ واقع کرون تم پر وہ امر جو شاق ہو تم پر درحالیکہ عمرو بھی شامل در اسیرون تمہارے ہے

نام ان لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط وعمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے
جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ
وخالد بن الولید وہشام بن ولید بن المغیرہ وفروہ بن السائب وعکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے اُبی بن خلف و
عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ وعمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص
بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا ے وسیلہ اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ
سر بہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنے حمیل جو
حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

زینب کو بھیجا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اُس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوے یعنے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اُنپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری راے ہو تو رہا کر دو اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اُسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اُسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ بھیجکر زینب کو یہان رخصت کر دیوے اُسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فدا ے ابی العاص کے بھائی اُسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

یسئلونک عن الانفال راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے باخود با اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوی کیا کہ باعث اُس غنیمت کے ترے حقدار ہم ہین تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و دربارہ قولہ تعالی انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم و اذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایمانا یعنے یقینا و دربارہ قولہ تعالی اولئک ہم المومنون حقا یعنے یقینا و دربارہ قولہ تعالی کما اخرجک ربک من بیتک بالحق یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے دربارہ قولہ تعالی من بیتک راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و دربارہ قولہ تعالی و ان فریقا من المومنین لکارہون یجادلونک فی الحق بعد ما تبین کانما یساقون الی الموت وہم ینظرون یعنے اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف راے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و دربارہ قولہ تعالی و اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش نکلا ہے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاو یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تمکو اُنسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اُنسے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اُنکا مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطر ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و دربارہ قولہ تعالی و یرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کافرونکا

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لیحق الحق یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے سامان جنگ وغیرہ و لو کرہ المجرمون یعنے قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پدر پے و ما جعلہ اللہ الا بشری یعنے تعداد ان فرشتون کی جنکی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئنہ خدا تعالے مدد کرتا ہے اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنے اونگی تمکو نیند جب امن پاؤ گے دشمن سے آخر اس امن کو خدا نے تمہارے دل مین ڈال دیا و ینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا و یذہب عنکم رجز الشیطان یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نہین کرتے تھے و لیربط علی قلوبکم یعنے ساتھ طمانینت کے و یثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام ریگستان تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہو کر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنے ہاتھ انکے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان و لرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق جمع عنق گردن واضربوا منہم کل بنان یعنے دست و پا ذلک بانہم شاقوا اللہ و رسولہ یعنے جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا و قولہ تعالی فذوقوہ یعنے بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا لقیتم الذین کفروا زحفا الی قولہ و بئس المصیر یعنے روز بدر خاصتاً فلم تقتلوہم و لکن اللہ قتلہم یعنے بنابر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہان تک کہ انہون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا و لیبلی المؤمنین منہ بلاء حسنا یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللہم قطعنا للرحم و اتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اسکے تئین و ان تنتہوا یہ خطاب ہے ان لوگون سے جو باقی رہگئے تھے قریش مین سے فہو خیر لکم یعنے اسلام قبول کرو و ان تعودوا یعنے واسطے قتال کے نعد یعنے واسطے قتل تمہارے و لن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہمارے لیے مکہ مین جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اس سے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ و انتم تسمعون یعنے بلانا حضرت کا یہ آیہ نازل ہوا روز احد

کہ عتاب کیا خدانے لوگون کے تئین اُس بات پر لَا تَخُونُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُولَ وَ تَخُونُوا اَمَانَاتِکُم یعنے باہم نفاق وخیانت نہ کرو اور
جو چیز تمہارے سپرد ہو ادا کرو وَ اعْلَمُوا اَنَّمَا اَمْوَالُکُم وَ اَوْلَادُکُم فِتْنَۃٌ یعنے جب کسی کے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اُسکا عظیم ہوتا ہے
اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین غالب و معزز سمجھتا ہے وقولہ تعالیٰ یَجْعَل لَّکُم فُرْقَاناً یعنے مخرج و رستگاری وَ اِذ
یَمْکُرُ بِکَ الَّذِینَ کَفَرُوا لِیُثْبِتُوکَ اَو یَقْتُلُوکَ یعنے یہ مکہ مین قبل ہجرت کے جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے
رکھتے تھے وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِم اٰیَاتُنَا قَالُوا قَد سَمِعْنَا لَو نَشَاءُ لَقُلْنَا اِلٰی آخر الآیہ وَ اِذ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِن کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ مِن عِنْدِکَ
فَاَمْطِر عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا حق تعالیٰ نے
اسکے حق مین اس آیہ کو یعنے اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُونَ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِھِم فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِینَ یعنے روز بدر وَ مَا کَانَ اللّٰہُ
لِیُعَذِّبَھُم وَ اَنْتَ فِیْھِم یعنے اہل مکہ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُم وَ ھُم یَسْتَغْفِرُونَ یعنے نماز بجالاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض
کرکے فرمایا وَ مَا لَھُم اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ وَ ھُم یَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنے ہم عذاب کرینگے اُنپر عذاب ہزیمت و قتل بدر سے
وقولہ تعالیٰ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُم تَکْفُرُونَ یعنے یوم بدر اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا یُنْفِقُونَ اَمْوَالَھُم لِیَصُدُّوا عَن سَبِیلِ اللّٰہِ الیٰ قولہ
ثُمَّ یُغْلَبُونَ یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت و ندامت کرتے ہوے واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانے کا
اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین قُل لِّلَّذِینَ کَفَرُوا اِن یَنْتَھُوا یُغْفَر لَھُم مَّا قَد سَلَفَ یعنے اگر وہ
لوگ ایمان لاوینگے تو اعمال گذشتہ انکے بخشے جاوینگے وَ اِن یَعُودُوا تو تم دیکھ چکے ہو اُن لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وَ قَاتِلُوھُم حَتّٰی لَا تَکُونَ فِتْنَۃٌ یعنے باقی نہ رہے شرک وَ یَکُونَ الدِّینُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ کہ بھول جاوین اساف و نائلہ کو جو یہ دونون
دو بت ہین وَ اعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتَامٰی وَ الْمَسَاکِینِ وَ ابْنِ السَّبِیلِ
یعنے جو چیز خدا کے لیے ہے وہی واسطے رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربیٰ کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وَ مَا اَنْزَلْنَا
عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق و باطل کے اِذ اَنْتُم بِالْعُدْوَۃِ الدُّنْیَا یعنے
اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش بِالْعُدْوَۃِ الْقُصْوٰی تھے کہ درمیان مین ان لوگون کے
تودہ ریگ تھا وَ الرَّکْبُ قافلہ شتر سواران ابو سفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہے وَ لَو تَوَاعَدْتُّم لَاخْتَلَفْتُم فِی الْمِیْعَادِ یعنے

لامحالہ قافلے آگے قافلے کے آتے یعنے قافلہ شتر سواران یکے قبل از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لیہلک من ہلک
عن بینۃ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہو عذر و حجت سے یعنے جو گذشتہ حجت ہو ویحییٰ یعنے جو زندہ رہا انہیں سے عذر
و حجت پر اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا یعنے اُس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے
حضرت کی نگاہ میں و لو اراکھم کثیرا لفشلتم یعنے رعب میں آجاتے تم و لتنازعتم یعنے تم باہم اختلاف کرتے و لکن اللہ سلم
یعنے اختلاف فیمابین سے انہ علیم بذات الصدور یعنے تمہارے ضعف قلوب کو یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا
و اذکروا اللہ کثیرا یعنے جمع ہو کر تم سب کے سب پس فرار نہ کرو بلکہ تکبیر خدا کرو و لا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم و اصبروا
یعنے سیف پر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلوں میں اور اظہار نہ کرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب میں جبن کو ہو وے
و لا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا و رئاء الناس و یصدون عن سبیل اللہ یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے
و اذ زین لہم الشیطان اعمالہم و قال لا غالب لکم الیوم من الناس و انی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا
فرماتا ہے حق تعالیٰ کہ جس روز میں کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اُس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما تراءت الفئتان
یعنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قریش نکص یعنے ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہیں اور اسیر کرتے ہیں
و قال انی بری منکم انی اری ما لا ترون کہ آسمان سے دیکھا ملائکہ کو اذ یقول المنافقون و الذین فی قلوبہم مرض غر ہؤلاء
دینہم یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُنکی نگاہ میں تو
ذلیل و حقیر سمجھا انہوں نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اُسی حالت کفر پر یضربون وجوہہم و ادبارہم یعنے اُنکے سرین کو
کہ ادبار کنایہ ہے سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید
اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کداب آل فرعون یعنے مثل کردار آل فرعون و در بارہ قولہ تعالیٰ ان
شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ و ہم لا یتقون یعنے قینقاع و بنی النضیر و قریظہ کہ یہ تینوں نام قبیلہ کا ہے
فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم یعنے قتل کر انکو و اما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیہ تک نازل ہوا در بارہ بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو انکے پاس لیگئے و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے تیر اندازی وغیرہ من رباط الخیل
یعنے باندھو گھوڑوں کو کہ وہ صہیل کرتے ہیں اور نمایش کیے جاتے ہیں و آخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم
یعنے خیبر والے و ان جنحوا للسلم فاجنح لہا تا آخر آیہ یعنے قریظہ و ان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ ہو الذی ایدک
بنصرہ یعنے قریظہ و نضیر جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم اسلام لا دینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ

وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ نازل ہوئی یہ آیت
بدر میں بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالی اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ
پس حاصل تھا یہ امر کہ نہیں فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ یعنے
اسیر لینا مسلمین کا بدر میں انئے لوگون کو اسیر رکھنا تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا یعنے سرمہا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے
کہ وہ قتل کیے جاوین لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یعنے حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہو چکا ہے فَکُلُوْا
مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا یعنے حلال کرنا غنیمت کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا
وَّنَصَرُوْٓا مراد ہیں ان قریش سے جنھون نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اما قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا یعنے درمیان تمھارے اور انکے وراثت نہیں ہے جب تک کہ وہ
بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ یعنے
مدت معین اور عہد وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ کَبِیْرٌ یعنے کفار میں سے
کسی کو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپس میں ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازان وراثت فیما بین مہاجرین کے تھین آیت میراث نے
منسوخ کردی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ و دربارہ قولہ تعالی یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ
الْکُبْرٰی یعنے یوم بدر فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا یعنے یوم بدر اَوْ یَاْتِیَھُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ یعنے یوم بدر حَتّٰٓی اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ
شَدِیْدٍ یعنے یوم بدر سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے یوم بدر وَاَنْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ یعنی تھی وہ مدت مگر زندگی
یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا یہ آیہ مکہ کے پیش از جنگ بدر نازل ہوا
وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا یعنے یوم بدر وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ایک روز پیش از یوم بدر وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ
یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئنہ یہ امر انکے لیے قرار پا چکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہون تو
فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان انسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ
مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو آثم

اُسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہے ور بارہ قولہ تعالیٰ اَلَم تَرَ اِلَی الَّذِینَ بَدَّلُوا نِعمَۃَ اللّٰہِ کُفرًا وَّ اَحَلُّوا قَومَہُم دَارَ البَوَار مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالیٰ حَتّٰی اِذَا اَخَذنَا مُترَفِیھِم بِالعَذَابِ یعنے بہ سیف روز بدر و قولہ تعالیٰ وَلَنُذِیقَنَّھُم مِّنَ العَذَابِ الاَدنٰی دُونَ العَذَابِ الاَکبَر عذاب ادنیٰ یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے دربارہ قولہ تعالیٰ اَخَذنَا مُترَفِیھِم بِالعَذَابِ اُسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطریق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اُسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبد الملک بن عبید سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالیٰ یَاتِیَھُم عَذَابُ یَومٍ عَقِیمٍ اُسنے کہا مراد ہے روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون مین سے جس کسی کو قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و نعمان بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و نعمان سے قیدیون مین مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدیون مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجزہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار درہم ٹھیر گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا تو بعد سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہو گیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھسے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبد اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو لیشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا اور وہ حصہ مین تمیم
مولی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارہ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روے قرعہ کے
حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو
اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی
بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے
اُس سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے
کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن ابی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو ابو مرثد الغنوی نے تین
آدمیون مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسیر نے بعد ازان قرعہ
کیا گیا اسیرون پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اُنھون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے خوب باندھ لے یعنے اسکو قابو مین رکھ کیا اسکی مادر مکے مین
بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا ای میرے بھائی تو میرے حق مین اُسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہ بھی میرا بھائی ہے قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اُسنے دریافت
کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس درباره فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزیٰ مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اُسکو سعد
بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے اُنکو تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا
اور بنی تیم سے ملک بن عبد اللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور
بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا بھاگا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اُسنے غالب کیا تجکو تجھپر کیونکہ پہلے اُسنے تو تجھپر ہمیشہ بھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُسکو عبد اللہ بن جحش نے اسیر کیا تھا پس اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس بازر ہا و سیجے نحو رہا عبد اللہ بن جحش میان تک کہ اُن دونون نے چار ہزار فدا دیکر لے لیا و لیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہے کیا یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد از فدیہ دونون اُسکو لیکر چلے جب پہونچے ذو الحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے بھائیون سے چھپر بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے قبل فدیہ کے قبول اسلام کیون نہ کیا تھا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دیگئی میری قوم تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سوائے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اسکے غلام ابن جحاس نے اسیر کیا تھا اور چندروز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اُسکے پاس مال ہے چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چندروز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اُسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چندروز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین مطلب بن حیطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیل سے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لبسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی قدامنا تقطر الدماء + ہم وہ نہین ہین کہ ہماری پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ سب آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن اُبی بن خلف تھا اور اُسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور باب فدیہ اسکے باپ اسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اسکو باز رکھا اور
قیدیون مین ابوعزہ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
اُس سے عہد لیا تھا کہ اب کسی کے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز
جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اُسکے
فدیہ کے واسطے اسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اسکو رفاعہ بن رافع الزرقی نے اسیر
کیا تھا اور تھا قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اسے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی
تھے اور اسیرون مین اولاد مصعم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ تھا وہ پہلا اسیر تھا کہ فدیہ لیا زیادہ ہی تھا اسکے
فدیہ کے واسطے اسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروہ بن خنیس بن حذافہ
بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس آیا تھا کہ چار
ہزار درم اسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ
اسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا ناگاہ اسکو پکڑ لیا تھا ابوداؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک تھا اسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا
سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
ہر آئنہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے انکا جبکہ اس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین وہان تک مین نے یہ تلوار اسکو ماری
کہ وہ خم ہوگیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس جب کہ
مکرز آیا تو درباره سہیل کے منتہائے رضائے مسلمین اعلی درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پائے تب مسلمین نے کہا
حاضر کر اُسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے جاکر
زر سر بہا بھیج دیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسی کو اسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد
ابن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

اشعار
اسرت سہیلا فلا ابتغی
اسیرا بہ من جمیع الامم
وخندف تعلم ان الفتی
فتاہا سہیل اذا یظلم
ضربت بذی الشطب حتی انثنی
واکرہت نفسی علی ذی العلم

بن مشنوء بن وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے آور اسیروں میں بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے ونچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے زہری سے اسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ اسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوئے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثنا راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع سے اسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن اسد اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسیٰ بن عقبہ سے اسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اُن لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا پہونچے تو قیس الجمحی نے اُن لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے اور اُسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے ظن مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا اور واقدی قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان وفلان

روایۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے واقدی نے روایت
کی عبداللہ بن جعفر سے اُسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین سے شہید ہوے بدر مین
اُسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اُسنے مجھے شمار کرادیا پس وہ وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا راوی نے
کہا مجھے خبردی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مشتمل بر
بذکر سے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُنکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور
بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُنکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے راوی نے کہا مجھے خبردی محمد نے
باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اُسنے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذوالشمالین تھے یعنے
اُنکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اُنکو خطاب ذوالشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ
بطریق غدود کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذوالشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اُنکو اسامہ جشمی نے قتل کیا
اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُنکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اُنکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ
کثیرہ کے زہری سے اُسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور
بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُنکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے راوی نے کہا مجھسے ابن ابی سبرہ نے
بیان کیا محمد بن [illegible] جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر تھے
جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن
عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اُنکے
گلو مین لگا تو شہید ہوے واقدی نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اُن دونون کو ابوجہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا راوی نے
کہ مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن قیس تھے جنکو شہید کیا نوفل بن معاویۃ الدیلی سنے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے انھون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوئے اور کہا راوی سنے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے آسنے عطا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدا بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے آسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنائے صفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہدا بدر مین تھے اور تین قبرین بمقام درتبہ تھین جو زیر عین المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشۂ تنگ مین جو نیچے عین الجدول کے واقع ہے اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے کہا کہ معاذ بن ماعض زخمی ہوئے تھے بدر مین اور اسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جسوقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوئے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے انھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوئے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ انکو عامر بن الحضرمی سنے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے انکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے اور نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے انکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ

انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا +

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے آسنے کہا کہ مقتولین مشرکین سے حارث بن الحضرمی تھا اسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اسکا اور دو غلام اُنکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوامؓ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدۃ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اُسپر حمزہ اور علی تیز دستی سے حملہ کر کے کام اسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں جو داؤد بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل
ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا اور طعیمہ
بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ
نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اسنے کہا ربیعہ بن
اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل
بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معشر نے
اسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد المازنی
نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو ایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن المسر نے
قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اس سے ابن ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین نے اس سے حدیث بیان کی عمرو بن عائشہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی
سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل میں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید
بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل
ہوئے اور بنی تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے منقول ہے
کہ عثمان بن مالک کو صہیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا موسی بن
محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد از ان بنی المغیرہ
بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اسکو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرا کے
ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود نے اسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو رواۃ کثیرہ نے
نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور
کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد
رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اسنے کہا کہ بعضے کہتے ہیں یزید بن تمیم کو علی

علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سائع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو
بن ابی عتبہ کو علی علیہ السلام نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے
اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ
کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا اور مقتولین مشرکین بدر میں
رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو قبیلہ بنی رفاعہ ہے کہ اسکو امیہ بن
عائذ بھی کہتے ہیں اسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب رض نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو
اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی
ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب بن ابی السائب تھا
اسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ
بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اسکو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اسکو ابو بردہ بن نیاز نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب ۱۹ آدمی قتل
ہوئے اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہو کر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اسنے
کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعیر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا
اور دوسری روایت میں عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اسنے کہا کہ اوس بن المعیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں علی نے اور بعضے کہتے ہیں

ابو اسید الساعدی سے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اس سے حدیث بیان کی اُبی بن عباس نے اپنے باپ سے اسنے ابو اسید سے اسنے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہو کہ واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ انھون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن ضبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور سعد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلۂ کلب سے تھا اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہو کہ اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے اونچاس آدمی تھے انمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب مین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے انھون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اس سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسنے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قریشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم اور اُنکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر انکو حوالہ کیا چنانچہ انکو حاصل ہوا زیادہ اُس سے جو کچھ کسی کو قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب جمع حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سواے شفران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے
جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر انکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر انکا نہین کیا ہے اور صدر کتاب مین نام
انکا داخل نہین ہے یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب عبد مناف
تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف وطفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف ومسطح بن اثاثہ بن
عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا انکا
مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ
بن ربیعہ وسالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن ریاب تھے اور عکاشہ
بن محصن و ابو سنان بن محصن وسنان بن ابی سنان بن محصن وشجاع بن وہب وعقبہ بن وہب وربیعہ بن اکثم ویزید بن رقیش و
محرز بن نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک بن عمرو ومدلاج بن عمرو وثقاف بن عمرو اور قبیلہ طے سے
سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس حدیث کو مجھسے ابو معشر وابن حبیبہ نے داؤد بن
الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی ارشد بن حمیرہ ہے اور ابو مخشی
اُسکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض اصحاب نے
خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اُسنے اپنے شتر پر بجاے خود ابا سلمہ بن
عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین سوا
صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے حباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصے سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان وفلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے وفلان وفلان رواۃ نے
عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصے سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر وسویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلیفان قریش

ہیں سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہیں کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارث بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت میں مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد
عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ میں سے یہ آٹھوں آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچوں شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچوں آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی
بن ریاح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ
یعنے واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجر دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اداہ بن ریاح و از جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوے
بدر میں اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعۂ رجیع شہید ہوے و ایاس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر و مہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حولی اور یہ پسر اسکا کہ یہ دونوں حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو بطن
یعنے گروہ کمتر ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب نو آدمی
حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و سائب
بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھ سے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اسنے داؤد بن الحصین سے اسنے
عکرمہ سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچہ روز مرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اسکا اسی دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبداللہ مسلمین میں آملا
اور قبل قتال خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اسکا غیظ و طیش میں
آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالی اس امر میں اسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ
تھے اور نام انکا عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و معمر بن ابی
سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھیوں کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی نافع بن ابی نافع ابوالحصیب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے کہا کہ
روز بدر حصے قریش کے سو بخش تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن محمد نے
اپنے باپ سے اسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی
ہوئے اور دوسری روایت میں قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار میں بنی
عبدالاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل تھے و عمرو بن معاذ
بن النعمان تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبید
بن کعب بن عبدالاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن
بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا بن عبدالاشہل اور حارث بن خزیمہ
بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم و بنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافلہ سے بھی انکا
علاقہ تھا اور انھیں میں انکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے
تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوئے روز جنگ جسر ابی عبید ۱۴ سنہ چودہ میں اور
ابوالہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونوں حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبداللہ
بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے
مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن خشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن خشم
بن حارثہ اور حلفائے قوم میں سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینوں شخص حاضر بدر تھے کہا اوی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اسنے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبدالمجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی
سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے
نصر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفائے قریش میں سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک
عبداللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعداللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوئے

واقعہ رجیع مین اور انکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن ثعلبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا مد ادمی نے مجھے خبر دی محمد نے انکو رواۃ کثیرہ نے ابی عیسی سے
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اسنے محمود ابن لبید سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داؤد
بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زبیر تھے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ
بن زید بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ انکی ماں کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و
ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے
انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ انکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس
جسکی کنیت ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابو ملیل بن الازعر بن
زید بن العطاف کہ انکے اولاد نہ تھی و عمیر بن سعد بن الازعر انکے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف سے انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنسا بنت خدام
کے انکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ
یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن
عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ
بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ انکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم بن
قیس و ابو ضیاح بن ثابت و ابو حیہ کہ یہ شخص بدر مین تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین مین تھا اور حارث بن النعمان
بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ
آدمی تھے اور بنی جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش
بن جحجبا بن کلفہ تھے اور انکی کنیت ابو عبیدہ تھی انکے اولاد نہ تھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم مین

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن تیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور نسب انکا یہ ہو ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن تیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تمیم بن یراش بن عامر بن عقیل بن قسمیل بن فسران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امری القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ یہ تابعین بلی میں سے نہ تھا لیکے
ہونا اُسکا بخوبی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور یہ منجملہ بنی ثعلبہ
بن عبدعوف بن غنم کے ہیں ابوایوب تھے کہ نام اُنکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں مر گئے تھے
زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبدعوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنساء بن عسیرہ تھے اور
بنی عمرو بن عبدعوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد تھے
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد (بالقاف) اور نام قہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ ابن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغباء تھے اور نام ابی الزغباء کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن
عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ
بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعیمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن
سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور
عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اُسنے کہا میں نے سُنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمراء مولی حارث بن رفاعہ کا
حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع
ابی الحمراء پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار
سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو
بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی
بعد ازان اسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن
عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین بگر رسول خدا
صلعم نے حصہ و اجور دونون اکی غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوئے وقعہ بیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوئے اور
بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ نبو حدیلہ مین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن
مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر
بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت
تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود
بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے
جو شہید بدر ہوئے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور
سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن
مالک تھا وہ روز احد شہید ہوئے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء
بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرز
بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر
جو روز بدر شہید ہوئے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوئے اور بنی حرام
بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی
ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان
و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف
بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید
بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن
عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن
عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیمہ

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیرؓ تھے جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنساء تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول تھے یہ دو آدمی اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاکؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سُلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری سے نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعبؓ بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ روز بیر معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابرؓ بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سُعیدؓ بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعبؓ بن زید بن مالک تھے و بجیرؓ بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید ہوے احد مین اور عبد اللہؓ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلادؓ بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکرؓ تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سبیعؓ بن قیس بن عنتسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہؓ بن قیس بن مالک تھے اور سماکؓ بن سعد تھے اور عبد اللہؓ بن عبس بن عمیر اور یزیدؓ بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور انھین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور اسکے بنی اخی سے کہ اخی اسکا زید بن الحارث و بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیبؓ بن اساف بن اساف اور عتبہؓ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنھون نے خواب مین اذان دیکھی تھی اور برادر انکے حریثؓ بن زید تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے بشیر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے اور سفیانؓ بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارة بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے تمیمؓ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارة تھے اور عبد اللہؓ بن عمیر بنی جدارة سے اور یزیدؓ بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس بن عباد
بن الابجر تھے وہ ایک تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازاں عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن خولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک
بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ
بن وہب بن کلدہ حلیف انکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم بن
سالم بن غنم تھے اور انکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن العکیر انکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازاں بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے و عتبان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے و ملیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان و عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی انکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی نے
کہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص انکی ہمسائگی کرتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ قوقل باعلا
یثرب واسفلہا یعنے یثرب کی بلندی و پستی میں امن سے رہو اسواسطے انکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی
قریوش بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی
دعد سے دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن
غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر انکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف انکے
اہل یمن سے تھے اور انکے حلفا میں قبیلہ بلی سے و بعد ازاں بنی غصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ
ابن عمرو بن عمرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو
بن عمارہ تھے اور انکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف انکے بنی بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ بن
خلف بن معویہ کہتے ہیں چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے
اور پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن
ثعلبہ تھا جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوئے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے آور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اُسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُبی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے جد سے اُسنے کہا کہ جب سعد بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مر گئے کہ اُنکی قبر نزدیک دار ابن فارطہ کے واقع ہے مگر حصہ و اجر اُنکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے روایت بیان کی عبد المہیمن نے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اُنکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے آور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد رب بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے وکعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و ضمرہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعہ بن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے آور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن الصمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن الصمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوئے اور معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام سے تھے اور اُنکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ اُحد مین شہید ہوئے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی اُن لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے اُسنے دونون پسران جابر سے اُنھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین متفق علیہ نہین ہے آور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنسا بن سنان بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا تھے آور عبد اللہ بن الجد بن قیس بن صخر بن خنسا تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنسا تھے اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے مین نے سنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہے اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

۹۵
اصل کتاب مین
احد عشر ہی ۱۲ ہے

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے
عبداللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبداللہ
بن رباب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ
چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اُسکا
معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء
بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاکؓ بن حارثہ بن
ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہؓ بن قیس
بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے
اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے و بعد از ان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی
ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی
عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ و ابو الیسر اور نام
انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے احد میں
اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبداللہ دونون پسران انیس تھے اور ان دونون نے
بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد از ان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیسؓ بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارثؓ بن قیس بن خالد
بن مخلد تھے اور جبیرؓ بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعدؓ بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور انکی کنیت ابو عبادہ
تھی اور عقبہؓ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوانؓ بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعودؓ بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عبادؓ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن
زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعدؓ بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہؓ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذؓ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اُنکے
عائذؓ بن ماعص تھے اور مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوے بیر معونہ مین یہ سب پانچون
آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے
اور خلادؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبیدؓ بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی
حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافعؓ بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن
حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر انکے ہلالؓ بن المعلی جو بدر مین شہید ہوے اور یہ دونون حاضر بدر تھے

اور بنی

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھے اور فروہ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن عامر بن بیاضہ تھے اور رحیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے*

ذکر مارے جانے عصما بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصما بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن زید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور عیب اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباحت ہو مالک تا آخر اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے کہ ہو گئے بنو مالک و نبات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج ذلیل یہ سبب یہودیت و بیدل ہو گئے اے تم لوگ مطیع ہو گئے ان مسافرون کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مراد کی امید رکھتے ہین بعد قتل اپنے رئیسون سرداروں کے پانی پھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ باقی چھوڑا جاتا ہو رسکی جسطرح بوٹیان کھا کر شوربا چھوٹ رہتا ہو یہ کنایہ ہو توہین و تحقیر شعر سے چنانچہ اصحاب مین سے عمیر بن عدی بن خارشہ بن امیہ الخطمی تھے انکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصما رشان مین نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہو اور لوگون کو ابھارتی ہو تو انھون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہو کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصما کو قتل کرونگا اور اسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصما کے پاس اسی کے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند نفر پسران اسکے سوتے تھے اور اسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی مان کے سینے پر تھا تب عمیر نے اس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اس شیرخوار کو اس عورت سے جدا کر کے تلوار اپنی اس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکل کر نماز صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جا کر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصما مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا ینتطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑینگی (کنایہ) یہ اس مثل سے ہے کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سُنے مین آئی ہے پہلے کبھی کسی نے ایسا
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو
کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر اسکو اندھا نکہو
بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ بیٹے عصماء ایک
جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا
تو سب اُسکے پاس آئے اور کہنے لگے ای عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت
پڑھی فَکِیدُونِی جَمِیعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد کہ تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت
نہ دو یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر تم ایک
بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا
پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انمین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے
خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبداللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بنی وائل و بنی
واقف + وخطمۃ دون بنی الخزرج + متی ما دعت اختکم ویحہا + بعولتہا والمنایا تجی + فہزت فتی ماجدا عرقہ +
کریم المداخل والمخرج + فضرجہا من نجیع الدماء + قبیل الصباح ولم یحرج + فاوردک اللہ برد الجنان + جذلان
فی نعمۃ المولج + یعنے ای بنی وائل اور ای بنی واقف اور ای بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمہاری
خواہر عصماء نے وای ہو اُسپر اپنے شوہرون کو بُلایا درحال آنکہ مرگ خود اُسکی طرف متوجہ تھی پس وہ
عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ منش ہے اور وہ نیک مداخل و نیک
مخارج یعنے اسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین
کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اُسکو کچھ باک نہ تھا پس ای عمیر حق تعالی تجکو خنکی جنت مین
وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے
روایت کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین رمضان اٹھاروان
مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی

واقدی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے انھوں نے ابو مصعب
اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے انھوں نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو
بن عوف سے اور وہ کہنہ سن تھا چنانچہ ایک سو بیس برس کا تھا جبکہ رسول خدا صلعم مکہ سے ہجرت کر کے مدینے میں تشریف لائے پس
اسوقت عمر اس شخص کی ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام میں داخل نہوا تھا اور وہ لوگوں کو حضرت کی عداوت کے
آمادہ کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہاں سے مظفر و منصور مدینے میں
مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت میں اشعار پڑھتا تھا اشعار لقد عشت حینا وما ان اری + من الناس دارا
ولا مجمعا + اتم عقولا واوفی الی + شیبت سراعا اذا ما دعا + فسلبهم امرهم راکب + حراما حلالا لشتی معا + فلو کان
بالملک صدقتم + وبالنصر تابعتم تبعا + یعنے میں اسوقت تک زندہ رہا اور میں نے کسی مکان و کسی مجمع میں ایسے
آدمی نہیں دیکھے جو عقلوں سے خالی ہیں اور دوڑ کر آنے والے ہیں طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ
بلاتا ہے یعنے محمد صلعم پس اسنے ان لوگوں کے امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہے حرام حلال
مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگوں نے باعث اسکے بادشاہی کے اسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبے
اسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اولی تر ہے راوی کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے
جو بڑے باکی تھے انھوں نے کہا مجھپر نذر واجب ہے کہ میں ابو عفک کو قتل کرونگا یا اس سے پہلے میں خود مر جاؤں
پس سالم نے چند روز تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنے گھات میں رہا یہانتک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما میں ابو عفک
بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنے اسکے محلے میں سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اسکے پیٹ میں
بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اسوقت اتباع اسکے طرف اسکے دوڑے اور اسکو گھر میں
اسکے اٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کس نے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے
واقدی نے بواسطہ معن کے رقیش سے روایت کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال میں بیسویں مہینے ہجرت سے
قتل ہوا اور شہدیہ عورت جو مسلمان تھی اسنے حال میں ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تکذب دین اللہ
والمرء احمدا + لعمر الذی امناک اذ بئس ما یمنی + حباک حنیف آخر اللیل طعنة + ابا عفک خذها علی کبر السن +
فانی وان اعلم بقاتلک الذی + اباتک حلس اللیل من انس او جنی + یعنے اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا
دین خدا کی اور اس شخص کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت میں کہ تو تکذیب
کرتا تھا بری موت نے تجھکو مارا اس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اس
ضربت کو اپنے بڑھاپے میں شاعر نے کہا البتہ میں جانتا ہوں تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلا دیا یا یہ کہ
قاتل ملازم شب تھا یعنے ہنگام شب تجھے سلا دیا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے اعلم سے اور تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان ہے یا جن ہے ۔

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ انکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے ابن کعب القرظی سے اُسنے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو کل قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اُنکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھے ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور اُنکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین اُنپر قائم کی گئین اور منجملہ اُن شرائط کے ایک یہ ہو کہ حضرت پر دشمن کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی نکرین پس جب کہ رسول خدا صلعم از جنگ بدر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود فیما بین کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اُنکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اُنکے پاس بھیجا اُسنے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے آپنے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا ای گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بہ تحقیق مین رسول خدا ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا ای محمد تو مغرور نہو ظفر پانی سے اہل بدر پر کہ تونے اُس قوم انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہم سے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تونے کبھی ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا پیچھے سے اُلٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کُرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اُٹھی تو اندام نہانی اُسکا کھل گیا پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اُٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور اُس عہد کو جو فیما بین اُنکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اُنکے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر لشکر کشی کی اور اُنکو آوارہ نا ہمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہو رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا

جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَومٍ خِيَانَةً فَانبِذْ اِلَيهِم عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الخَائِنِينَ ترجمہ آیہ اگر اندیشہ کرے تو اُنکے شب خون عرفی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اُنکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہو تا اُنکو

غدر باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالیٰ خائنان عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیۃ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہ وہ زرگری وغیرہ تھے کہ لشکر نے انکو انھین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
تک محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالیٰ نے انکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر بطاعت
حاضر ہو پس وہ لوگ بحکم و اطاعت رسول خدا صلعم قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھ لو پس باندھے گئے جسطرح بازو
باندھے جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے ان بندیون پر منذر بن قدامۃ السالمی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون
پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بندھوایا ہو اسے تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین
اسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا ای
محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اسپر غضبناک ہوے کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے
ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ انمین چار سو آدمی پیراہن
پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بعاث سرخیون اور حبشیون سے
ہماری حمایت کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیمابین اقوام واقع ہوا) پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک صبح مین
قتل کر ڈالے ای محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان لوگون کو کھول دو خدا انپر اور ساتھ تیرے اسپر لعنت کرے چنانچہ جب ان
بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے ان سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب
مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اس ارادہ سے
آیا کہ انکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اسوقت دروازہ دولتسرا پر
عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اسپر حملہ کرکے سر اسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے لگے
اور کہا ای ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات پر قادر
ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی انپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور یہ
کہتا تھا وا سے ہو تم پر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہان سے
تجکو گزند پہونچا ہی اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے
بعد ازان ابن ابی نے انکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمھارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر آپنے وہ مانگی کہ اُنکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جاگزین ہوے اسطورپر کہ نہ تیر چلایا نہ
مقاتلہ کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اُتر آئے کہ مال اُنکا مال رسول خدا ہو جس جب کہ
اُنھون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اُتر آئے تو محمد بن مسلمہ اُنکو شہر بدر کر آیا اور مال اُنکا ضبط کر لیا چنانچہ
اُنکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ ہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اُنکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اُنکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب
زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر اُنمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُنکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اُنکے پاس زمین و زراعت نہ تھی
اور اُنکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اُن لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابوالولید تو تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہم سے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اُنکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اُن لوگون سے اور اُنکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپ کی طرف آیا ہون اور ابن اُبی و
عبادہ بن صامت انھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن
اُبی نے اُس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے برا کام کیا پس اُسکو یاد
ولائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے و از یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابوالحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا و اللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اُسکا تو فردا
دیکھیگا اور جب عبادہ اُن لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج سے روز تمہارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اُسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اُنکو نکالا اور آپ بھی اُنکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اُنکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون یہ ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل
کرتے ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے دوسری
روایت بھی سنی ہو کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عروہ سے
اُسنے کہا کہ بتحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور
کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم
نے اُنسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اپنی
لشکرکشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اُنکا
مال رسول خدا ہی اور اُنکے زنان و فرزندان اُنھین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن
القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام
فلعتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر
سوار کیے ہوئے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے
نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین
سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے
پیدلون کو سواری اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور وہ اُنھون نے
وہین بود و باش کی مگر بقاء اُنکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ
بن عبد المنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین
اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ
پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنی باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک بدر سے
شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنی زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمدؐ
و اصحاب محمدؐ سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنابر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنابر حدیث
ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر
کے پہونچے پھر شب ہی کو پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اسکا دروازہ کھٹکھٹایا اور اخبار نبی و اصحاب کی

اُس سے دریافت کرین آسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے نہ کھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھر اُسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے انکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہمانداری کی اور ابوسفیان کو بطور مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوائی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر بمقام عُریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکی کھیت جلادیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُسکی در باب ترک زینت و بدلا لینے کی اُترگئی تو وہان سے بخوف یاد اشن کروہ اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ افورا ستماع آمدن لشکر اسلام سبکباری سے مفرور ہوجاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زاد روز مرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پرگذر کرتے تھے تو اُٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اُس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مطلب مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو اُم کمیت یعنے شراب سرخ پلائی اور سیر کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گوکہ اُسکا شرب بیت ہے کہ وہ ایسا گاہ دنیاہ تمام بہترین عطا کا ہے ؛

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آن حضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوے تھے کہ انکو خبر مجمع غطفان و سلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے انپر لشکرکشی کی اور اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اُس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا اُسکا نام یسار تھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اُن لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہوچکے ہین

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہی اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین
اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بےخانمان ہین انھین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اُن چوپایون کو ہمراہ ہنکوالیا اور مدینے کو
پھیرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہی پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یارسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے
ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے اسمین تقسیم کرلو
لوگون نے کہا یارسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہی جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہی پس اُسے ہم آپ کو دیتے
ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہی حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو انھون نے کہا ہم سب
کی خوشی ہی پس حضرت نے اُس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اُسکو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب
لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم
کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری
روایت مین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اُسنے اُس سے جسنے اسکو خبر دی اُسنے ابی اروی الدوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ لشکر اُن لوگون
مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہی مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اُسمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چارسو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبداللہ بن نوح نے اُسنے ابی عفیر سے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کرکے پہلوے منبر مین کھڑے ہوکر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اُسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا ہی

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالحمید بن جعفر نے انھون نے یزید بن رومان و معمر سے ان دونون
نے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک و ابراہیم بن جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے
پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبداللہ بن جابر سے بطرق رواۃ اپنے اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجماع
و اتفاق ہوا وہ یہ ہی کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی ہجو کیا
کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم سے

سے مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ با ہم مختلط تھے بعض اُنمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر متبع ہو
تھے مگر اُنمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور اُنمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے پس رسول
خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اُن سب کی نیکو خواہی چاہی اور اُنکو مصالحہ باہمی پر طلب کیا اور
اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول
خدا صلعم اور اصحاب کو بایذاے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو اس
بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اُنسے عفو کرو اور اُنھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوئی لتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًا کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم
الامور ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہوا گلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنے
بدزبانیان انکی وحال آنکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے فقط اور انھین لوگون
کے باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت ود کثیر من اہل الکتاب الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم
اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد دروئی کے پس جب کہ ابن الاشرف
ایذا رسانی نبی اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اُسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے
خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے و بالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا و بندی
بندھے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تمپر واللہ آج کے روز شکم
زمین تمھارے لیے بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران
مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمھاری راے ہے لوگون نے کہا ہم
جب تک زندہ ہین ہمکو محمدؐ سے عداوت ہی اُسنے کہا تم کیا ہوئے کہ ہر آئینہ قوم اُسکی غالب آئی اور ظفر یاب ہوئی
ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہون اور اُنکو انکے مقتولون کو یاد
دلاکر رلاتا ہون کیا عجب ہے کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف
یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچ کر پاس ابو وداعہ بن جبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اُسید بن ابی
العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طحنت رحا بدر لمہلک اہلہ + ولمثل بدر تستہل و
تدمع + قتلت سراۃ الناس حول حیاضہ + لاتبعدوا ان الملوک تصرع + ویقول اقوام اذل بسخطہم
ان ابن اشرف ظل کعبا یجزع + صدقوا فلیت الارض ساعۃ قتلوا + ظلت تسیخ باہلہا وتصدع
لم قد احیب بہا من ابیض ماجد + ذی بہجۃ یاوی الیہ الضیع + طلق الیدین اذا الکواکب
اخلفت + حمال اثقال یسود ویربع + نبئت ان بنی امیۃ کلہم

أَخْشَعُوا لِقَتْلِ أَبِي الْحَكِيمِ وَجُدِّعَ + وَأَنْبَاءُ بَيْتِهِ عِنْدَهُ وَمُنَبِّهٍ + هَلْ نَالَ مِثْلُ الْمَالِكِينَ تُبَّعُ + یعنی
پکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان
اور اشک روان کریں + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم کہ چشمۂ سار بدر کے + اور یہ بعید نہیں
ہے اسلیے کہ اکثر بلوک ہی مارے جاتے ہیں + اور اکثر اقوام ارذال اپنے غصّہ اور غیظ میں کہتے ہیں
کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہو گیا + سچ کہتے ہیں حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوئے کاش
زمین اُسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر میں وہ لوگ جو بہترین
برترین مردم تھے + اور وہ ایسے خوبیوں والے تھے کہ مردم حاجتمند انکی طرف پناہ پاتے تھے +
اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہیں یعنی ہر صبح سخاوت کرنے والے
تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اُٹھانے والے ہیں وہ ہی سرداری کرتے ہیں اور آزمائے جاتے ہیں
مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہیں اور ناک کاٹی
گئی یعنی ننگے وخوار ہو گئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار لکھکر کہے ہیں بھیجے
شعر بَكَتْ عَيْنُ كَعْبٍ ثُمَّ عُلَّ بِعَبْرَةٍ + مِنْهُ وَعَاشَ مُجَدَّعًا لَا يَسْمَعُ + وَلَقَدْ رَأَيْتُ بِبَطْنِ بَدْرٍ مِنْهُمْ
قَتْلَى تَسُحُّ لَهَا الْعُيُونُ وَتَدْمَعُ + فَابْكِي فَقَدْ أَبْكَيْتَ عَبْدًا رَاضِعًا + شِبْهَ الْكُلَيْبِ لِلْكُلَيْبَةِ يَتْبَعُ +
وَلَقَدْ شَفَى الرَّحْمٰنُ مِنْهُمْ سَيِّدًا + وَأَهَانَ قَوْمًا قَاتَلُوهُ وَصُرِّعُوا + وَنَجَا وَأَفْلَتَ مِنْهُمُ مَنْ قَلْبُهُ
شَعَفٌ يَظَلُّ لِخَوْفِهِ يَتَصَدَّعُ + وَنَجَا وَأَفْلَتَ مِنْهُمُ مُتَسَرِّعًا + فَلٌّ فَلِيلٌ هَارِبٌ يَتَهَزَّعُ + +
یعنے کعب کی آنکھیں روئیں اور بہائے گئے اشک + اُسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا
نکٹا پھرا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور میں نے بدر کے میدان میں مشرکین کے + ایسے مقتولوں
کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھیں روتی ہیں + اور روتو اے کعب کہ تو نے شیر خوارون کو رلایا ہے
مانند پلّوں کتّے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہیں یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولوں کا مرثیہ
بیان کر کے رلایا تو انکے بچے بھی مثل سگ بچوں کے کتیا کے ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے
سردار یعنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزا وار ہلاکت کیا
اُس قوم جنھوں نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحال آنکہ وہ مارے گئے + اور اُنھین سے
وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا
اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے
والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

جگہ رکھے ہوئے ہین اُترا ہی تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا شعر اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ اُسَیْدَ رِسَالَۃً + فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالسَّرَابِ مُجَرَّبٌ + لَعَمْرُکَ مَا اَوْفیٰ اُسَیْدٌ بِجَارِہٖ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُغَافِضَۃُ زَیْنَبُ + وَعَتَّابُ عَبْدٌ غَیْرُ مُوْفٍ بِذِمَّتِہٖ + کَذُوْبٌ شُئُوْنُ الرَّاْسِ قِرْدٌ مُدَرَّبٌ + اَلَا اَبْلِغَا الخ

ترجمہ کہا ہی ابلغا تثنیہ ہی کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور بسبب وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اُسید کو میری طرف سے یہ پیام پہونچا دو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا + قسم ہی زندگانی کی کہ اُسید اپنے ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مغاضنہ زینب ایسی تھی (مغاضنہ یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتّاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا + غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت کعب اور اُسید بدر عاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہی چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اُٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اُترا ہی پس حسان ہمیشہ ان لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اُنھون نے بھی اسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نہ پایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِیْ اِعْلَانِہِ الشَّرَّ وَقَوْلِہِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اُس بارہ مین کہ اُسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اُسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہی تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اُس سے انتقام کرونگا کہ اُسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اُنکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہی اُنھون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اسکو وفا کر سکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہی یعنے تجکو فقط جہد لازم ہی ولیکن انجام کار بدست خدا ہی اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس بات مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے اُنمین عباد بن بشر اور ابونائلہ

مغاضنہ لقب زینب مادر خالد ۱۲

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم
اسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اُس سے کرنی ضرور ہونگی
(یعنے خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اُسنے انکو دیکھا تو
شان اُنکی اُسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اُسکے پیچھے لوگ کمین گاہ
مین ہون پس ابو نائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہی اور اسوقت کعب کی
مجلس مین اُسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آو اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے
مگر اُسوقت رعب سے رنگ اُسکا متغیر تھا اور ابو نائلہ ومحمد بن مسلمہ اُسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے
اُس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمھاری
وہ حاجت کیا ہی مگر ابو نائلہ اسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت
تیری کیا ہی شاید تو یہ چاہتا ہی کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اُٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سُنی
تو وہ اُٹھ گیے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سب کلام کو سُنین اور مظنہ بد کرین
ای کعب آنا اس شخص یعنے محمدؐ کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہی کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیر اندازی
کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا
اور ہمارے نفوس نے تعب ورنج اُٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا
تو باوجود اسکے پھر ہمکو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہوکے کھاوین تب کعب نے کہا واللہ بتحقیق کہ مین بھی یہی باتین
تجھسے کہا چاہتا تھا ای ابن سلامہ اب قریب ہی کہ امر ولایت وریاست اسکی طرف یعنے واسطے رسول خدا
صلعم کے ہوا چاہتی ہی ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین
میرا ارادہ ہی کہ انکو بھی تیرے پاس بلاون کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم وتمر کا کرین اور اس باب مین تو
ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے
آگاہ ہو کہ بیدار خانہاے ہمارے پر ہین تمر قسم عجوہ سے تمر قسم عمدہ ہی پر مغز اور ایسا کہ اُسمین دانت غائب
ہوجاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ
تو میرے نزدیک گرامی ترین مردم سے ہی تو میرا برادر ہمشیر ہی کہ مین نے اور تونے ایک پستان سے دودھ پیتے
مین چھینا چھینی کی ہی تب ابو نائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمدؐ کی مین نے تجھسے کی ہین اُسکو پوشیدہ رکھ وذکر اسکا
کسی سے نکیجیو کعب نے کہا مین اُسمین سے ایک حرف ذکر نہ کرونگا پھر کعب نے کہا ای ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات
مجھسے سچ بتا کہ محمدؐ کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہی سلکان نے کہا اُسکی خواری اور اُس سے باز رہنا اور کنارہ کشی

گرو کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابانائلہ تم لوگ جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس
رہن کروگے اسپر کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہی اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس حلقہ
رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت دغا ہی اور معنی حلقہ لفافہ انگشتری با نقش
نام تم مہر [illegible] اور احتمال ہی کہ وہ لفظ حالف لکھا ہو یعنے حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا) پس ابونائلہ
وعدہ پھر آنیکا کرکے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو
سب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوئے اور ماجرا سے [illegible] مین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابونائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان
انکو آپ نے روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے
کہتے ہین کہ انکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول
[illegible] رود چھبیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان اُنکے جب
اُسکے [illegible] کے نیچے پہونچے تو ابونائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اسی عرصہ مین
اُسکی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلہن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اُسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا
اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہی تو مرد مبارز ہی ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے
[illegible] وقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ ہی اور وہ میرا بھائی ابونائلہ ہی واللہ وہ تو ایسا مہربان ہی کہ اگر
مجھکو سوتے ہوئے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجھکو نہ جگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دولائی کے ہوتا ہی ہاتھ سے جھٹکے
سے مسوڑ کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگرچہ مرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو لہذا وہ ان
اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعا سے تحیہ کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام
معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مائل بانبساط ہوا تب
اُن لوگون نے کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہی کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور
بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو
ابونائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہی
کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہی اور وہ تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر
ملاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین
بعد ازان تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابونائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو
کی مدح کی اور کعب کو اُنسے طمانینت تھی یہان تک کہ ابونائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اُسکی زلفون

کی بیٹھیں یعنی او رسلسلہ بندی کی اور اسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا کہ ان عدو اللہ کو قتل
کرو اس دشمن خدا کو تب ان سب نے اسپر تلوارین ماریں کہ تلوارین اسپر ایک ساتھ پڑیں کوئی کارگر نہوئی
بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی
میرے تلوار کے میان میں ہی میں نے اسکو جلدی سے کھینچا اسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ
چھری اسکے پیڑو تک اتر گئی تب اس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہودی جو بیچ ٹیلوں پر رہتے تھے آنکھیں
نیند سے متحیر ہوکر ان ٹیلوں پر آگ روشن کی کوئی ٹیلا ایسا باقی نہ تھا جسپر روشنی آگ کی نہو گئی ہو چنانچہ یہود
ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اسنے
اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہی اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو انہیں سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑ گئی کہ اسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ
ہوچکے تو سر اسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے میں بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود
جو بلندی اور اداہ پر نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہانتک ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ
بن زید کی راہ لی یعنے ان تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے تر بعیر یاسو اور روشنی آنکے
آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث میں پہونچا اور جب وہ سب
حرۃ العریض میں پہونچے کہ وہان کی زمین سنگ لاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ
ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اسکے پاس لوٹ آئے
اور اسکو سوار کر لیا یہانتک کہ حضرت کی خدمت میں پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد میں پہنچا
تو سب نے صدائے تکبیر بلند کی اور اسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز انکے تکبیر
کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اٹھاتے ہوئے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوئے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت
الوجوہ یعنے تم سب کے منھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منھ اجالا رہے ان سب نے جواب دیا وجہک
یا رسول اللہ یعنے آپکے منھ کو بھی بقا ہو پس ان لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت
نے اسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اسکے زخم پر
تھوک ڈال دیا پھر اسکو اس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ میں جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون
کیے ہیں اور پڑھے ہیں انکا مضمون یہ ہے۔ صرخت بہ فلم یحفل لصوتی + و اوفی طالعا من فوق قصر
فعدت فقال من ہذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر فقال محمد اسرع الینا ++

افقد جئنا بالشکر لہ تقدیمہ و تردنا فقد جئنا سغاباً + منصف الوسق من حب و تمر + و ھذے درعنا رھنا فخذ ہما
لشہر ان وفا او نصف شھر فقال معاشر شعثوا و جاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا یہوی
سریعا + و قال لنا لقد جئتم لامر + و فی ایماننا بیض حداد + مجربۃ بھا الکفار نفری + فعانقہ بن مسلمۃ
المرادی بہ الکفان کاللیث الہزبر + و شد بسیفہ صلتاً علیہ + فقطرہ ابو عبس بن جبیر + و صلت
و صاحبای فکان لما + قتلناہ الخبیث کذبح عتر + و مر براسہ نفر کرام + ہم ناہوک من صدق و بر
و کان اللہ سادسنا فابنا + بافضل نعمۃ و اعز نصر + یعنے ہم نے کعب کو شور سے پکارا اور اسنے میری
آواز کی پہچان لی اور جلد چلا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر ہم نے پکارا تو
اسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہے ہم نے کہا ہم تیرا بھائی عباد بن بشیر ہوں + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے
پاس جلد آ کہ ہم تیرے مہمان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے - اور تو ہمارے
ساتھ بخشش و نوازش کر بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہاں گرسنہ آئے ہیں اور
یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہیں تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے پھر
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہیں اور بھوکے آئے ہیں تو البتہ معدوم الغنی ہیں بدون فقر کے یعنے انکو حقیقت
عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہیں ہے کہ ہمیشہ کے محتاج ہوں بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے یہ سنکے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہم سے بولا البتہ تم کسی کام کے لیئے آئے ہو + پھر شاعر
کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھوں میں سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع و قتل
کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش میں لپٹا لیا کہ دونوں ہاتھ ابن سلمہ کے مثل شیر
زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبیر نے اسکا
خون بہایا + اور ہم نے اور میرے دونوں یاروں نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث
کو مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہیں صدق و نیکوکاری
میں اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ
جل شانہ تھا پھر ہم لے پھرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسیکو یہودیوں سے قابو میں پاؤ
تو اسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس انکے رؤسا میں سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ
کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن الاشرف کے کہیں شب باشی
یا شب گذاری کریں اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور وہ حویصہ بن مسعود کا

خلعت تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کر کے اسکو قتل کیا پس حویصہ جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے سن و سال میں زیادہ تھا اور کہتا تھا او دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ میں چربی بہت ہے اسکے مال سے یعنے تو اُس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا اُسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا وے خوشگوار ہے پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے شعر یلوم ابن امے لو امرت بقتلہ + لطبقت ذفراہ بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما اصوبہ فلیس بکاذب + وما سرنی انی قتلتک طائعا + ولو ان لی ما بین بصری ومارب + یعنے میرا ماں جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر حالانکہ اگر مین خود اُسکے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کرتا مین اُسکے دونوں طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اُسکا سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اُسکا اور جب تو اسکو راست یعنے علم کرے تو وار اسکا جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہو ما بین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب وناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم وخطا اُسکی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اُسکی راے پر ہین تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا و لیکن اُسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے دیکھا کہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا و الا اسکے لیے بھی تلوار ہے بعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ انکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اُسمین لکھا جاوے اُسیکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک وخوف زدہ اور ذلیل وخوار رہے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

علامہ لطیفہ ... شمشیر وقت زدن ... شمشیر بران ۱۲

جب مدینہ پر حاکم تھا ایکروز اسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اسکی مجلس مین بنی
ابن یامین حاضر تھا اُسنے کہا ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے انھون نے
مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف
کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سواے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جمع نہ کریگی یعنے خدا تعالے
مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نہ کرے سواے مسجد کے و آنا تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے
کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو
تو مین تجکو قتل کرون پس اُس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا
تھا اور جب کہین جانا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا و بعد ازان پھر چلا جاتا
تھا و الا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی
بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اُسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اُسکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جاکر اسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک مارے جریدے اُسکے سر و منہ پر
ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اُسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اُسمین کچھ
طاقت و قوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوہ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اسکو خبر دی زید بن ابی عتاب نے
اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اُس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان
بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث
مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سواے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے
بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شبخون ماریں

اور انہین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی
مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ انکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنیت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اس سے
پوچھا تو کہا انکا ارادہ رکھتا ہے اسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جا کر اپنی بود وباش کی جگہ دیکھ آؤن لینے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد مقرر ہوا ہے
کہ وہ کسی وادی مین جا کر جاوے ورد دیجو بڑ کر آتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر
تیری قوم کی پہونچی ہے اسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اسکو طرف اسلام کے دعوت کی اسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپکے
چلتا ہون اور آپکو لے چلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اسکو
ہمراہ لیچلے اور اسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے انکے سرون پر قریب تر آ تھا
لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھیجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخر کار حضرت وہان سے ذا امر مین پھر آئے اور لشکرگاہ مین اترا
اور انکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے
تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تربتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کیکے
یعنے اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اتارے اور پھیلا دیئے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ بیان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے ان اعراب نے دعثور سے کہ وہ انکا سردار اور ان مین بڑا شجاع
تھا کہنے لگے کہ اے محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے
اصحاب کو پکارے گا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اسکی فریاد ومدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اسوقت تک کہ ہم اسکو قتل
کر ڈالین یعنے اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک
سیف جو تیز و براں تھی اٹھائی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار

کھینچکر سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہی حضرت نے فرمایا حق سبحانہ و تعالے بچاویگا
اُسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینے پہ ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اُس تلوار کو حضرت نے
اُٹھا لیا اور اُسکے سرپر اُٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہی اُسنے کہا فی الواقع نہین
کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بے شک
رسول اُسی خدا کا ہی اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرت نے اُسکی تلوار اُسی کو دیدی
اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین
حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو
کہتا تھا کیا ہوئین درحالیکہ تو اُسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو
تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین
چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہی تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور
مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اُسپر جمع نہ کرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع
کی اسوقت یہ آیت اُسیکے بارہ مین نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوا
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا ایک
قوم نے کہ تمھاری طرف دست درازی کرین پس اُسنے اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اُنکو تمسے باز رکھا اور
اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اُس عرصہ تک حضرت نے مدینہ
مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہی اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری
تھین چنانچہ اس واقعہ مین آن حضرت صلعم دس دن سے مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر
پہونچی کہ بمقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہی تو حضرت نے اُس طرف کی تیاری کی اور سامان
مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے
اور آمادہ سفر ہوے جب پہونچے اُس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ
بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اُس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اُسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہوکر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اُنکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اُنمیں کے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ نجران مین پہونچے دیکھا کہ
فی الواقع وہان کوئی نہ تھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کوئی ایذا اُس قوم سے یا نہین قبیلہ سے نہ پایا گیا
تو انکو قید سے رہا کیا اور اُس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم
حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اس لشکر کو جنگ کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بلکہ اس مین کوئی اَور امیر سر
و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اُس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہی جسمین امیر سرگروہ
زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن الحسن بن اُسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے سفر کرتے تھے اور اُدھر کی آمد و شد سے ڈرتے
تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اُنکو رسول خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ
صفوان بن امیہ نے آپکے مشورہ مین کہا کہ ہر آینہ محمدؐ اور اُنکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات
کو ناقص کر دیا ہی پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُنکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین لیے دریا کے
کنارے کنارے پھرا کرتے اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اُنسے مصالحہ رکھتے ہین اور انکی رعایا بھی اُنکے
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے
ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہی اور نہین ہی بود و باش ہماری ان
گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت
رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ پھر راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر
صفوان نے کہا مین اُس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اچھا
دار ہمراہ دونگا کہ وہ اُسطرف کا رہبر ہی اور اُس راہ سے آتا جاتا ہی اُسکی آنکھ باریک تھا [illegible]
کہا وہ کون ہی اُسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اُسکا سنجا ہوا ہی اور اکثر اُدھر آیا گیا ہی صفوان نے
کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہی پس فرات کو میرے پاس بھیجا چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا
ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہی کہ محمدؐ نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا کہ ہمارے
قافلہ شتران کا راستہ اُدھر سے نہین ہی پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہی فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمد ہمین سے اُدھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے
کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور اُن دنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہو پس صفوان بن امیہ نے سامان
سفر کو مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی
بضاعت سرمایہ اُنکے ہمراہ کر دی اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبد العزی با دیگر مردم قریش اُسکے
ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے
سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ
بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے ساتھ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا
اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اور
اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُنکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس
سلیط اُسیوقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن
حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جا کر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے
نکل بھاگے ایک یا دو آدمی انہین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ بمال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے
اُسکے پانچ حصے ہوے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور ما بقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اُن
اسیرون مین وہ ہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر اُس نے
قبول کیا پس قتل سے اُسنے امان پائی ••

غزوۂ احد

غزوۂ اُحد روز شنبہ ساتوین شوال بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام اُحد مین ابن ام مکتوم
کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسے
بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن
محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ
اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اُن شخصون
کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم
اُنہین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ اُن لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر
جمع کیا پس رواۃ موصوف نے کہا کہ جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھرے اور دیکھا قافلہ

شتران

شتران جنکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار الندوہ مکے مین ایک مکان ہی جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے انکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا نہونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہو جاوین اسی عرصے مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبد العزی و حجیر بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے ای ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور انکو روک رکھا ہی پس تحقیق جانتا ہی کہ یہ مال اہل مکہ اور مال یتیمان قریش ہی اور وہ سب بلیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہی سب نے کہا ہان انکی یہی مرضی ہی ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور رہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس ان لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا سفیان نے انکو بعدہ پر خرید لیا پس وہ اسکے پاس بطور عدہ بیرہ مین رہے کہ انکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہی کہ لوگون نے کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی ویاکہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور انکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ یعنی جاے خرید و فروخت انکا صرف سرزمین شام تھی تمام اسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی حاضر بدر نہوے تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کر دیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہی کہ عیر بنی زہرہ کا انکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے تھے یعنی بدر کے جانے نہین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری ملک کو آئے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لائے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سے ہم لوٹ گئے
غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ ابن حنیفہ مین جنکے نہ اقربا ہین نہ انکا کوئی مانع
ضرر و مددگار ہر کل انکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ابن سباء ہر کہ ہر قوم نے منافع اپنے
اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انہین لوگون کے بارہ مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے قوم کفار مال اپنا صرف کرتے
ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجماع کیا تو اسوقت سب نے
باخود باہم یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر انسے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر آئینہ پرستندگان بندگان
مناۃ ہمسے تخلف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور انکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور
ان لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق رائے ہوا لوگونکا
اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کر کے انکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ
عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزہ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے
اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہی اور مین نے انکے روبرو
حلف کیا ہی کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون
نہین چلتا اسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہی کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے
جس بات پر عہد کیا ہی اسکو وفا کرونگا کیونکہ انھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہی کہ ویسا میرے سوا سے کسی اور
پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا انسے سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا
کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اتنا ہم تجکو دینگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے
عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہان تک کہ دوسرا دن ہو گیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے نا امید ہو کر
چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے
کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا تجھے گمان اس بات کا تھا کہ مین
زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب چلکر آوے اور اسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات
کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار
پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہر کہ ای بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ مناۃ بت کا پس
اسکی اولاد بنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اسنے خطاب کیا کہ ای اولاد
عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار رہو اور تمھارا باپ بھی مددگار رہتا مجکو چھوڑ کر بلا حمایت

چھوڑنا حلال نہیں ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا ارادہ [illegible] اور اگر
تعدو فی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہیں کہ تم مجکو وعدۂ نصرت سال آیندہ کا ندو اور کہا واقدی نے [illegible]
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور [illegible] تو انکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو انکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے [illegible] اس وقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیجانے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی بکیر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اسنے نسطاس سے اسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیجاؤ اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگے
مقتولان بدر کے تئین اور اس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے لوگون
کو زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا ارادہ ہے اسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس
امر مین مضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ تمکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ انکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن
امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابو سفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون
سے دربارۂ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی
عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ
سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالیان جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئیں بعض آخر
اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابو سفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انھین مین
سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو
ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان
بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبد اللہ اکبر کی تھی
اور دوسری جورو انکی بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبد اللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے
اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت انکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے
کہ وہ مادر مسافع و حارث وکلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی
جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید
بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ انکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبد اللہ بن عمرو

بن العاص بھی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان
بن عبد الاسد کے ہمراہ اسکی عورت ربطہ بنت طارق بن علقمہ تھی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت
ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیے چلا اور سفیان بن امیہ بنیصہ کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونوں
فرزندان مسک الذئب نے قتیلہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت
الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا
تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی
دسون بیٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین
آراستہ و تیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ
احابیش کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے
یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو ان تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع ان لوگون کے جو انسے آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور
ساز و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیے چلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصدا جورہ دار مقرر کر کے مدینہ کو بھیجا اور
اس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ ہر آئینہ
قریش جمعیت کثیر فراہم کر کے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر و تدبیر کرنی ہو اسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور
انکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور انمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کر لیے چلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو بکتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی نہین
ہے آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا
انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو اس امر مین امید خیر ہے اور حال یہ ہے کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہی جو انکو خوش کرسکے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن
ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی مجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہی اسنے کہا لا امّ لک یعنے تیری
ماں مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اسنے کہا مین تمھاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اسنے اس خبر کو سعد
سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون اور کہا مین نے تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری
باتین سنتی ہو حال آنکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہی آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجیے
بعد ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا
صلعم کو دیکھ پایا اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے پوشیدہ
فرمائی تھین انکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اس سے چھپایا اسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا
ہی تب اسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہوجاوے تو آپ مظنہ میری
جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کردیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑدے و بالآخر خبر روانگی قریش کی
مکے سے لوگون مین مشہور ہوگئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوئے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ
مین قریش سے جاملے مگر انسے علیحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کی رات کی راہ پر مدینے سے باقی احوال
آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن عمرو
بن زہیر نے عبداللہ بن عمرو بن ابی حکیمہ الاسلمی سے انھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابوسفیان نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اُنکو خبر کر آئے ہین اور انکو
ڈرا کر ہوشیار کردیا ہی اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے انکو خبر دی ہی پس وہ ہی لوگ اب انکر اپنی گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہی کہ ہمکو انسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اسکو قطع کر ڈالین اور انکو نادار و مفلس کردیوین تاکہ
کبھی جبر نقصان انکا ہوسکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ انسے اندیشہ نہین ہی
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ ہی اور ہتھیار ہمارے پاس انکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین انکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقابلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو انپر دعوی خون کا
ہی اور انکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اسی

مین ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوئے اور ابو عامر اپنی قوم کو بُلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو بیجلو اُس قوم کے پاس
تا ہم اُنسے درخواست لیشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور انکو ابھارنے لگا اور انکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس آسکے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور
ابو عامر انکے ساتھ نگیا تھا ولیکن جب قریش نے لقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی انکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور انکا پیشرو ہوتا یعنے بدر مین تو انمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم اختلاف
نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمگی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے پس
اُن لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور ان لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا
کہ عورتین اس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوئے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اُبھارتی تھین اور انکو
طیش مین لا کر آمادہ جنگ کرتی تھین اور انکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ شتران کے جو شتر نحر کرنے اور کھانے کے واسطے لاتے
تھے انکو ذبح کر کھاتے کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ انکے ساتھ زاد تھا
اُس مال سے جو انکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر
محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ
تمھاری عورتون مین سے کسیکو پا ویگا اور ستاویگا تو تم کہو گے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری ماں کی ہمارے
پاس ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکوکار ہو گا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ
اُسکی مادر کی البتہ تمکو فائدہ دینگی کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون
مین سے کسی پر ظفر یاب نہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی آسکے مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع کرینگی
کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکوکار ہے تو بازخواست اُن استخوان بوسیدہ کی بہا کثیر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس باب مین اہل عقل و راے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر مذکور
نہ کر کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مُردون کی قبرین کھود ڈالین گے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذو الحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین
ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین مہینے ہجرت سے اور ان لوگون کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مُہیا تھے چنانچہ جب قریش ذو الحلیفہ مین داخل ہوئے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آکر انکو آتارا اور اُسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس اپنے انس و مونس دو نون پسران فضالہ کو مقرر کر کے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور انکے ساتھ رہے یہان تک کہ وہ سب بالوطیٰ پر آکر اُترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اُنکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض[له] مین زراعت کی تھی اور عرض مابین وطا اور احد کے ہے متصل باحد طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اُس میدان مین جسکو اندلون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل تھے اور اُن دونون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین ڈولو کلان کے) مجلس[عه] اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان سے کھد وایا تھا ل گیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا نے گئے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اُنھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑ دیا کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روندا گیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اُسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ انھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کر کے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھون نے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اس سرزمین عرض مین کچھ سبزی باقی نرہی تھی جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوئے تو اسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا جو بی اُسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کر دی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نہ کیجیو لیکن جب کہ تو ان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے انکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ کیا تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا انھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ انکے پاس

[له] [illegible]

[عه] [illegible]

باجے وغیرہ ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر
انکو غیظ و غضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر انکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر نکرو بعد ازان فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيل یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے اَللّٰھُمَّ بِکَ
اَحُولُ وَبِکَ اَصُولُ یعنے اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچونگا
اسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک طلایہ
دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو ان لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ
سنگلاخ پر کھڑے ہوگئے اور انپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشہ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ دربر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی الغرض حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ مابین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
وخزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چندکس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہو کر مسجد مین دروازہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی تا آنکہ
صبح ہوئی اور اس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے
خطبہ ارشاد کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے
محمود بن لبید سے انھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا ای گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہوں اور مین نے دیکھا گویا کہ میری تلوار ذو الفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین در پے ایک
کبش کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو و اما شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہے میری ذات پر و اما گاو
مذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے و اما در پے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم
قتل کرینگے انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے انھون نے
عروہ سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجھکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہے جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجھکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلیں اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اسکے اس خواب کے عمل کریں یعنے اس خواب
اور اسکی تعبیر کی موافقت کریں اُسوقت عبداللہ بن ابی سلول کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیت
مین جو مدینہ مین سے مقابلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور انکی پاس بہت سے
پتھر سنگریزی رکھدیتے تھے واللہ اکثر مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے
تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے بنیان اور ٹیلون سے
صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہملوگ کوچون اور راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے
یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہے یعنے کسیکو اسپر دسترس نہین ہوا اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت وشکستگی
نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اسنے ہمسے ہزیمت نپائی ہو اور جب
کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اُسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑ دیجیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام کرینگے
تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوینگے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچینگے یا رسول اللہ
اس باب مین میری غرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے
میراث پہونچی ہے کہ انمین اہل راے تھے و اہل حرب و اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسول خدا صلعم کی موافق راے ابن
ابی کے تھی اور یہی راے جملہ صحابۂ کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین
رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم انسے مقابلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین
کیونکہ گلیون سے ہم بہ نسبت اُنکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اُنکو پتھر مارینگے اور
حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دیوارے گل اور دیوار ہٰذا سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا آور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو
اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین آور مردم سردار و اولو العزم مثل حمزہ بن عبدالمطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے اُنکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اُنکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اُنسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اُنکی جانب سے ہمپر یادداشت ہوجاوے گی
اور اُنکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی آور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہی تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے
آپ کو اُنپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر نہ لایا وقال آنکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح و مبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو نا پسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوئے بناز و تبختر آگے بڑھتے جاتے تھے اور اپنے اسلحے سے اپنے تئین
آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کی طرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہملوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہی یعنے فتح
یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو انپر ظفر یاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالے انکو ہمسے خوار کریگا کہ یہ جنگ
مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاویگی تو انمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سوائے اُن لوگون کے جو
سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ و تعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اُس ہر ایک مین خیر و خوبی ہے راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت صوم تا بعد دن جنگ جدال افطار
نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاوان مذبحہ جنکی تعبیر آپنے مقتولان اصحاب اپنے سے
کی ہے مین بھی اُنمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون نے
کہا مین خدا و رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ وہ
اسی روز شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہملوگ اولاد عبد الاشہل
بھی انھین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے
درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین و علاوہ یا رسول اللہ مین نہین چاہتا ہون
کہ وہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوچون اور ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث انکی جرأت و دلیری کی ہوگی و تحقیق کہ انھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہائے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم انکو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعات
سرسبز نہونگی یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے
ہمارے یہان آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر اُنکی طرف نکلتے تھے تا اُنکو اپنے یہان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج زراعت

ترجقدار ادر پہلے سے اب اعلی حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حق تعالے نے ہماری تائید کی ہی اور بھجوایا ہمکو ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعد بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنے بعد بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور انکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعدازان آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچے ہوے تا آنکہ ہمارے نواح میدانون مین آکر اترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہی بعدازان جب وہ یہان سے مال و آفر لیکر بلا جرح و گزند پھر ینگے تو یہ بات انکو جرأت دلاویگی ہمپر یہان تک کہ وہ تبغاریق ہمپر تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعدازان ان عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہمپر دلیری ہوگی یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھین گے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہی کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو انپر ظفریاب کریگا تو ہمارے نزدیک یہ عادت اللہ ہی کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال یہ ہی کہ جنگ بدر نے ہمکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا و حال آنکہ مجکو اس معرکہ کی بڑی حرص بھی اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارہ خروج طرف بدر کے ساہم کیا یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اسکو شہادت روزی ہوئی و حال آنکہ شہادت پر مین اس سے زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت اور اسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہی اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہمسے مل اور جنت مین ہماری رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اسکو مین نے برحق پایا و ہر آئینہ واللہ یا رسول اللہ مین آج صبح سے اسکی مرافقت کا جنت مین نہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گھل گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہی پس آپ دعا کیجیے خدا سے یارسول اللہ کہ وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے انکے لیے اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ احد احدی الحسنیین ہی یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو بہت خوف ہزیمت کا ہی راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے بغیر از خروج کے مدینے مین رہکر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعدازان لوگون کو وعظ

وتہدید فرمایا اور امر بجد و جہاد کیا اور آنکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھو گے تو تمھارے لیے نصرت
و ظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا و حال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے انکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری و کمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان
بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ انکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور شرکا انکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ
تھے کہ ان دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً ان لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آ پہونچے اور آنے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور ساتھ میں
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ امر آپ پر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ اس
امر کو انھین کی طرف رد کرو اور انھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ انھون نے تمکو امر کیا ہے اسکو بجا لاؤ
اور جس بات مین تم انکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ انکی راے ہو اسمین انکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم و یقین واسطے مقابلہ و تندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اسیوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے فلبس الدرع فاظہرہا و ہر آئینہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہو کسے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع موے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوے اور جو لوگ آن
حضرت سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اس
امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا یعنے پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا
کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اس سے انکار کرین و حال آنکہ یہ امر منجانب خدا
و رسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

عہ عوالی زمینہاے فراز چنانکہ تہامہ زمینہاے نشیب ۱۲

عہ [illegible] تیسیر الوصول

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہو کہ جب اُسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اتار ڈالے یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہو جب تک حق تعالے درمیان اسکے اور اسکے اعداکے حکم مناسب کرے اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اُسکو نہین اتارتا تھا جب تک کہ حق تعالے درمیان اُسکے اور اُسکے اعداکے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہو اُسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر و استقامت رکھوگے تمہارے لیئے نصرت ہو اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اسی جمعہ کو مرگئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر احد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اُنھون نے بیان کیا کہ جعال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرتؐ نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے اُنکا شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمۂ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرماین انکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لوا قبیلۂ اس کا قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا قول ہو کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور دوش مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو چلتے ہاتھ مین لیا کہ اس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پھل برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جاتے تھے کہ انمین سو زرہ پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہو کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڈھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب شیخین مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اُسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہو اور کیسا شور ہو لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف ہمگی ابن اُبی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت

اہل شرک سے اور اہل شرک کے نہین کیجاتی ہے پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان لشکرگاہ کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی لیئے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ یعنے رافع بن خدیج تیرانداز وہ سنگ انداز ہے اور مین نے اپنی گردن باندکر نی شروع کی تاکہ اونچا معلوم ہون اور مین موزے پہنے ہوے تھا کہ کچھ اس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جنے اسکو پالا تھا اور اسکی مان کا شوہر تھا کہا ای ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا حالانکہ مین رافع کو کشتی مین گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن خدیج کو لے لیا حالانکہ میرا بیٹا اسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھ ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اترا تب اسکے حلیف یہود اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے کہنے لگے کہ تونے اپنی راے محمد سے ظاہر کردی اور اسکی خیرخواہی کی اور اسکو خبر دی تونے کہ یہی راے ان لوگون کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور پہلی راے انکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا ان چھوکرون کا جو اسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق و کینہ کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے ان لوگون کے جو پیش کیئے گئے تھے فارغ ہوے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اترے تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب تمام ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے بھی اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یاران عکرمہ بن ابی جہل کو بسرکردگی اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے انکے صہلہ کرتے رہتے یعنے ہنہناتے رہتے آرام نکرتے تھے اور نزدیک آتے تھے طلایہ انکے وہلے ہوے بمقام حرہ جو موضع سنگ لاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اٹھ کر کہا میں پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اسنے کہا میں ابو سبع ہوں فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اٹھ کھڑا ہوا اور بولا میں ایسا کر سکتا ہوں کہا تو
کون ہے اُسنے عرض کی میں ابن عبد قیس ہوں فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینوں
آدمی جو اٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس فقط ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوئے حضرتؐ نے فرمایا تیرے دونوں ساتھی کیا
ہوئے انھوں نے عرض کی میں نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی
کریگا پس انھوں نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر میں گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہیں کہ صرف حضرت
صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت
سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا رہبر لوگ کہاں ہیں کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب کی
راہ سے اس قوم پر پہنچے تب ابو حثمہ الحارثی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں اس رستے پر لیجاونگا اور
بعضوں نے کہا وہ اوس بن قبطی تھے اور بعضوں نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا
ابو حثمہ کا ثابت و تحقیق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے
تو ابو حثمہ حضرتؐ کو بنی حارثہ میں لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ احاطے میں مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع
اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوئے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اڑانے
لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشۂ کمان سے
جو اُنکے ہاتھ میں تھی اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اُن
لوگوں میں سے جو مربع کی رائے پر تھے سعد پر غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اے بنی عبد الاشہل یہ تم لوگوں کے عداوت
کی باتیں ہیں کہ اسکو تم ہمارے حق میں کبھی نچھوڑو گے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہیں بلکہ باعث تمھارے
نفاق کا ہے واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس امر میں کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو میں بیشک
مربع کو اور جو کوئی مثل اُسکے اسکی رائے پر ہے اسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب نے یہ بات سُنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہاں سے آگے چلے اور راہ درمیان میں کہ حضرتؐ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کے
گھوڑے نے دُم اُچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دُم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہو گئی حضرت
نے فرمایا اے صاحب سیف کو اپنی رکھ میں گمان کرتا ہوں کہ عنقریب تلواریں کھینچیگی پھر اسکا اثر ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون تھا طیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب اُحد میں ہوئے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوۂ آہنی
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اُسوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر
وہاں سے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر میں اُسی روز ہوئے پھر جب رسول خدا صلعم اُحد میں گئے اور اُسی روز موضع
قنطرہ میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اُسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال
کو اذان دیا اور وہاں ٹھہر کر صحابہ کی صفیں باندھیں حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے
ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کی طرح سر اٹھائے چلا جاتا
تھا اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام ان لوگوں کے پیچھے ہوئے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ میں تمکو یہ نصیحت
کرتا ہوں اور یاد دلاتا ہوں دربارہ خدا و رسول و دین تمھارے و بمقابلہ عہد تمھارے سے جو تم لوگوں نے رسول
خدا صلعم سے شرط کی ہو کہ تم انکی حمایت کروگے اور اُنکو باز رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانوں کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہیں کہ فہمایش انکی اور اُنکے قتال ہوا ای ابوجابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و راے ہیں وہ سب مدینے کو پھر گئے
اور ہم لوگ محمد کی نصرت کرنے والے ہیں مگر مدینے میں وحال انکہ اُنھوں نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہم نے اپنی
اپنی راے بیان کی مگر انھوں نے ہمارا کہنا نہ مانا اگر کہنا مانتا تو چھوڑ دون کا جن پر جہاد واجب بھی نہیں پھر جب ابن ابی
نے عبد اللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیوں میں داخل ہو گئے تو ابوجابر نے اُن لوگوں سے
کہا خدا تمکو دور رکھے اور تم پر لعنت کرے قریب ہی کہ حق تعالےٰ اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے
بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمد میرا کہنا مانیں اور لڑکوں
کا کہنا کریں پس عبد اللہ بھی وہاں سے پھر کر دوڑتے ہوئے رسول خدا صلعم سے آملے اور اُسوقت حضرت صف کو صفوف
صحابہ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو اسکو ابن ابی [illegible]
بہت خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلوں کی راے پر
چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفیں باندھتے تھے تو پچاس مردان تیر انداز کو عینین کی طرف
قائم کیا اور اُنپر عبد اللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ انپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی
نے کہا ہمارے نزدیک اُنپر افسر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہی اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اپنی موقع
سے مرتب کی کہ اُحد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی میں اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور اُحد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضوں

نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
سامنے لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ آنحضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبدالرحمان بن عمرو سے انھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے انھون نے کہا جب پہنچے رسول خدا
صلعم احد مین اور کنار قریب عینین اترے تھے تب حضرت نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ
جب تک ہم نہین حکم کرین کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا
ہمین کھیت چرادوگے اور اپنے بیٹے کا جسکو ان لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے انکو نہین مارا اور متوجہ ہوے
مشرکین کہ انھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل
کو مقرر کیا اور انھون نے اپنے یہان دوسو سوار کے دو مجنبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون
پر صفوان بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیراندازون پر عبداللہ بن
ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبداللہ
بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھا اور اس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ ای بنی عبدالدار ہم خوب جانتے
ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری
ملی تھی اور تمھاری قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اسکی حفاظت کرو یا
ہمارے اور اسکے درمیان چھوڑ دو یعنے اسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب
خون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابوسفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اسکے
پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبدالدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو
تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا ولیکن اسکی محافظت کرینگے پس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اسوقت اعیان
لشکر نے انکے نیزہ نشان سے کچھ تیغ طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبدالدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابوسفیان کو
سخت ناسزا کہا اسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے ان لوگون نے کہا ہان مگر اسکو بھی
سوائے کسی بنی عبدالدار کے کوئی غیر نہ اٹھانے پاویگا اور سوائے اس امر کے دوسری بات کبھی نہ ہوگی اور حال
رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پاپیادہ ہو کر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے
آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ ای فلانے اور ای فلانے تو پیچھے ہوجا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی
شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھین تو اسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آنحضرت ان لوگون کو ایسا راست کرتے تھے
گویا کہ اس صف سے تیرون کو راست کرلیوین راوی نے کہا جب صفین برابر ہوچکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان

مشرکین کا کون شخص اٹھا سکے ہی لوگون نے کہا آپکے لوا کے حامل بنی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری
مین اُنسے زیادہ و بہتر ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا
تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے
ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا اے گروہ مردم مین تمھارے تئین پند و
اندرز کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہی کہ وہ عمل بطاعت اور
پرہیزگاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آجکے روز مقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اُس شخص
کے لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر قائم
رکھے و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن بسخت دشوار ہی اس امر پر قائم رہنے والے بہت
قلیل ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہی اسکا مددگار
خدا ہی اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت
کرنے سے اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب
کرو اور طریق طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری
راست بازی کا حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب سستی ہمت و ضعف ایمان
کا ہی اور ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی اے گروہ مردمان اسوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہی کہ جو شخص حرام سے ہی حق تعالے اُسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر
ایکمرتبہ صلوۃ و درود بھیجیگا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اجر
اسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہی خدا پر اور روز حشر کو برحق جانتا ہی اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہی
اُس سے خدا بے پروا ہی اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہی اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سواے اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو قربت
جہنم کی حاصل ہو سواے اُن کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہی کہ روح الامین جبرئیل نے میرے
دل مین القا کیا ہی یعنے مجھسے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نہ مریگا کہ جب تک پورا اور تمام رزق اپنا پا نہ لیوے
اور اُسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اُسکی طلب حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین
خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنے بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیریابی تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی

اور گناہ مین طلب کرو یعنے اُسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہے کوئی شخص اُسپر معصیت کرکے قادر نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہی تو خدا کی طاعت سے وہ بتحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو بیان و واضح کردیا ہے سوائے اُن امور کے جو درمیان حلال و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اُسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوائے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن شبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہے کہ اُسمین وارد ہو یعنے کیا عجب کہ اُسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہے کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد محدود یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خداے عزوجل اور حدیقہ اسکا اسکے محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا ہے پس اجتناب اُس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین جیسے سر ہوتا ہے دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہے تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ و مصروف ہوجاتا ہے والسلام علیکم راوی مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبد اللہ سے انھون نے کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے نائرہ حرب کی مشتعل کی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکے میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس اُسنے ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک ولا اہلا یعنے تجھکو فراخی و وسعت نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین اور وہ بدر کو وہ حاضر نہ تھا) اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اُسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کرسکتے اسلیے انکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابل مین آوین زنان مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل ودف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون سے ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبد اللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اُنمین سے پیچھے ہٹتا اور منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ اُحد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اُسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے

جانب اُحد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجھکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین مگر زن ہے تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ قزمان اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے تھے پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اسی صف مین شامل ہا پس یہ مین سب سے پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اسنے تلوار پکڑی بہت بڑے کام کیے مگر آخر کو اسنے خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اسکے ایام حیات جب ذکر اسکی شجاعت و قتال کا پیش رسول خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے آخر ایسا ہوا کہ جب مسلمین و مشرکین مین جدال ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب ابن عبد اللہ راوی نے کہا کہ قزمان تلوار پکڑکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہانتک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ انمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اسکے اس کلمہ سے کنایہ شجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اسکے پاس آئے اور اسکو آواز دی کہ اے ابو الغیداق تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یا لبیک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجھکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجھکو شہادت مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے مقاتلہ کیا کہ قریش یکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو برباد کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش مسلمین پھر کر مدینہ مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اسکے مجروح ہونیکا پیش رسول خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اسنے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان کیا راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور ان لوگون سے فرمایا ہمارے پیچھے والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے رہو اس سے نہ ہٹو نہ جاو نہ کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم انکو بھگا کر انکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوئے تب بھی تم ہماری کمک کو اور انکو ہم سے دفع کرنے کو اپنے مقام سے

جدا ہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُکَ عَہْدَکَ یعنی اے خداوند مین تجکو اُسپر حاضر و ناظر کرتا ہون جو اپنی نصرت کا
کہ تم انکے گھوڑون کو چھوڑ کے نبال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل ٹھہر نہین سکتے ہین اور
حال یہ ہی کہ مشرکین کے بیان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور
میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ
جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اسید بن حضیر کو عنایت کیا
اور لواء خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوئے سوارون
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس گھوڑے سامنے سے منھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم انکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو
یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب ہوگئے
اور انھون نے اپنے صاحب لوا یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون
کو پس پشت مردون کے قریب انکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا
کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین
اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہی کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہای نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ
اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑو گے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیرو گے تو ہم تم سے مفارقت کرینگے اور ہمارے
تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہو گی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ
کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون
اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود و قبہ بالاے خود
پہنے ہوئے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوئے پس علیؑ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضرب
اُسکے سر پر لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اُسکا اُسکے ریش و ذقن تک دوپارہ ہوگیا پس طلحہ تو زمین
پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علیؑ سے کہا کہ آپ نے اُس لعین کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور
اُسکو جان سے کیون نہ مارڈالا آنحضرت نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو
اُسپر رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر دوبارہ وار ڈالون پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہی اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا یعنے
وہ ایسا زخمی ہی کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہی کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علیؓ نے سپر پر روکا
پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علی نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک اونچی تھی یا دامن گردانے
ہوئے پہنے تھا پس علی نے اُسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پانون اُسکے کٹ کے جدا ہوگئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اسکو قتل کرین تو اُسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو لیس علی نے اسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے
اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علیؓ نے اسکو قتل بھی کیا لیس جب
طلحہ قتل ہو گیا تو رسول خدا صلعم کو سُرور ہوا اور بآواز تکبیر کہا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی بعدازان اصحاب
نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور انکو ایسا مار ناشروع کیا کہ صفین انکی پراگندہ ہو گئین اور اُسوقت تک کہ
سوا اسے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لوا مشرکین کو ابوشیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تھا اور وہ آگے
آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہی کہ اہل لوا لینے نشان بردار پر حق یہ ہی کہ نیزہ اسکا خون مین
رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخرکار ابوشیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین
کہ لوگون کو ابھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابوشیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب
رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اسکا ہاتھ و شانہ جدا ہو گیا
یہانتک کہ تلوار اسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعدازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے
کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اُسوقت اُس نشان کو ابوسعید بن ابی طلحہ نے اُٹھایا
تو سعد بن ابی وقاص نے اسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا
اور اُسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہی اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھید گیا پس زبان
اُسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب ابوسعید نے نشان اُٹھایا تھا
تو عورتین اُسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی کہ ای بنی عبدالدار تم اپنے دشمنون کی
پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب
مین اُسکو یعنے ابوسعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اُسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ
مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون
بازو ملاکر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُس سے پشت اُسکی خمیدہ ہو گئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا
تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُسکے ڈال کر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا مین نے اُس خود کو اُسکی
پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعدازان مین اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعۃً شیبہ
بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اُتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارا زرہ جملہ مشرکین سے
اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اُسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اُسکا خود اور اُسکی
تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن شیبہ درمیان میرے اور مقتول کے آکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونون قول مین سے
قول اصح و اثبت ہی (یعنے لینا زرہ و خود کا یا نہ پانا باعث حائل ہونے شیبہ کے) اور اسیطرح اتفاق ہی اسبات

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اُٹھا اُٹھایا اُسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح
نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اُسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اُسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی
اُسمین جان باقی تھی لوگ اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھا لیگئے اور وہ اُسوقت سب عورتون کے
ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجھکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اُسکا سُنا کہ لے اُسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ سعد نے
کہا لے اُس وار کو اور مین بعد ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب
سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجھکو کسنے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسقدر
کہتے سنا کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہے ہم مین سے
پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اُسکا سر لاوے مین اُسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اُٹھا لیا تو اُسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو اُسکو طلحہ بن عبید اللہ
نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد
ازان شریح بن قارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے کہ ہم نہین جانتے اُسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو قتل کیا
اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اُسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح قزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اُسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین چھپا
لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا
اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ بنی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا جیسا
اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز اُحد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رُخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین ڈھول دوف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اُنکو اُس جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اُٹھا نہ سکتی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم
آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب شعب کے چلا جاوے اور شعب یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اسکو تیر انداز

تیر بار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیر اندازون نے یونہی ہٹا دیا اور جب مسلمین تیر اندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیر اندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جگہ مصاف پر
ٹھیرے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک ہونا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری حفرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پا کر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا انکو قتل کیا تا آنکہ انکو لشکر سے دور بھگا
دیا اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اسوقت تیر اندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ یہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالے نے
تمھارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمھارے یعنے مسلمین انکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیر انداز نے دوسرے سے
کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے
مین مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر ان دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا
صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور انکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے
بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر نے جو ان تیر اندازون کے
افسر تھے انکو فہمائش کی اور انکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اس روز اسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا
خداوند عزوجل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے ان لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نہ کرے لیکن لوگون نے انکا کہنا نہ مانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف انہین سے قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے ازانجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے
قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نہ مانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے
لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا چونکہ صفوف مشرکین درہم
برہم ہوگئی تھین اور لوگ انکے منتشر ہوگئے تھے اور اسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ
ان لوگون نے رجوع کی اسوقت ہوا پروا تھی پھر دفعتہ پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے
کی تھی اسوقت مشرکین پھر آئے اور اس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے تسطاس مولی صفوان بن امیہ جو آخر
کو بوجہ احسن اسلام لایا تھا اسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نہ تھا اور مین ان لوگون مین تھا
جنکو مشرکین بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اس روز تک سواے وحشی و صواب غلام بنی عبدالدار کے

کسی مملوک نے مقابلہ کیا تھا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون
کو اپنی اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمھارے اسباب اور خیمون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق
کو ایک جا جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم قریش نے گویا بعینہ بسر ہی کر لی تب ہمنے اسباب
پر پوشش ڈالدی اور خیمون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو نہ پہونچا تھا
اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگ گئے اور اصحاب محمد
ہمارے لشکرگاہ مین داخل ہو گئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب انھون نے
ہمین گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کر لیا انہین مین مین بھی تھا پھر انھون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص
نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لاد نہین لایا ہے مگر جو کچھ ہزار لایا ہے تو وہ
خیمون مین ہے تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال تقدیر
سو مثقال کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا مگر ناگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم نے
مایوس ہو گئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ کر خیمون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اُن عورتون کا
ارادہ رکھتے تھے اُن سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اسی حالت اسیری مین تھے کہ
ناگاہ مین نے سوارون کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہو گئے اور مسلمین مین سے کوئی انکو روکنے والا
نتھا کیونکہ انھون نے اپنے مورچال جائے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوے تھے خالی و بیپروا چھوڑ کر پیچھے چلے
آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور انہین سے ہر ایک
نے جو کچھ پایا تھا اسکی ہاتھ یا اسکی گود مین تھا ایسی حالت مین کہ یہ لوگ بخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف
تھے سوار ہمارے آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چالاکی و چستی سے بہتون کو قتل کیا
کہ مسلمین ہر طرف متفرق و پریشان ہو گئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم
لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوے تھے وہ بھی چھوٹ
رہے اور وہ زر طلا ہمنے متقل مین پایا یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص
کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہے تا آنکہ مین جا پہونچا
تو اسمین کچھ جان باقی تھی اُسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسے سینہ پر چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون
شخص ہے کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے و بعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور
واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے انھون نے عمر بن الحکم سے انھون
نے کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم ذہب و غیرہ سے جو کچھ انکے ہاتھ لگا تھا ایسے وقت مشرکین

آنپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہو گئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب مین سے کسی کے پاس اُس
مال مغروشہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے بھاگا ہو سواے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمربند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اسمین پچاس دینار تھے کہ انھون نے زیر جامہ اپنے اسکو ازار بند کی
گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اسکے اوپر ایک قمیص اور اسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اسکو درمیان
مین کرکے کمر نہایت مضبوط کر لیا تھا یہ دونون شخص اس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم احد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اسکا خمس لیا نہ ان دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر اندازاں اس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہو
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ پڑا اور عکرمہ بھی سوارون مین اسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اس مقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس ان لوگون نے انپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارے تا آنکہ انپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جبیر جو تیر انداز تھے جب انکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو انھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو انھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور لڑنے و قتال کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہو گئے تب جعال
ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس
شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون انھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد انکے اخیر مین چلے آئے تھے اور قوم
مین مل گئے اور اسوقت خیل مشرکین کا ٹڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت
ابلیس بصورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ تحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری ابلیس اُس روز
جعال بن سراقہ بلیۂ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس لعین کی صورت بنکر پکارا تھا و حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے موجود
تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کو جلدی سے پھیر پھیری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اسکے قتل کا کیا اور
کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوئے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے
کہا کہ بعد اسکے مین نے بھی اسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

بنی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آتے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہوکر مقاتلہ
کرنے لگے اور ناخود نا ایکدوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت میں اور حالت اضطراب میں جنگ کرتے تھے اُسکو پہچانتے
نتھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اُسی روز اُسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا مگر
وہ نہیں جانتا تھا جب یہ کہکر اُسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو میں پسر انصاری ہوں یعنے دستور حرب
عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ میں فلان بن
فلان ہوں اُسوقت ابو زعنہ اُس معرکۂ عظیم میں آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر انکو دو ضربتیں ماریں اور
بولے اس ضربت کو میں ابو زعنہ ہوں مگر ابو بردہ نے اُسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ میں ابو زعنہ ہوں تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھو تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لا علمی میں اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہیں کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابو بردہ اس جراحت کا تیرے
لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین میں سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور ایسا ہوا تھا
کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہیں اور رفاعہ بن وقش یہ دونوں بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے ٹیلوں
اور کوٹھوں پر عورتوں کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بددعا ہے یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہیں ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہمنفسوں سے
چھوٹ رہیں ہمکو شرم ہے جو ہمنے انکو چھوڑ دیا واللہ سوا اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہیں اور ہماری
عمر میں کوئی دم بقدر ظمئ دابہ باقی ہے یعنے اسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہے
کاش ہم اپنی تلواریں پکڑکر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر احد میں کچھ دن رہتے تک بھی ملجاویں راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ دونوں بزرگ آنکر لاحق ہوئے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا و اما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہو گئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اُسوقت آنپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا اے
مسلمانوں خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازاں رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت میں ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا و بہر کیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر حل کیا
اور اُسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوئے یکبارگی اپنی
گردنوں کو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اُسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر حباب بن المنذر کے

دکھائی بھتی تا آنکہ مسلمین نے باخود یہ نشانی قرار دی کہ اَمِت اَمِت کہکر چیخنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل ضرب سے باز رہا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی زبیر بن سعد نے عبداللہ بن الفضل سے انھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب شکل ہوکر علم کو اٹھالیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے انھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلاتا ہون اور ایک شخص سفید رنگ ہے یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنے ہوقت جب مسلمین بہ مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے مجروح ہوگئے مین خطائً وناوانستہ قتل ہوتے تھے) اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے انھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ انمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے انھون نے عبید بن عمیر سے انھون نے کہا جب قریش اُحد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفریابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکۂ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے انکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکۂ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلمین کا فی تھا احتیاج تائید ملائکہ نبھتی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوا بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے انھون نے کہا حق تعالےٰ نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب گروہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسےٰ بن ضمرہ بن سعید سے انھون نے

جھوٹا فرشتہ اور ملائکہ کا قتال نہ کرنا
(حاشیہ: جماعت ملائکہ کا شریک ہونا ... کا مقابلہ نہ کرنا ...)

اپنے باپ سے انھون نے ابی بشیر المازنی سے انھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمدؐ قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہوکر جبل پر چڑھ جاوین تو پہلے جسنے انکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منھ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہی کہ کعب نے کہا جب
مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آن حضرت صلعم زندہ و
سالم ہین اور کعب نے کہا اسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اسوقت رسول خدا صلعم نے
کعب کو اپنے پاس بلایا اور انکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرد رد ہینہ تھی یا کچھ زرد رنگینہ تھی اور رکچھ غیر زردگینہ اور آنحضرت
نے اپنی زرہ اتار دی اسکو کعب نے پہن لیا پس اس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سب سترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اس روز حضرت کی آنکھون کو مغفر کے نیچے سے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ ای گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
انھون نے اعرج سے انھون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمدؐ قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے
کہا ای گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمدؐ کو ابن قمیۃ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اس حال مین گذر اسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا ای ابو سفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون
ہی اسنے کہا مجکو معلوم نہین اسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہی
و بعد ازان گذر اسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہی جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اس قوم کے سادات سردارون مین ہی بعد ازان گذر اسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا
ابو سفیان نے کہا ای ابو عامر یہ کون ہی اسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہی یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہی یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمدؐ نہین دیکھتا ہون یعنے انکی نعش
مین نظر نہین آتی ہی اگر انکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم انکو دیکھتے ابن قمیۃ جھوٹھ کہتا ہی بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اسنے اس سے پوچھا کہ حال قتل محمدؐ تجکو کچھ معلوم ہی اسنے کہا قبل ازین مین نے انکو دیکھا ہی

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھتے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن
قمیئہ مجھکو خبر کرتا ہی کہ اسنے انکو قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح
سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ
مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا
صلعم کی طرف رخ نہین کرتے تھے تو اس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری
طرف آ مین رسول خدا ہون مگر ان دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون جنکو
بلاتے تھے چلے ہی گئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ
بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا انھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور
کہتا تھا حمد ہے اس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جسوقت مسلمین پرگردان وگریزان ہوے
تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور انکے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اپنے تئین کچھ کیا کہ
مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون تاکہ انمین سے کسی نے میرے سوا انکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ
ودانستہ انکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین انکو اغوا و اغرا کرونگا
اس بات مین کہ لوگ انکو سردار سمجھکر انکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ شعب جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے انھون نے ابی الحویرث سے انھون نے نافع بن جبیر سے انھون نے کہا مین نے مہاجرین مین
سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین
اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اس روز وہ کہہ رہا تھا یارو مجھے بتادو محمد کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچین گے
و حال آنکہ رسول خدا صلعم اسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نہ تھا تا آنکہ وہ اس جگہ سے چلا گیا
اور اس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا اے تو تو محمد سے فاصلہ پہ چلا آیا کیا تیرے امکان مین نہ تھا
کہ تو انکو قتل کرتا اور اس ہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا و حال آنکہ خدا نے اسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اسنے کہا
کیا تو نے انکو کہین دیکھا تھا اسنے کہا ہان تو انھین کے پہلو مین تو تھا اسنے کہا بخدا مین نے انکو نہین دیکھا
اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہہ ہملوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی انکے قتل
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نہ ملا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے انھون یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نملہ سے یعنی نملہ بن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبداللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبداللہ کے اور معاذ برادر رضاعی براء بن معرور کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اسوقت مہاجرین و انصار میں سے چند اشخاص نے جو حضرتؐ کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ انکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گھیرنے مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے انکے آگے پیچھے اُس وادی میں پھرتے تھے کبھی وہ غول غول باہم یکر ملجاتے تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ دیکھتے تھے کہ جو انکا مانع و دافع ہوا اور اسوقت میں بھی رسول خدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرتؐ اُن چند اصحاب ہمراہیوں کے آگے ہیں بعد ازان مشرکین اپنے لشکر اور لشکرگاہ کی طرف پھر آئے اور باخود با مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلیں یا کہ تلاش و طلب مسلمین میں مشکلین پس اس باب میں درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے تو جسوقت اُنھوں نے حضرتؐ کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوئے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے اُنھوں نے بیان کیا کہ ہر گاہ لشکر اسلام میں حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے رو گردانی کی تو مصعب اُس علم کو لیے ہوئے ثابت قدم رہے اسوقت ابن قمیہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا اسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالے نے کہ جزین نیست محمد رسول ہے اُسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہیں اور آخر آیہ تک یہ مضمون ہے کہ اگر وہ محمد مرجاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرض کہ مصعب نے علم کو دست چپ میں لیا اور اسپر جھک گئے تب اُسنے انکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اُس علم پر جھکے اور اُس علم کو اپنے دونوں بازو سے سینے میں لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیہ نے تیسری مرتبہ انپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبدالدار میں سے دو آدمی نے شتابی و چالاکی سے اُس علم کو اُٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس علم کو لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہیں تو ابو الروم ہمراہ انکے مع علم داخل مدینہ ہوئے اور واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسے بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر پدر سے ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے اُنھوں نے بیان کیا کہ جب ہم لوگوں نے اپنی صفوں کو واسطے قتال کے آراستہ کیا اسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان اصحاب لوا

لشکر اعدا قتل ہوگئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اُنکے لشکرگاہ میں
آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اُسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے میدان کے علمداروں کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اُٹھایا کہ بعد اُسکے وہ شہید ہوگئے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اُٹھایا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر اُس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرتؐ کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اُسوقت یعنے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہوگئین تو آپس ہی مین مقابلہ ہونے لگا کہ اُس روا روی
مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اُسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے نام عزے کے ندا دی کہ ای
آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر اُنکے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اُس خدا کی جسنے اُنکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوئے نہین دیکھا بلکہ اسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرتؐ کے پاس جمع ہوجاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہوجاتی تھی اور
جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
متفرق ہوگئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرتؐ کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابو بکر و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ
بن الجراح و زبیر بن العوام اور انصاریین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیون نے حضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت مرنیکی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصاریین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ و
حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے سب قتل
سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ اُنمین سے بعض اشخاص
قریب تیس کے حضرتؐ کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے
یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ اُس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین تیس آدمی
ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

کتیبہ یعنی جماعت ۱۲

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنے خدانخواستہ یہ سلام وداعی ورخصتی نہین ہو اور جب رسول خدا صلعم کو قتال
شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص ہی جان
بیچتا ہی یعنے جان فروشون وجانبازون مین کون حاضر ہی تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک انمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سبنے قتال کیا یہانتک کہ ثابت
قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے بلشکر آمادہ ہوگی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور
حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آجب وہ نزدیک آئے تو انکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ
انکے چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مرگئے اور اس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور انکو قتال میں برانگیختہ
کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و ازجار فتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو
آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامۃ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ
مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اسکے
دامن کو لے اڑا یعنے دامن الٹ گیا اسکو برہنہ کردیا اس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا
اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے
کہا مین نے رسول خدا صلعم کو اس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا
لیا ام ایمن کا حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضا اس روز مالک بن زہیر
برادر ابو اسامہ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون
بہت دریدہ اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور ان لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا
تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے
کہ ناگاہ سعد ابن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہی اور اسکا سر نظر آتا ہی تب
سعد نے اسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اسکی آنکھ مین جا لگا اور اسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد
بلند ہو کر گرا اور خدا نے اسے قتل کیا یعنے وہ مرگیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اسقدر تیر چلائے کہ کمان ریزہ ریزہ
ہوگئی اور اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ انہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اسی روز جنگ
احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ انکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ
بیان کرتے ہین کہ مین اسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری دو جفت مین

ایک عورت ہی کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن وجمال ہی مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہی مجھکو
اندیشہ وخوف ہی کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ وناگوار نظر آوے گی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب بدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اُٹھا کر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئے اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اُس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین اُنکو ایذا ندی چنانچہ بعد ازان جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہی اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوشنما وخوش منظر زیادہ تھی یعنے
کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہانتک
تک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین
ایک ٹکڑہ باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اسکا
رودہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہی یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا
عکاشہ نے کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو بحق مبعوث کیا ہی پسمین نے اُس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین پھیرے زیادہ ہوسے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اُس کمان کو لیا
اور بدستور اُسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوسے
سامنے سپر روکے ہوسے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اسکو قتادہ بن النعمان نے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ اُنکی بڑے زور وشور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہی چالیس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور وشور سے یا اُنکے حرب وضرب سے اور ابو طلحہ کے تیر دان مین پچاس
تیر تھے انھون نے اُن سب تیرون کو رو برو سے حضرت بکھیر دیے وبآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہی پھر ہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر ودوش اُنکے سر قدس
نکالے ہوسے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہی اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہی اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور ومشہور تھے
از انجملہ سعید بن ابی وقاص تھے وسائب بن عثمان بن مظعون ومقداد بن عمرو وزید بن حارثہ وحاطب بن ابی بلتعہ
وعتبہ بن غزوان وخراش بن صمہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ وبشر بن البراء بن معرور وابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابو طلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الاقلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو رہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابو رہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہمقسم وہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیئہ وابی بن خلف اور اسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین انکو رباعیہ کہتے ہین پس انہی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ
کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور زانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون زانون کا چمڑا پھٹ گیا
اور ابو عامر نے کچھ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ گر پڑے
تھے یعنے خدا نے اس سے بچالیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے
پتھر مارا وہ ابن قمیئہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اس
روز ابن قمیئہ آگے بڑھا اور بکنے لگا مجھکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین
محمدؐ کو دیکھ پاؤن تو بے شک انکو قتل کرون تا آنکہ جب اسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوئے دوڑا اور عتبہ
بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی دار کے ساتھ پتھر مارا اسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون زانو
چھل گئین اور ابن قمیئہ کی تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اسنے بھر زور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سیف سے حضرت
صلعم غار مین گرگئے بعد ازان حضرت اس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر
کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے حمزہ
بن سعید ابی البشیر المازنی سے انھون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیئہ کو کہ
اسنے رسول خدا صلعم پر تلوار اٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بھل آگے کے غار مین جا پڑے
اور اسکی آڑ مین ہو رہے وچونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اس غار مین کود پڑے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ انھون نے حضرت کو گود مین اٹھایا کہ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین پیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور جو شق ہوگئی تھی اور اس سے جو خون
بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہوگئی تھی چنانچہ سالم موسلے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

محمد وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے حال آنکہ نبی انکو خدا کی طرف بلاتا تھا اسپر حق تعالے نے اسوقت یہ آیہ نازل کی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم انپر متوجہ ہون خواہ انپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہو جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا اور نیز غضب خدا اسپر بہت سخت ہو جسکو نبی نے قتل کیا سعد نے کہا بد دعا سے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہرآینہ مجکو اسکے قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہو کہ بے شک وہ والد کا عاق و نافرمان بڑا اور اُنکے ساتھ بد خلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہی اور دونون بار مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی کترا کر نکل جاتی ہو جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا ای بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہی کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہو تب مین اس ارادہ سے یعنے انکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ لَا تُحِيْلَنَّ الْحَوْلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ یعنے اے پروردگار انمین سے کسی پر یہ سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ انمین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیہ کے بارہ مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اُسنے کہا لے اس تیر کو مین ابن قمیہ ہون لیس اُسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا سوا اسکے نہین کیا ہو کہ خدا تعالے اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اسے دوہے اُسنے اُسکی چھاتی مین سینگ مارا تب ابن قمیہ نے اُسکی ٹانگ چیر ڈالی اور پھاڑ ڈالا اور وہ خود بھی بموجب بد دعا رسول خدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے یارون کی طرف پھرا تو انکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اول و آخر بنی فہر سے تھا اور ایسا ہو کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا اٹھا کر لایا اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے محمد کے تئین بتاو تاکہ مین انکو قتل کرون یا یہ کہ انسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا اُس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہی یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کر کے ابن زہیر کے گھوڑے کو پے کیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اُسپر تیغ علم کر للکار کر کے اُس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون لیس اُسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم انکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللّٰھم ارض عنی ابن خرشۃ کما انا عنہ راض یعنے اے خداوند ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون
اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اسحاق بن طلحہ نے یعنے ابن طلحہ سے انھون نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے انھون نے کہا مین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روی مبارک پر تیر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور ایک شخص بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیزی سے گویا اُڑتے ہوئے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع
ہوگئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوے پہنچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون
کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اسمین چبھا ہے
مین اُسکو نکال ڈالون ابو بکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُس وقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقہ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس ابو عبیدہ لوگون کے درمیان
مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہو کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچا
تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور زیادہ تر یہ ثابت ہو کہ عقبہ بن وہب
بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہنچا کہ
مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا
بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہو اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ
مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا
خون میرے خون مین مخلوط ہوگیا ہو تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو
پی لیتا ہی انھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یہی پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہو
کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہو جاوے گا اُسکو آتش دوزخ نہ پہنچے گی اور ابو سعید نے کہا مین
ان لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ... ہوسنے تھے جب دوسرا دن ہوا
تو ہم حرمگاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہنچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوے جاتے تھے چنانچہ مین دو شخص
بنی حذرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نپاوے
اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

ف مترجم کہتا ہے کہ اس خبر سے کہ چوسنا مالک کا خون سامین روے مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ خون ... [illegible] ۱۲

جو پھیرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درمیان اور ہماری ہمت سواے بنی حنیفہ کے اورکسیطرف مصروف تھی
بجز پیغمبر کے تھی
تاہم انکو دیکھتے رہیں اور نگہبانی کریں ناگہان حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک تو میں نے
عرض کی ہاں میں ہی ہون میرے باپ ماں آپ پر تصدق ہون پھر میں قریب گیا اور حضرت کے پاؤن کو
بوسہ دیا اور حضرت اسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ میں تجھے اجر خیر
عطا کرے بعد ازان میں نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر مثل درہم
کے غار ہوا اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہوا اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری
ہوا اور دندان رباعیہ شکستہ ہوگئی ہو اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے میں نے لوگون سے
پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہو ان لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اسکی لگائی گئی تو پھر میں نے
پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہو انھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر میں نے کہا یہ پیشانی پر
کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہو انھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر میں نے کہا لب پر کسنے پتھر مارا
انھون نے کہا عتبہ نے تب میں حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا
پر پہونچے پس گھوڑے سے اترنے لگے مگر لوگون نے اٹھا کر اتارا اور میں حضرت کی دونون رانون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنے سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا میں
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد میں آگ جلاے ہوے اپنے زخمون کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب
ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ اَلصَّلوٰۃُ یَا رَسُوْلَ اللہِ یعنے جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو میں نے دیکھا کہ بہت آہستہ
آہستہ قدم اٹھاتے تھے اور جسوقت میں نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کی طرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو میں نے دیکھا کہ اسوقت حضرت
تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور میں اپنے اہل و قوم کی طرف
پھرا اور انکو سلامتی حضرت کی خبر دی ان لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اکثر
اس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد میں باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش
سے کر رہے تھے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور رواۃ کہتے ہیں کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتین

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرۂ انور سے خون پونچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ
دَمَّوا وَجْہَ رَسُوْلِہٖ یعنے غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہے جنھون نے اُسکے نبیؐ کے منھ سے خون بہایا
اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیجیے [illegible] اور اُس
پانی کو اپنے سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اُسمین سے پیئین اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر
پی نسکے اور اُس پانی مین بوبھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اُس پانی سے منھ
کلّی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھوکر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی اور
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم تھی
الغرض جب حضرت سے اُس پانی کے پینے کی طاقت نہ پائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اُنھین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُنکی دوا کرتی تھین
کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے اُم سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز اُحد یہ دونون
اپنے دوش پر مشک اُٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا علاج
کرتی تھین اور اُم ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی
نہ پایا اور اُس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تیمیین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لاے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند ہوتا تھا اور اُس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہے نہ
پہونچین گے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون
زخم بند نہین ہوتا حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی علیہ السلام مجن سے اُسپر پانی ڈالتے تھے بعد
ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑہ حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُس کو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور
بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیئہ کا حضرت کے
شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا [illegible]

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کرکے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اسکو روکا اور ارادہ اسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
پاسبان اس سے اسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہی وہان اسکے
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہو گئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اسکے
ہمراہی اسکے تئین زندہ مع زخمت تن سے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیۃ نازل ہوئی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے یعنے جب تونے اسکو
مارا تو تونے نہین مارا بلکہ خدا نے اسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے انھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بیان
کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینہ مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہی کہ مین اسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون بخوف
تیزی اسکے (یعنے براے عادت و مہارت) تا مین اسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجھکو قتل کرونگا اسی پر انشاء اللہ یعنے در آنحالیکہ تو اسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہی کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اسوقت فرمایا
کہ انشاء اللہ مین اسکو قتل کرونگا در آنحالیکہ وہ اسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان کیا کہ عادت
رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑ کر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہی کہ ابی
بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اسنے حضرت کو دیکھکر
پہچانا اور باواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ اگر
آپ کو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہی
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی جب
نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ
سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال شفقت و مشاق حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش
کرتے تھے تو کوئی انکا اس کام مین مشابہ نہین ہو سکتا تھا یعنے مثل انکے کوئی کوشش نہین کر سکتا تھا

یا انکی سی کوشش کوئی نہین کر سکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے اُبی کی گردن مین انی ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ڈکارتا تھا جسطرح بیل ڈکارتا ہی اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابو عامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہو گا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑ جائیگا تو کسقدر ضرر اٹھاویگا اُبی نے کہا قسم ہی لات وعزے کی یہ شخص جسنے مجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذو المجاز ایک مقام ہی منا مین کہ اُبی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر اُبی کو اُسکے اصحاب اٹھا لیگئے اور اُس شغل کے باعث وہ لوگ طالب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ اُبی بن خلف دیہات وادی رابغ کے مر گیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل و شور کرتا تھا ونیا گاہ ایک شخص کہتا ہی کہ اسکو پانی نہ پلانا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہی یہی اُبی بن خلف ہی مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بمقام سرف مر گیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہی کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اسوقت اُبی نے حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اُسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان اُسکے اور حضرت کے حائل کیا تاکہ اُنپر تلوار منھ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے ایک فرجہ شگاف یعنے جائے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل کی طرح ڈکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تا پا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے تھے تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچے گا تو مین تجھسے نہ بچونگا یہ سُنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے اُن غارون مین سے جا اترا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھود رکھا تھا پس اُسمین گھوڑا منھ کے بل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے اُچھل کر نکل آیا اُسکو اصحاب نبی نے پکڑ لیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اسوقت اُسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث پہلے چابکدستی کر کے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اُس روز اُسکی زرہ جید نفیس اور خود و سیف کہ بہت عمدہ تھے لے لی اور اُس روز اُنکے سوا کسیکو نہین سُنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اُن دونوں کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن
عبد اللہ بن المغیرہ ہے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَانَہٗ یعنے حمد ہے اُسکی جسنے اُسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی عثمان
بن عبد اللہ کو عبد اللہ بن جحش نے مقام بطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُسکو رسول خدا صلعم
کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اُسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہان تک
کہ احد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوئی نے دیکھا تو
آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اُٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر ان دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش و کاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابو دجانہ نے اُسپر حملہ کیا اور اسکو وہین اُٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی بکری
کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن حنیف
دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہے یعنے سہل الحق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ صحابہ ہر طرف
شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے کہ لوگ
کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد
بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے انھون نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے کہا مجھسے
بیان کیا اُس شخص نے جسنے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل ہین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اُن دونون نے بایکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا لیس
اُس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اُن دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو
مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار
سے اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اسکو اسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے چلیان
گھوڑے پر سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اُسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اُسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے
ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اُنکو ہر طرف سے

گھیر لیا اسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین
آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوئے
چنانچہ اس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز احد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا ای ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے انھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتھ رہے
اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہو جاتے تھے مگر انھون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے
اُنکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنے سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا انھون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ انگلی بیکار ہوگئی اور
جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حس (اور حس ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہے) تب
حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر تصریح فرمایا کہ جو کوئی
چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنے زندہ ہے وحالآنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہے جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے وبعد ازان پھر پھر آئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے
پر سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر
ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعتہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پلٹ کیا کہ وہ اپنی دم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا
تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی تپلی مین انی ماری وہ بیل
کیطرح ڈکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پانون اپنا رکھے رہا یہانتک کہ مین نے اُسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اُس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال انکا یہ تھا کہ خون اُنکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان وبیہوش تھے مین نے اُنکے منھ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تاآنکہ وہ ہوش مین آئے

رو رہے تھے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین انھون ہی نے مجکو تیرے پاس
بھیجا ہے تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہے اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ
مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب انھون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اُسکے سر کی
استخوان کاسہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی انکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے
سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کر کے دوسری
ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اُن لوگون میں سے
قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور رو برو اُسکے
کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہے تب علی اُس سے گفتگو کر کے بولے کیا تو روز احد اذ یہ کہا عظم غناؤہ یعنے بڑی بس
تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اُسکا پیش رسول خدا
صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی نعما رہ بلاء طلحہ بعد اللہ
یعنے کفایت کرنا اسکا اور سختی اُٹھانا انکار روز احد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم
کرے طلحہ پر تحقیق کہ مین نے اسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر
ہو گیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اس
حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن
اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوے اور حضرت بھی اُسی روز زخمی ہوے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا
شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ درغار ہوتا اسفل
جبل مین بعد ازان علی نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ احد کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور
ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو انمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو انمین سے ایک طرف سعد بن
ابی وقاص بھگاتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے ان سب کو دور کیا اور اُس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی
اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ انمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اُنمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس
مین تیغ بکف اُنکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور انھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین پھیرتا ہوا آخر جماعت
تک پہونچا اور دوبارہ انمین مارتا ہوا پھر پھرا یہانتک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا و لیکن اجل نے مہلت دی تھی
کیونکہ جاری کرتا ہے حق تعالے اُس امر کو جو مقدر ہو گیا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے انھون نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنون کو مانند بھیڑ دنبے کے

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ انپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہوگئے اور جب حباب نے اُنکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اُس روز سر بند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبد الرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
باہن کہ سواے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ ابا عبد الرحمان
بن عتیق سے کون اڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سُنکر ابو بکرؓ اسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اُس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سواے سپر کے کیونکہ وہ اُس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مڑکے تیر چلاتے تھے تو اسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تا آنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جاکر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے انکی ایک
جماعت کا پھیر دیا اور انکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوے اور
قیس بن محرث انکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ انھون نے تنہا انھین سے چند
آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے انکے بدن پر
لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب
وحضو صًا عباس باواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے تجاہ اللہ و نبی تھا را کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حالانکہ وہ تمسے
وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے
زرہ اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے انھون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمھارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہرگاہ رسول خدا صلعم مبتلاے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہون

تو پھر کیا عذر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نہ کچھ عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی تھا ما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اسکو دو ضربتیں ایسی ماری تھیں کہ اسکو دونوں زخم کاری لگے تھے تب لوگ اسکو زندہ جنگ گاہ سے خستہ و مجروح
اٹھا لے گئے اور وہ اسی حالت جراحت میں سال بھر رہا بعد ازاں زخم اسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید تیرہ سے
مجروح ہوئے کہ زائد از دو زخم انکے بدن پر لگے تھے اسوقت صفوان بن امیہ انکے پاس گیا اور انکو پہچان کر
کہا کہ یہ شخص محمد کے اکابر اصحاب میں سے ہے اور اسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اسنے انکو اسی
حالت میں شہید کیا اور اسی معرکہ میں اوس بن ارقم بھی شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ خبیب بن
یساف کو کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ انکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوش و بینی
انکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان اسی اب میں نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ میں نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو میں نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو میں نے قتل کیا اور ابن اوس کو میں نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگوں نے عرض کی کہ ما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنوں کو
قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو میں لونگا حضرت نے انکی طرف سے منھ پھیر لیا اور اس تلوار کو
ویسی شرط پر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجھکو عنایت ہو پس حضرت نے ان سے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلوں میں برا مانا بعد ازاں حضرت نے تیسری بار پھر اس تلوار کو پیش کیا
اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار انکو مرحمت کی چنانچہ جب انھوں نے مقابلہ دشمنوں کا کیا تو جو شرط اس تلوار کے لینے کی تھی وہ
وفا کی کہ اسنے داد تلوار کی خوب دی اسوقت ایک نے ان دونوں سے یا تو عمر نے یا زبیر نے کہا کہ واللہ
میں بجائے خویشان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اسکو تلوار عطا کی اور مجکو اس
باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمر انکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ
ابو دجانہ سے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ میں نے انکو ایسا دیکھا کہ وہ دو ہی تلوار مارتے تھے یہانتک کہ جب
وہ تلوار کند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز
کر لیتے تھے تب دشمنوں کو اس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے مندرس و فرسودہ ہو گئی اور ایسا ہوا
تھا کہ جب رسول خدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونوں صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال
چلے

ڈھال سے قدم اٹھاتے تھے کہ انکی رفتار مین ناز وتبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے انکو اس وش کی رفتار سے دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر مثل اس مقام کے پسند ہی اور اصحاب نبی مین چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھے تھے کہ ایک ان چارون مین ابودجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا سربند باندھین تو قوم انکی انکو پہچانین کہ اُسنے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا اور زبیر کا سرپیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہؓ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابودجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے اُسپر تلوار اٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنے گوش و بینی کاٹنا مشرکین کا مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اٹھا اور قتلے سے علٰحدہ جا کر ایک گوشہ مین بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوئے آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیرو مسلمانون کو جس طرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وبآواز بلند کہتا تھا کہ ای گروہ قریش محمدؐ کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح اُسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھرا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آیا مین نے اُسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اُسکا سارا جسم بجز آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اُسکو دو ٹکڑے کر دیا تب ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اُس روز دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع بسیف یعنے ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے لیے جس بات سے مہر کر دی گئی یس اُسکی مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا ایک آدمی نے کہا کس بات سے اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے باآواز بلند کہتا ہی کہ گھیرو گھیرو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اُسکا ترجمہ یون بھی

کہ انکو باندھ لو جسطرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین
سے اپنی زرہ پہنے ہوئے اسکے مقابل ہوا مین اسوقت اپنی جگہ سے جا کر اس مسلم کے عقب پر ہو گیا بعد ازان مین
کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرتا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین ان دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دو تھے دیکھ
دیکھ رہا تھا یہان تک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوئے تو مسلم نے اس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اسکے سرین تک تلوار اتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اس سے جدا ہوا اور منہ سے کہنے لگا اے
کعب تونے یہ کیفیت دیکھی اور پہچانا مین ابودجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی
بنی معاویہ انھون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین
سراپا ڈھکا تھا یعنے اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویم ہون اور اسوقت
سعد مولی حاطب اس سے قتال کر چکے تھے کہ اسنے انکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اسپر
حملہ کر کے اسکے شانے پر ایسی ضربت تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے اس
ضربت کو کہ مین غلام الفارسی ہون یعنے بچہ فارسی ہون اور رسول خدا صلعم اسکی حرب و ضرب کو دیکھ رہے تھے اور اسکا
کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نہ کہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری یعنے لے اس ضربت کو کہ مین غلام
الانصاری ہون اور اسیوقت برادر ابن عویم پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین
ابن عویم ہون تب رشید نے اس خود سر کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود و سر اسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور جب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا
اور فرمایا احسنت و آفرین اے ابا عبد اللہ پس اس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے انکو عطا کیا حالانکہ
وہ لا ولد تھے یعنے عبد اللہ کوئی انکا پسر نہ تھا جسکے نام سے انکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا روز احد
جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آیا تھا
کہ چار انمین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوئے تھے تو قوۃ و غلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب نبی تاراج
لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پا پیادہ مقام جما تک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا ہمارے خیل نے پھر عود کیا
مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے یون تو عود نہین کیا مگر کوئی امر انکی رائے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی انکے
قدمون پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب
صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنے بایکدیگر مختلط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہو مگر ہمارے یہان کا نشان بنی عبدالدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہی اور مین
سعد اسے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کے واسطے کہتے تھے اُمِتْ اُمِتْ (یعنے اس
لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہی اور مین دیکھتا تھا
رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر اُنکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین اور
سامنے اُنکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اس روز مین نے پچاس تیر چلائے اُنمین سے
بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالے نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اُسکی درباب اسلام اُس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ درباب
اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اسکو حق جانتا تو مین اُس سے تاخیر وانکار نکرتا چنانچہ جب روز احد ہوا تو اُسکا اسلام
ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت اُحد مین تھے اُسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا
جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش
اُسکی پائی گئی اور جسوقت اُسمین کچھ جان باقی تھی تو مین اُسکے قریب گیا اُسوقت لوگ اُس سے کہ رہے تھے کہ ای عمرو
تجکو اس معرکہ مین کون لایا اُسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے ایمان لایا
اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالے نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے اُنھین لوگون کے ہاتھ
مین دم نکل گیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ بے شک اہل جنت سے ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اُنھون نے ابی سفیان
مولی بن ابی احمد سے اُنھون نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اُنکے گرد تھے کہتے تھے
مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت ہوگیا
اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہی اور رسا د بنی عبدالاشہل
کا ہی اور راویون نے کہا کہ اسی طرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اُسنے روز سبت جب رسول خدا
صلعم احد مین تھے اپنی قوم سے کہا ای فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد بے شبہ نبی ہی اور نصرت
اُسکی تمپر حق وواجب ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہی یعنے اسلیے کہ شریعت یہود مین
روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لَا سَبْتَ یعنے اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے
اُسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہو لیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنے وصیت کی تھی کہ اگر
مین قتل ہون تو میرا سارا مال مال محمد کا ہی اُسکو صرف کرین جیسا اُنکو خدا حکم کرے پس وہ رسول خدا صلعم کا

عامہ صدقات تھا یعنے اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اُسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز تھا
ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُسکو زخمی و زندہ اُٹھا لے گئے اور اُسکے
گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر کہنے لگا
واللہ تمھین لوگون نے اُسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اُسنے کہا کہ تمنے اُسکو
ورغلا دیا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہو گیا
یعنے وہ سچا مسلمان ہو گیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اُس حالت مین داخل
جنت ہوگا و حال آنکہ جنت ایک باغ ہی نباتات سے (یعنے گھاس پھوس ہی) تب اُن لوگون نے
کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اُسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا راوی نے
کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا ولیکن معلوم نہ تھا کہ کسکی اولاد مین ہی اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے
دیوار محکم و مظفر تھا یعنے اُنکے لیے پناہ تھا اور وہ متقل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور قبیلہ مین اُس
قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوئی تھین تو اُنمین شجاعت قزمان کی مشہور رہتی چنانچہ جب وہ حاضر
اُحد ہوا تو اُسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے
حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہو گیا پس وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا وہ
اہل جہنم مین سے ہی اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ ای ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو
اُسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہی تو محض اپنی شرافت
آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُسنے کہا جنت تو خرمل یعنے نبات کو ہی ہو واللہ
ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے
اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑنے دینے لگا و باوجودیکہ پیکان تیز و پہناور تھا مگر بُرش مین
درنگ ہوئی تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑا کر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پیلا پشت کے پار ہو گیا
جب پیش رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہی اور راوی کہتے ہین کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنے لنگڑے تھے اُنکے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جملہ مشاہد مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادہ جنگ ہوئے تو
اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہو اور یہ تمھارے بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہی انھون
نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمھارے پاس بیٹھا رہ جاؤن تب اُنکی زوجہ ہند

ملہ صدقہ عام یعنی اُس مال کو مصارف عامہ مین صرف کرتے تھے

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین انکو اسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ انھون نے اپنی سپر اُٹھائی اور
یہ دعا پڑھتے چلے اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِی اِلٰی اَھْلِی خِزْیًا یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار
نہ پھیر پس جب وہ گھر سے نکلے تو اُنکے بیٹے بھی ساتھ چلے و در بارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے
پر اُنھون نے نہ مانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ
کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپکے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون
کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا اگر تجکو تو حق تعالےٰ نے معذور کیا ہی
تجھپر جہاد واجب نہین ہی اور اُنکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہو کہ اُسکو باز رکھو کیا عجب ہی کہ
حق تعالےٰ اُسکو شہادت روزی کرے پس اُسکی راہ اور اُسکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اُسی روز شہید ہوے
اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا
کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق ہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اسوقت
اُنکی کجی اور خمیدگی پاؤن کی طرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت
ہون بعد ازان مین نے اُنکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہی یہان تک کہ وہ دونون
باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے
ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اُس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب
منتہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہہ طرف وادی کے جاے ورود بنی حارثہ کی ہی وہان ہند بنت عمرو بن
حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اُس ناقہ پر شوہر اُسکا
عمرو بن الجموح اور بیٹا اُسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی
ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہی تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح
چھوڑ آئی ہی ہند نے کہا خیریت ہی رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اسکے
آسان ہی پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُھَدَآءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ
لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے خدا نے مومنین سے
شاہد و شہید لیا ہی اور کافرون کو باعث غیظ اُنکے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالےٰ واسطے
مومنین کے قتال کے تئین کفایت کرتا ہی اور حق سبحانہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہی چنانچہ حضرت
عائشہ نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور
شوہر میرا عمرو بن الجموح ہی اُنھون نے پوچھا پھر تو اُنکو کہان لیے جاتی ہی اُسنے کہا مدینے مین اُنکو

دفن کرنے لیے جاتی ہون پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اُسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اسپر بار بہت
ہی اُسنے کہا یہ کیا بار ہی اکثر اُس ناقہ نے دو بار بہ بھیر اٹھایا ہی ولیکن اسوقت اسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون
چنانچہ پھر اُسنے اسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اسکو لے چلی مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پر بیٹھ گیا اور
جب اُسنے اسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو احد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہی بھلا تیرے
شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب احد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے
روبقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا وارزقنی شھادۃ یعنے ای پروردگار میرے مجکو
میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیریو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا ہی
یا معاشر انصار ہر آئینہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو انہین سے کسی بڑے نیکوکار کی قسم دون تو وہ
عمرو بن الجموح ہی ای ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہی اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوے
ہین اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اُن شہیدون کے وہین توقف کیا و
بعد ازان فرمایا ای ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہمدیگر
رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُنکی رفاقت
مین پہونچا دے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز احد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی مے نوشی کی اُنہین
میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوئے اور کہا جابر نے کہ روز احد مسلمین مین سے جو لوگ
شہید ہوئے اُنہین اول قتیل میرے باپ تھے کہ انکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا
اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون
روتی ہی وحالانکہ اسکو یہ مرتبہ ملا ہی کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اسپر سایہ کیے ہوئے رہے
اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ احد کے مین نے بشر بن عبد المنذر
کو خواب مین دیکھا تھا کہ انھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہی مین نے
اُس خواب ہی مین اُس سے پوچھا کہ کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہین اسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اُسنے کہا ہان
مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول صلعم کے ہوا تو فرمایا ای جابر یہ شہادت
تھی یعنے جو اُسنے خواب مین دیکھی تھی اور آن حضرت صلعم نے روز احد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش ان دونون کی جب ملی ہو تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم ازیکدیگر پہچانے نجاتے تھے اسلیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت سے جو حکم کیا
کہ ان دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ ان دونون مین دوستے خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون
جو دنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام
مرد سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد نہ تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے وچونکہ قبر انکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور ان دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے زخم
زخم لگا تھا اسوقت ہاتھ انکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ انکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ
پھر اسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر انکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
اسکے کفن کو کیسا دیکھا انھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اسمین انکا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور انکے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اس نمرہ وحرمل کو
بدستور اسی حال وہیئت پر پایا وحالانکہ زمانہ چھیالیس برس کا گزر لیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اسوقت انکے منادی نے مدینہ مین ندادی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنے اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اسکا اسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کے
لیے نکلے چنانچہ انکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ ان شہدا مین سے ایک شخص پر
بیل آہنی پہونچا اس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی
انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح خارجہ بن
زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ
وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ ان دونون قبرون پر مٹی برابر کر دی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اڑتی
تھی تو ان لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئینہ حق تعالے نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اسنے عرض کی میری آرزو یہ ہی کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد اسکے پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم جاری
ہو چکا ہی کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت کعب یا
عمارہ ہو کہ شک راوی ہی پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ احد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلاوے پس اُسنے بھی
اُس روز قتال کی اور بلا حسنہ مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن
ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر انھون نے بیان کیا
کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک
مشک تھی اُسمین پانی بھرا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ
تھے اور اسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے گرد ہو کر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ بہت غار و جوف تھا مین نے پوچھا
اے ام عمارہ یہ زخم تجکو کسکے ہاتھ سے لگا اُسنے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیہ آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اسوقت مصعب
بن عمر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت
لگائی پر اسپر بھی یعنے باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین مارین مگر اس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنے اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی
کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو لو یعنے ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار
آنکلے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہم لوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابودجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی
اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ اُنمین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع نتھا مگر

مین اُس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تا کہ اُسکے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اُس خبیث مردود مقتول پر
پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اُسکو
قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ اُحد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اُنھون نے کہا مین نے سنا رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان وفلان سے بہتر ہو اور حالی یہ ہو کہ حضرت اُنکو
اُس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اُس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت مین نے
اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اُسنے اُس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے براے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکے
باندھا مگر خون بہنے سے اُسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی
تکمید تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین
داخل نہین ہوے ہین کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اُس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبد اللہ
پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آن حضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے
بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوئے اور حضرت کے
پاس سواے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہون گے باقی رہگئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر
میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے
بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہو تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا اُسکے
پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہو تب اُسنے اپنی سپر ڈال دی
مین نے اُسکو اُٹھا لی اور اُسکو حضرت کے سامنے رکھے تھی اور سواران مشرکین ہمپر بیداد کر رہے تھے اگر وہ لوگ بھی
مثل ہمارے پا پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ اُنمین سے ایک سوار آگے بڑھا اور مجھپر تلوار چلائی مین نے
اُسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت پر سے
چت گرا اُسوقت نبی صلعم نے بآواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اُمک اُمک یعنے جلد جا اپنی مان کی خبر لے اُسکی اعانت
ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شعاب مین وارد کیا یعنے اُسکو

ہوا لہ بجرگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحیی سے انھون سنے
اپنے باپ سے انھون نے عبداللہ ابن زید سے انھون نے کہا مین اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ
دقل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا
تھمتا نہ تھا تب حضرت سنے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور انکے پاس مرہم
چند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ انھون نے اسی خیال سے چند چیزین زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے
اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوئے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یا اُم عمارہ مَن یُّطِیقُ مَا تُطِیقِین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہی جیسی تو طاقت رکھتی ہو یعنے
جو کچھ تجھسے ہو سکتا ہو ویسا کون کر سکتا ہو ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہو ام عمارہ نے کہا پھر مین اُس سے
پیش آئی مین نے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دینے بعد ازان حضرت نے فرمایا ای ام عمارہ آخر تونے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہو اُس خدا کو جسنے تجکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے
دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسی بن ضمرہ بن سعید سے انھون
نے اپنے باپ سے انھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اُنکے عہد دولت مین چند مرط
یعنے گلیم صوف و خز سے بنے ہوئے کہین سے آئے تھے اُسمین ایک گلیم بڑا اچھوڑا لانبا اور بہت خوب بُنا ہوا تھا مردم
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اس اس قدر قیمت کا ہو کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید کے
تئین جو زوجہ عبداللہ ابن عمر کی ہو بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہو ہنوز
عبداللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہو یعنے تا روز عروسی اُسکے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس
گلیم کو اس شخص کے تئین بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہو وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہو کیونکہ مین نے روز
اُحد رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہو اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی سعید ابن ابی زید نے
مروان بن ابی سعید بن المعلے سے انھون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا کہ ام عمارہ روز اُحد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے
خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اُنکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ ان عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اُنکے مردے
مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اُنکے
مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور
کہتی تھین کہ تو عورت ہی (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اُن عورتون کو دیکھا کہ منہ پھیر کے بھاگی
جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوے تھین اور اُنکے مرد گھوڑون پر سوار اُنکے سامنے سے جان بچانے منہ چھوڑا
بھاگے جاتے تھے تا آنکہ وہ عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین
اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہی اور وہ خوشخو تھی چنانچہ
سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہی اور چل نہین سکتی ہی اور اُسکے ساتھ ایک دوسری عورت
بھی ہی یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ ہمسے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے
اور ہمکو اُس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن
عبد اللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سُنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم
کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت میری والدہ
دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا ای پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا
رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا
ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اُسپر
انبار ہو گیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کر کے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم
دیکھکر فرمایا اُمَّکَ اُمَّکَ یعنے خبر لے اپنی مان کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر
اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے
رتبہ و درجہ اُسکا) بہتر ہی مقام فلان و فلان[لہ] سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابک) یعنے تیری مان کے
شوہر کا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ
اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت
مین آپ کا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنے ای پروردگار اِن لوگون کو
جنت مین میرا رفیق کر اُسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہی اُس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

لہ فلان وفلان سے مراد [illegible] بعض دیگران ۱۲

اور راوی کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ
اُس دُلھن کو اُنکے گھر مین اُس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے
اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اُسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گئین تو وہ اُس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے
جدا ہو کر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس
واقعہ کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہو اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بدستور ملگیا ہو تب مین نے
جانا کہ یہ اُنکے لیے شہادت ہوا اسلیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ مصحبت ہوے چنانچہ
اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آن حضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سعید بن عرب کے سامنے آئے اور اُسکے گھوڑے کو پکیا
وہ گھوڑا اُچھلکر گر پڑا تب ابو سفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابو سفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہی ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اُسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور اُسی سے
اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُوسنے دوسرا ضرب لگا کر
اُنکو شہید کیا اور ابو سفیان پا پیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اُترکر ابو سفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابو سفیان کا ہی کہ جب حنظلہ شہید ہوے تو اُنکے
والد اُنکی نعش پر گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اُنکے
والد نے اپنے دل سے خطاب کر کے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈرتا تھا واللہ
تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکو کار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین دہر آئینہ ممات تیری ساتھ
انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کیسکو اصحاب
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اُسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ کرو
یعنے اُسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ جس امر کو

خبر جانتا تھا اُسمین اُسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و
بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہند تھی اور
اُسی نے اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان و ناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی
نتھی کہ جو چوڑیان بازو بند اور کڑے اور پازیب پہنے ہوئیان تک کہ سواے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو
اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان
و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ما مُزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل میت
دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پہ جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے پانی ٹپکتا تھا
ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب
حضرت نے کیسکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت
جنب مین نکلے تھے اور مروی ہو کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے
اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال
و زنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش
سے قتال کرنے اُحد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ لبعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُنکے
پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکل کر اُحد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور
لوگون کو مصروف بقتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا
پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ
اُنکے عقب سے پر اسواروں کا آپڑا اُسمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ اگر
باہم مختلط ہو گئے تا آنکہ اُن دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا
جُدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اِس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہو وہب
بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ
لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُنکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے
کون ہو پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن
لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور
کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اِن لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہو مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ
مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہوے
اور ان لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہانتک کہ انکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر انہین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے انکو گھیر لیا اور انکی
تلوارین اور برچھیان انپر پڑنے لگین پس انکو انھون نے قتل کیا اور اس روز انکے بدن مین بیس زخم
سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اس جگہ کو کہتے ہین جہان
زخم و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اس روز لاش انکی بہت بری طرح سے قتل کی گئی
یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان انکا برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہانتک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشترین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسپر مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا قرینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اسوقت وہ سوکر اٹھے تھے انھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان انھون نے کہا
مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہے
تب سعد نے کہا اے جوان تو اس مزنی کا کون ہے جو روز احد شہید ہوا اس جوان نے کہا مین اس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبا و اہلا یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مزنی کہ روز احد مین نے اس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آن حضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور انکے بشرے سے انکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر بس وہ اٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہے کہ اس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ انھین مین پھر گیا اور بعد اُسکو قتل کر چلے تھے اور مجھے
آرزو تھی کہ واللہ اُس روز آپکے ساتھ مجھکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد
اُس جوان کا سہم اُسی وقت طلب کیا اور اُسکو دیدیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار رہو کہ ہمارے پاس
قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر یا اُس نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون
پھرے اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے
خدا تجھسے راضی ہو پس مین بیشک تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آنحضرت اپنے دونون پاؤن
سے اُسکی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ کسقدر اسکو زخم لگے مین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اسوقت اسکی
قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی
اُسپر نقش علم سرخ تھے یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے بنے تھے کہ حضرت نے اُس چادر کو کھینچکر اُنکے سر مین
بطور عمامہ یعنے سر پیچ کے لپیٹا اور اُسکا طول مین دراز کیا تو وہ نصف راتون تک پہونچی پھر حکم کیا تو ہمنے
حرمل یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اُنکے دونون پاؤن پر بچھا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کی طرف
پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت میرے مزنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا
مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے
تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اُنمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ
رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمانؓ ابو عبادہ تھا پھر بعد اُسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک
کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے
بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم
اُن لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اُنھون نے کہا
مجھے اُحد کے سیدھے راستے پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتے ہوے
اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت
نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اُنمین سے ایک تو
فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سود بن عزیہ و سعد بن عثمانؓ و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن
عامر کہ پہونچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اُسنے
ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اُنکے منھون پر خاک اُڑاتی تھین اور اُنمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

چہرہ تھی تو چرخہ کاتے اور اپنی تلوار تجھکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند عورتون کے اطراف احد کے متوجہ ہوئین
اور بعضے روات مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہی کہتا ہو کہ مسلمین اس جبل سے آگے نہ گذرے تھے
آپکے مرد دامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز نکی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
تھا اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمن اور عثمان کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبد الرحمن نے ولید بن عقبہ
کو بلایا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اسکو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوا
اسکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمن
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبد الرحمن تجھسے کہتا ہو کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید
عثمان کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے کہا سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے
بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا سہم وجائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حاضران بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اسکو تحقیق عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمان
طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہی اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ
بیعت مین دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہی دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمن کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قد عفا اللہ عنکم اور
کہا یہ اُن لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
انکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یوم التقی الجمعان یعنے جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو انھون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ انھون نے ہرگاہ روز احد
گناہ عظیم کیا اور خدا نے اُنسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر انھون نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اسکی عوض مین
انکو قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اس معرکہ مین معاودت کی اسوقت امیہ
ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سواے دونون آنکھون کے اور کچھ
نظر نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہی پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اُسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اُسکے سر پر کلاہ آہنی اور اُسکے اوپر

خود بھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے خط نگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہوئی اور اُسنے جو مجھپر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اسکو تلوار ماری وچونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنے پانون کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پانون کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے زیر بغل خالی وکشادہ دیکھکر اپنی شمشیر
تلوار کا پھل پھونک دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت
کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہی) وایضاً حضرت نے اُس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نبی کذب
نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
آئے یعنے روز احد اور وہ اُسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم
انس بن مالک بھی اُس محفل کی طرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود وتقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے
کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اُنکے
تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اُٹھ کھڑے ہو اور لڑ مرو جس امر پر رسول خدا صلعم مرگئے بعد ازان انس بن النضر
تیز دستی وچابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اُسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اُسکو اُمۃ واحدہ یعنے بے مثل ومانند وپیشوا اُٹھا دیگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم
لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اُنکی خواہر نے اُنکے حسن سر انگشتان یا حُسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور
کہا راویون نے کہ گذر مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے
حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اُنکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے
(مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہی جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہی) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہوا
کہ محمدؐ قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمدؐ قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہی جسکو موت نہین ہی اور حال یہ ہی کہ محمدؐ
تبلیغ حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال وجہاد کرو ایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد ربیع کے ہوا اور
اُنکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہی کہ محمدؐ
شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمدؐ نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچادی
اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی وقائم ہی وہ تو مریگا نہین اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا
کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اُنھون نے بیان کیا کہ

اُس روز جب مسلمین غول غول متفرق ہوگئے اور باخود او پشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن دحداحہ آگے بڑھے
اور باواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو مین ثابت ابن الدحداحہ ہون اگر محمد شہید ہوے تو حق تعالے
تو زندہ و باقی ہے وہ کبھی نہ مریگا پس اے تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالی تمکو غلبہ دینے والا ہے
اور تمھاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہوگئے تب ثابت مع اُن مسلمین کے
جو اُنکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا انمین
چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن دحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اُنکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہین کہ جو لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے یہ لوگ یعنے ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہان یعنے احد مین
کوئی قتال لڑنے والا نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابولبابہ پر بمقدمہ عذق یعنے نخل کے
[illegible] کہ جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ حق ابولبابہ کے
کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آن حضرت صلعم نے اُس عذاق کو ابولبابہ سے
واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابولبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آن حضرت ابولبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہوگا اسپر بھی ابولبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر مین اُس یتیم کو اُسکا عذق دلوادون تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
بن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابولبابہ سے خرید کر لیا اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ
کر دیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عَذقٍ مُذَلَّلٍ لِابنِ الدَّحداحۃِ فِی الجَنَّۃِ یعنے بہت سے
عذق جنت مین ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنے اُسکے لیے مہیا ہین پس بنابر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہان تک کہ وہ اُحد مین شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہو گئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہان تک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ مُنھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکرے جسے تیری تزویج حور عین سے
کر دی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد مین سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج کر دیا ہے اور ابن واقدی نے
ابن جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہیں پہونچی مگر یہ کہ اسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اُسوقت جب
اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضربت نعمت
مشکورہ ہے واسطے ایسا نہین کہ مین تجکو قتل کرون اور ضرار بن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ یعنے
جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اُنکی
معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے
بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے
اور فلان کو کسنے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
دخشم نے پھر جب ہمنے احد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون مین
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہو گی سوائے اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہکر
پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ
ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اُنکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنے عوض خون
سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاتی
(یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہو گا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے
ہین اور اُنکے یہان کراع نہین ہے اور ہمارے ساتھ سلاح اُنکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر انہین یہی
امر قرار پایا کہ اُنھون نے بخود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا واسطے پس ہم اُنکے سامنے نہ ٹھہر سکے
یہانتک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور پریشان وروگردان ہوے اُسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو
جنگ بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا تو کسی
موقع دیکھتا ہے کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کی طرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر انداز تھے کہ وہ
خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسیکو ذی قوت
نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کر لیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا
کہ قوم تاراج کر رہی ہے اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہمنے اُنپر بڑی شدومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہو گئے
اور جسطرح ہمنے چاہا اُنکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس او خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبۂ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اُنمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اسکو عرصہ بعد

دوڑ ہو دو بنے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی مابین مین انصار آپڑے اور بڑھکر ہم مین خلط ہو گئے اور ہم لوگ گو سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہان تک کہ اُنھون نے میرے
گھوڑے کو پے کیا تب مین پیدل ہو گیا پس مین نے اُنمین دس مردون کو قتل کیا پر اُنمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے مین موت بالغ سے دوچار ہو گیا تھا اور اُسدم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا تھا
یہان تک کہ ہر طرف سے لوگون نے اُسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہو اُس خدا کی
جسنے اُنکو (یعنے شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اُنکو شہادت ملی) اور اُنکے ہاتھون سے میرا امر
مجھپر آسان ہوا اور صحابہ راویان نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کسیکو حال ذکوان بن عبد قیس
کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے طرف ذکوان
کے دیکھا یہان تک کہ جب وہ اُنسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچگیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اُنپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو یہ کہکے تلوار ماری لے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اُسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اُسکے پاؤن پہ تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پاؤن جدا ہو گیا بعد ازان مین نے
اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ
ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب
مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف منتہی ہوے تو اُسکو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ بن جبیر دس آدمیون سے
وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیئے تو عبد اللہ
اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا پھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان باہم اعدا کے صف باندھی اور
آفتاب کو سامنے کرکے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ افسر اُنکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اُنکے
زخمی ہوے پس جب عبد اللہ زمین پہ گرے تو اُنکا رخت تن اُس قوم نے اُتار لیا اور اُنکو بری طرح مثل کیا یعنے
گوش و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُنکے شکم سے پار ہو گیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی
حالت مین اُنکے پاس گیا تو وہان مجھکو ایک محل پہ ہنسی آئی کہ اُس محل پر کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام
مین مجھکو نیند آئی کہ ویسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان
کوئی بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اسکی دونون
بانہہ پکڑے اور ابو حنہ نے دونون پاؤن پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ

اسی عرصہ مین کہ ہم انکو اوٹھانے لیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عامر نیزہ زخم سے
کھل گیا پھر آنتین باہر نکل آئین تب ابو حنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اس حالت مین غفلت
مجھپر مثل غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اُس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبد اللہ
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا قبل مین انکو [illegible] تب ہم وادی
مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے وچونکہ اُسمین نہ چوڑائی تھی تو مین نے کہا [illegible]
پس مین نے اُسکو اوتار لیا بعد ازان گوشہ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ [illegible] درست ہوا [illegible] کو
دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم انکو دیکھ رہے
ہوے تھے پس اُنھون نے جنگ درمیان ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا راویون نے کہ وحشی نامی ایک غلام
تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام
سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھکو آزاد کردون
اگرچہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبد المطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ سواے ان تینون کے ہین ہماری
قوم مین کیسکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے پاس [illegible]
تو مجکو یقین ہی کہ مین اُنپر قادر نہو سکونگا کیونکہ اصحاب اُسکے اُنکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہی
کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا کہ اگر انکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا اور علی پس انکو
مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہی مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہی جسکو مین طلب کرتا ہون یعنے علی ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین انکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور
پُر ریش تھے پس اُنسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی یعنے پیشہ ختنہ گری کا اختیار کیا
رکھتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے
کہا اے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی اُنمین ہی جو ہمپر ہجوم کر سکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی اور بظر وہ چیز کہ
درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہی اور اُسکا ختنہ کیا جاتا ہی) پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی
کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہی) میرے قریب تو آ پس اُسکو اٹھا لیا جب اُسکے دونون پانون
زمین سے اوٹھ گئے تو اُسکو زمین پر دے مارا اور اُسکو پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جسطرح

بڑی وقت ذبح تڑپتی تو پھر جب اُنھون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک نالی
کے کنارے پہ گر آ ... لگے کہ پانون اُنکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اُنکے گرنے سے خوش ہوا
پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اُسوقت ایک گروہ نے اُنکے اصحاب مین سے
اُنکی طرف رجوع کی مین سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب نہ دیتے تھے تب مین نے کہا
واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ
حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا بدلا دیا اور اُسوقت اصحاب حمزہ کو ... اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اُنکی
نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑ کر کلیجہ
نکال لیا اور اُسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون
تو میرے لیے کیا جائزہ ہی اُسنے کہا میرا سلب یعنے رخت تن سب حاضر ہی تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہی اُسنے اُسکو چبالیا اور پھر منھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو پھینک دیا
آیا نگل نسکی یا گھن کھا کر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور زیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب
تو مکے کو جائیگا تو مجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُسکی نعش دکھا دے تب مین نے لاش
اُنکی بتادی اُسنے اُنکے مذاکیر یعنے ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد
ازان اُسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازو بند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ
وغیرہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے
ابن ابی عون سے اُنھون نے سنا زہری سے اُنھون نے سنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث
بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اُنھون کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہملوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہی
لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اُسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہی اور نشے مین ہی
اور پھر صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اُسیکے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر جب ہم
نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہی اور اُسقدر اُسیکے بیٹھنے کے ایک
زربیہ (یعنے پوستین یا قالین ادنی) بچھا ہوا اُسپر وہ بیٹھا ہی ہملوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال
قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات او سنے منھ پھیرا تب
ہمنے کہا کہ آج کی رات ہملوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اُسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہی کہ اسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین
لوگون کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھی تو وہ مجھسے کہتی تھی
ایہا ابا دسمہ یعنے خاموش اے ابو دسمہ میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم وارد احد ہوے تو
مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف
اور مین نے ایک درخت کے نیچے اُنکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اسی وقت
سباع الخزاعی اُنکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اُن لوگون مین ہی
جو مجھپر ہجوم و زیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آیہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اسکو اُٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اُسکے دونون پاٴون زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پاٴون تلے کی نظر آئی تب اسکو زمین پر پٹک مارا
پھر اسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُنکے سامنے پڑا کہ وہ اسمین گر پڑے
اُسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ ان اسکی اُنکے زیر ناف جا لگی کہ اُنکے دونون زانون کے پار نکل گئی اسوقت
مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُسنے مجکو اپنا لباس و زیور حلہ مین دیا محمد
بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ آنا مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے
او مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہی
کہ ہم دونون مین سے کسنے اسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے
کلیسا سے یہ کہتے ہوے سنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے
پہچانتا ہی اُسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی و ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہی مین نے کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا
زمانہ یاد نہین ہی یعنے درمیان ہمارے تمہارے صحبت زمانہ نہین گذرا بعد ازانکہ مین تجکو گود مین اُٹھاکر تیری ماں
پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا (محفہ ہودج بے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا
اُٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) یہان تک کہ تو اسوقت موجود ہی اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پاٴون
مین دو پاے برنجن یعنے خلخال تھے جڑاو نگینہ یمانی سے بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے یعنے کڑے اور انگشتریان
چاندی کی (یعنے چھلے) اُسکے پاٴون کی اُنگلیون مین تھے پس اُسنے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ
صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کیے
گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ و نام حصن ہی) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اُس ٹیلے پر
تیر چلانے لگے تب مین نے کہا اے پسر فریعہ کچھ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت

زبیر کی بیٹی حسان ... حسان برقلعہ بلندی برسخ وصفیہ نے اس کی بیت سے خطاب کیا ۱۲

واختیار اُس امر کا نہین ہی جو مجکو ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہی یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ
حضرت کے اُحد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالاے حصار چڑھا آیا تھا تب مین نے کہا یعنے حسان سے میرے ہاتھ مین
تلوار کو خوب مضبوط باندھدے پھر تو ہٹ جا تب اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھدی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا اور اُسکے سر کو اُسکے
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہوگئے اور مین فارغ مین کچھ دن چڑھتے بالاے
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھکر کہا کہ کیا یہ نیزے اُنکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون
نہین دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اُن نیزون کے میرے بھائی حمزہ رض پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے
کہ بعد اُسکے مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی و ایضاً صفیہ بیان کرتی تھین
کہ مین بالاے حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصاے حصن پر رجوع کی تھی
جب اُنھون نے وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے ہوے و ایضاً صفیہ
نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون
کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہم اہل چلنا نکا ہسے یعنے ہم سب باہم ملکر ایسا ہی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اُسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے
لے اُنھون نے مجھسے کہا ای پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہی تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا بحمد اللہ خیر ہی مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اُنکو دیکھون اُنھون
نے مشرکین سے خفیہ ایک طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اُنکے پاس گئی تو اُنکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہی کہ رسول خدا صلعم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہو میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ کا اُسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
یَا رَبِّ اِنَّ الْحَارِثَ بنَ الصمہ + کَانَ رَفِیقًا وَ بِنَا ذِمَّۃ + قد ضل فی مہامہ مہمۃ + یلتمس الجنۃ فیما ثمہ + یعنے
اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عہد و ہمت ہی وہ گم ہوگیا ہی
وادی پر آفت و سخت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہی ۱۹ واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سبق ابی الزناد کا تھا چنانچہ علی رض حارث تک
پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غضب مین لایا ہو
راوی نے کہا پس اُسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا ای زبیر میری طرف سے اپنی ماں کو روک

له یعنے ہم بھی بہت خوش ... [illegible] ... بھاگتی ... ۱۲

اور اُسکو بچاؤ اور اُسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہے تم
پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے
حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا مان جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے
کہا جب تک مین اُنکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ
مین ٹھہرائے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و
اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تا کہ وہ روز
قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اُس روز صفوان بن اُمیہ
نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا
یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوائے
حمزہ کے نہین دیکھا اور اُس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے
تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہؓ شہید ہوے تو صفیہ بنت عبد المطلب آئین اُنکو تلاش کرتے لگین
اُسوقت درمیان اُنکے اور نعش حمزہؓ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو
اور اُسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب
وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین
اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلائے
مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت
میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ
بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش کی
سختی مثلہ یعنے بریدہ گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب
ہونگے تو ہم ان مین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وان عاقبتم
فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین یعنے اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو مثل و بمقدار
اُسکے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کہ کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور جب
ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے غمخوار
حضرت کا اور جو صدمہ اُنکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اُنکی طرف

اشارہ کرنے تھے کہ بیٹھو اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابو قتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا:
ای قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا ای ابو قتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اُنسے باعث لغزش اقدام اُسکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہی کہ مدت عمر تیری
طول ہو گی تو بمقابلہ اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اُنکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر
قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا تھا اُس سے مین اُنکو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے
عرض کی یارسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اُنھون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہی وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یارسول اللہ
ہر آئینہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا و رسول سے سوال کیا ہی اور
یہ کہا کہ ای پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح سے
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجکو مثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہو کر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجا دین اُسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یارسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکے کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ
بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ہَنِیْئًا لَہٗ الشَّہَادَۃُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اُسیکی طرف
ہماری بازگشت ہی اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اُنپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُسنے کہا
کسکے لیے یارسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ہَنِیْئًا لَہٗ الشَّہَادَۃُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ ای حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب
کی کر اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اُسنے کہا واحزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اُسنے کہا وا عقراہ (یعنے ہاے تباہی اُسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ
دو مرتبہ ہی کہ کسیکے لیے نہین ہی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا یعنے وا عقراہ

اُسنے کہا یا رسول اللہ مین اُسکے اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اُسکی اولاد کے لیے دعا
کی تا کہ اُسکے خلف نہ ہو گئے احسان و نیکوئی کرین بعد اسکے حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ
ہوئی چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے اُن
عورتون کے ساتھ تھی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز
اُحد کی طرف نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے اُحد مین شہید ہوئے
پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہی لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر
صلاح مین جیسا تو چاہتی ہی اُسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اُنکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اُسکو حضرت کی طرف
اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کل مصیبۃ بعدک یا رسول اللہ جلل یعنے ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپکے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپکے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنی اہم و بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہی) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے ہوئے مدینے کو ہانکتی چلی
جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی
کیا خبر ہی اُسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہی جیسا کہ حق تعالی
نے فرمایا واتخذ اللہ من المومنین شہداء ورد اللہ الذین کفروا بغیظہم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ
المومنین القتال ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین
مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہنچے اور
حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہی (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ نے اُس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اُسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حل کیا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہی جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے
اُسکو وہان دیکھا ہی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیہ وادی کی طرف
نکلے تو کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اُنکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہی ناگاہ مین سعد کے
پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب
مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمھارے لیے بھیجا ہی تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جس طرح
کوزہ آہنگر یعنے دھوکنی سے سانس نکلتی ہی اس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہی کہ تمکو بارہ زخم کاری لگے ہین اُنھون نے کہا ہان سب مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام
پہونچانا اور اُنسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اُس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہو واللہ تمھارے دیکھتے ہوے یعنے جیتے جی اگر تمھارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہ ہوگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اُنکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ رو بقبلہ ہوکر
دونون ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اُس سے راضی ہو اور
راویون نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمد قتل ہوے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ
لوگ ہر طرف متفرق ہوجاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اُنکے پیچھے سے اُنکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بہر اس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اُس جبل مین مجتمع تھے اور جو اُنمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے
اور جو خبر اُنھون نے دربارۂ حضرت کے سُنی تھی اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اُسوقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ و سالم
ہین اور مین اُسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام رو ئینہ تھی یا کچھ اُسمین سے رو ئینہ تھا تب حضرت نے
اُسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب کے درمیان
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے
بوقار تمام خرامان تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر
نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہی بس اُنھون نے حضرت کو اپنی آغوش مین
اور دوش پر اُٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اثناء راہ اُحد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہی پھر وہان سے
حضرت کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اُٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ تھے

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اُنکو
گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اُن لوگون نے
اُنکو پہچانکر رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص
کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین
مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند آپ کو
اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف
اشارہ کرکے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب
مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اُسوقت اُنہین سے ابوبردہ بن نیار نے تیر کو چلہ
ملاکر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو
آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ
اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے اپنا مکر اور اپنا گروہ
پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین
پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ آتے اُن
مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنہین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زہیر تھے
اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے
پھر بعضے اُن مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس ابھی اُسی حال
مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیرا تا کہ اُنکا ہم و غم اُنکے دل سے
غلط کر دیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالاے
سر اُنکے بلندی پر اپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اُنکو نظر آئے تو یہ لوگ جس ذکر و فکر مین تھے
وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا
صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنے لوگون
کو قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اُسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے (یعنے اسلیے کہ مسلمین
مفرور ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھگیا
پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِن قَبلِهِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہو خدا کا اُسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مرجاوے
یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤگے اور ابو سفیان ذیل جبل مین تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے
دعا کی اللّٰہم لیس لہم ان یعلونا اے پروردگار اُنکو ہمپر غلبہ ہو اور وہ ہمپر نہ آسکین آخر کو مشرکین مغرور ہو گئے
اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد کرتے ہین اور ہم اُنسے سالم و محفوظ
تھے لیکن ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہم لوگ سو گئے یہانتک کہ سپرین
آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبیداللہ نے
بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اُسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اُسوقت
گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ لَو کَانَ لَنَا مِنَ الاَمرِ شَیءٌ مَا قُتِلنَا
ہٰہُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالے نے
انھین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لَو کَانَ لَنَا مِنَ الاَمرِ شَیءٌ مَا قُتِلنَا ہٰہُنَا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے
اپنے تئین دیکھا کہ اُس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسول خدا صلعم
مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا
گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہانتک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء ابن معرور
کی غلبۂ نیند سے اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اُسکو خبر نہ تھی یہانتک کہ اُسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک
تلوار کے اُٹھا لیا اور اُسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اُس روز ہمپر نیند نے ایسا
غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اُس روز اہل نفاق
و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اُس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط
اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر آنیکا
ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار جولانی کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب
نبی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اُعلُ ہُبَل (ہبل نام بت کا ہے) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت
کے لیے) بعد ازان اُسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج
بدلہ ہو بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ دو ہاے دولاب ہے کہ ایک بھرتا ہو دوسرا خالی ہوتا ہے
یعنے جنگ دو سر دارد) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اُسکی
عوض اُحد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا
حضرت نے کہ ہان اُسکو جواب دے پھر جب ابو سفیان نے کہا اُعلُ ہُبَل یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ اعلےٰ و اجل ہی ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہی اسلیے کہ اُسنے اپنی جانب سے ہمپر احسان
کیا ہی بنصرت بعد ازان اُسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین تب عمرؓ نے جواب دیا
کہ یہ ہین رسول خدا صلعم اور یہ ہین ابوبکر اور یہ ہون مین عمر کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہی یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام
کے لیے گردش ہی اور جنگ دولا ب ہی جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہین ہی کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمھارے
قتلا جہنم مین ہین ابوسفیان نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درینصورت ہم نا امیدی و
ہلاکی مین ہین پھر کہا ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزّیٰ ہی یعنے جو عزیز و غالب ہی اور تمھارے لیے عزّیٰ
نہین ہی عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہی اور تمھارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہی ابوسفیان نے کہا اے پسر
خطاب ہر آئینہ عزّیٰ نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہی بعد ازان ابوسفیان نے کہا اے ابن خطاب
اُٹھ میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اُٹھکر اُسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا مین تجکو تیرے
دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہی (یعنے وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا یا اللہ
ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہی اور
حال یہ ہی کہ ابن قمیہ اُن لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازان ابوسفیان نے پکار کر کہا
کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثلہ یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے یہان کے
سردارون کی رائے سے نہین ہوئی بعد ازان اُسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا
تو اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعد ازان ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمھارا وعدہ گاہ بدر الصفرا
ہی شروع سال پر (صفرا نام مقام ہی بدر مین) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا
صلعم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابوسفیان
اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا
اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کیجاتے ہون تو عورتون اور
بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ
لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو کوچ ہی اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل کھینچین
ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر وہ لوگ مدینے کی طرف
روانہ ہونگے تو مین بھی اُنکی طرف جاؤنگا اور ہاتھون ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سنکر اُس طرف
دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل مین قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرت کے
پاس دوڑتا ہوا پھر دونگا پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اُنکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق مین پہونچے

اور مین جب اُنکو دیکھتا تھا تو اُنکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اُنکی طرف کان لگاتا تھا اور اُنکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہی اُنکے
شہر کی طرف اور اُن لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باہم
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اُنپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ
سُست ہو گئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا پیچھا نہین کیا تھا وحالانکہ اُنکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو اُنکے ارادے سے منع کیا ہی پھر جب کہ سعد نے اُنکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام عقیق وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم کے لوگ تھی
اس طرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہی سچ ہی مین نے عرض کی ہان سچ ہی یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اُنکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہی
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کو
کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنے
آہستہ بیان کر کہ ہر آئینہ جنگ مین خدع یعنے دھوکھا ہوتا ہی پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون
کیونکہ خدا نے اُنکو پھیر دیا ہی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحییٰ بن شبل سے اُنھون نے سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو
دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہی تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہی تو وہان سے
جلد پھر آئے اور تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابوسفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
ہمکو نعمت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کی طرف سے اور اپنا سر منڈا لیا
اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اُسنے کہا
اس بات سے تمھاری کیا مراد ہی اصل تو یہ ہی کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اُنپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اُنمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہو گئے وبعد ازان کہ اُنکے گروہ پھر جمع ہو گئے (اور اُنکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود ہا مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہی کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہی کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر جا چکا ہی اور قبیلۂ اوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہملوگ روحا تک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادۂ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہملوگ وہانسے روانہ ہو گئے

ذکر شہدای احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے اُنھون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوے اور دوسری روایت مین واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اُنھون نے سنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ ان شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصاریین سے تھے کہ مزنی اور انکا برادرزادہ اور دو فرزند پسر بیت کے ملا کے سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہی چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اُنکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ انکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولیٰ حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ اُنکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے اور وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اُنھون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ مابین دو شاخے یعنے دو منارہ اُس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہی اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ انکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ وعبد الرحمن پسران ہیب شہید ہوے اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے اُنکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان اُنکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطائً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو عتبہ بن مسعود نے خطائً شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوے اور

عباد بن سہل کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور ساہل راجح مین سے کردہم طرف تو بیا عبد الاشہل کے ہوا یاس بن
اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن تیم شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے و من بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید
ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوے جنکی کنیت ابو النبات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم
سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا ہو حق تعالے نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو
اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازون کے افسر تھے انکو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے
شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب
بن الحارث بن ہلیشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحرث بنی الخزرج سے خارجہ
بن زید بن ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن
کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر
جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی انکو غراب
بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوے اور عتبہ بن ربیع بن
رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک
بن خالد بن نیلہ و حارثہ بن عمرو و نفث بن فروۃ البدی یہ تینون شہید ہوے اور بنی ظریف سے عبد اللہ بن
ثعلبہ و قیس بن ثعلبہ اور ظریف و حمزہ جو انکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے
جو بنی سالم تھے و بعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوے اور
نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس سلمی
نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوے
کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر بن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی یاان بن معن نے ابی وجزہ سے انھون نے کہا کہ روز احد
تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد
کا یہ ہو کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

۱۷ قولہ سچ فرمایا ہو حق تعالیٰ نے ...

اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ
تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمھارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام
کرو انھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے
ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا
اور سوید اُس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اُن لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اسلیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہو کر چلے جاتے
تھے یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے تو پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارد یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہی مجذر
نے کہا یہ کیا بات ہے اُس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہے اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہے تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو منھ پھرا گئے
اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت
تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر
اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے
اُسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہے تب شیخ نے کہا فَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ وَاخْفِضْ عَنِ الدِّمَاغِ یعنے استخوان چھوڑ کر
اور دماغ سے نیچے اُتار کے یعنے دماغ بچاکر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون کے
سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اُسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیمابین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین یعنے
مدینہ مین تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز اُحد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس نازل ہوے اور اُنکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہو اور حضرت سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز جبرئیل
نے یہ خبر دی اُسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم جس جس روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُسمین نماز
پڑھی جسقدر خدا نے چاہا اور انصار حضرت کا آنا وہان سُنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت
مین وہان حضرت علیہ السلام کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کہنے لگے اور
لوگون مین تفحص کرتے تھے کہ ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مُنھ سے لپیٹے ہوے تھا جب
حضرت نے اسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلاکر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجاکر قصاص مین مجذر بن زیاد کے
اسکو قتل کر اسلیے کہ اُسنے روز احد مجذر کو قتل کیا ہو پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا
صلعم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئین اس راہ سے نہ تھا کہ مین اسلام سے
برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیتِ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اُسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میرے نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین اپنے
عمل سے طرف خدا اور رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئینہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسول کے اُسکے
اور وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اُنسے کچھ فرماتے تھے
(یعنے دربارہ دیت و قصاص) تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اُسکے سامنے آ
اور قتل کر اور حضرت سوار ہوگئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہو کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن لیساف دیکھتے تھے کہ اُنھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب
حضرت صلعم سوار ہوکر اُن لوگون کی طرف آئے اور اُسمین فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار ہی تھے ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوے اور اثناے راہ مین اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا شعر حار فی سنۃ من نوم
اولکم ✽ ام کنت ویلک مغترا بجبریل اُسکا مضمون یہ ہو کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل بند مین اونگھتا تھا
یا کہ وائے ہو تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور اُنکے شیوخ نے جو اُنکے اُستاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار

اَبلِغ جلاسًا وعبد اللّٰہِ مالکہ * وان کبرت فلا تخذ لہا حار * اقتل جدارۃ اما کنت لاقیہا * واحی عوفا علی عرف وانکار

اُسکا مضمون یہ ہو کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اُسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اُن دونوں کو رسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نکریگا تو اُنکو بھی قتل کر خواہ تو اُنکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عشرہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور قبیلہ بلجبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے اُنکو سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثہ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن زید بن ثعلبہ تھے اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازاں منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے اُنکو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا اُنکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو مبذول سے ابو اسیرۃ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اُنکو خالدؓ بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم تھے اُنکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد وکیسان مولی اُنکے اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان اُنکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونون پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اُنکے لشکر کا نشان بردار تھا اُسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمانؓ بن ابی طلحہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمانؓ قتل کیا گیا اور جب کہ صواب غلام نے علی علیہ السلام پر حملہ کیا تو اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمہ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ

بنی عبد المطلب نے قتل کیا اور عبد العزیٰ کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا وہ پسر ام انمار تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم عقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سُنکر کہا کہ قزمان اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُس وقت خالد بن الاعلم اُسکے سامنے آیا اور دونوں پیدل تھے پس دونوں باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کارگر کرتے تھے چنانچہ وہ دونوں کہ اس حال میں تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُسنے تیز دستی کرکے قزمان پر نیزہ سے وار کیا مگر نیزہ غیر مقتل مین لگا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہو جہان کے ضرب سے مرجاتا ہو) پس نیزہ بہک کر بیٹھ گیا اُنکا تب خالد وہان سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہو پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے آیا اور یہ دونوں یعنے قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر اُسپر کارگر نہوا پس یہ دونوں برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسی وقت اپنی شدت جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوئے اور بنی عامر بن لوی عبید بن حاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور سوائے اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا ای محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجھکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ گزند نہین اُٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اُس سے دھوکا نہین کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جاکر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ انھون نے اُسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوائے اُسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سُنا کہ چنانچہ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اُنھون نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے مین اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہو تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہوکر دا ہنے بائین دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اُسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اُنھون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے اُسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابو عمرو بن سفیان بن عویف اور شراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوے اور کہا راویون نے
کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء مین سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبدالمطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اُنپر نماز جنازہ
پڑھی اور فرمایا مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت جنب مین تھے اور رسول خدا
صلعم نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخمون انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ
راہ خدا مین مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے محشور ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون
ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر مین) کہ مین ان لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس
اول جسپر رسول خدا صلعم نے تکبیر کی چار بار (یعنے چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت
کے پاس شہدا جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اُٹھا لاتے تھے تو اُسکو حمزہ بن عبدالمطلب کے پہلو مین رکھتے
جاتے تھے تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار
نماز جنازہ ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے
تب اُنپر نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اُسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنپر نو نو سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ بن عبید اللہ و ابن
عباس و جابر بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداء اُحد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
مین اُن لوگون پر شاہد ہون تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ
اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے ولیکن ان
لوگون نے اپنے اجور و کمائی مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت
کروگے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہین گے دیا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے
والے ہین اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے
انس بن مالک سے سنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہداء پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبدالملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن
المسیب سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اُسکو وسیع کردو اور خوب صاف کردو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اُنمین سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کردو چنانچہ مسلمین اُنمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُسکو مقدم رکھتے

تھے اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ دو ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو
بن الجموح و خارجہ بن زید و سعد بن ربیع و نعمان بن مالک و عبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن
ہوے اور جبکہ حمزہ بن عبد المطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اڑھائی
جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنے سر سے) اُڑھائی جاتی تھی تو دونون پانون کھل جاتے تھے اور جب پانون
سے اُڑھائی جاتی تھی تو مُنھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مُنھ اُنکا ڈھانک دو اور اُنکے پانون کو
حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ
اُنکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور
امصار مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے
کہ تم لوگ زمین حجاز جسر دیہ مین ہو (جرد یہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا
کاش کہ یہ بات اُنکو معلوم ہوتی قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینے کی سختی و شدت
پر صبر کریگا مین روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ یا فرمایا مین اُنکا شاہد ہونگا اور راویون نے
کہا کہ عبد الرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا
نام لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُنکے لیے بھی سواے ایک چادر کے
کفن میسر نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور
ایک چادر مین لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہے آئینہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہے کہ نہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس و پیچ در پیچ
زلف پیچان زیادہ تجھسے پھر از ان اب تو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اُنکو قبر مین
رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اُترے اُنکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ
رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اُترے اور زبیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور
اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا انمین
سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہے
دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع
اصحاب العبا کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے
قتلا کو طرف مضاجع مراقد اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک
شخص کہ اُسکو منادی نے پا لیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا یعنے ندائے منادی تک وہ دفن نہوا تھا اور وہ
شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اُنکو مدینے مین اُٹھا لائے تھے اُس حالت مین کہ اُنمین رمق جان

باقی تھی چنانچہ لوگون نے اُنکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اُسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پسر عم میرا میرے سواے اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اُنکو ام سلمہ کے پاس اُٹھا لیجاؤ پس اُنکو اُٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ اُنھین کے پاس مر گئے چنانچہ
ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اُنکی نعش پھیر لیجاوین اُحد مین اور وہ اُسی لباس مین جسمین وہ مر گئے تھے
وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز و ایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اُنکو ہوا تھا اور رسول خدا صلعم
نے اُسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اُنکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے
تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو اُحد مین
مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرمادہ یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب
یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اُنھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے
انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مر گئے یہ اُنھین کی قبرین
ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین
جز این نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب
و پنہان ہوگئین ہم اُنکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اُسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر
سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال
یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو
شعب کی طرف رخ کرکے باواز بلند فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر
عوض تمھارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہی تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام
کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا
کرتے تھے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا
صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان
اصحاب کے ساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا
پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مال کے واسطے
مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد از ان متوجہ ہوتے تھے
اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ
نہین اُنپر کوئی سلام کرتا ہی مگر یہ کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا اور رسول خدا

صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان انکے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اُسکو سچ کیا پس اُنمین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اُنھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اُنکے ساتھ ہوتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُنپر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اُسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ انپر سلام کرنے کو اور اُنکی زیارت کو ترک نکیو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کبھی بھی ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے اُحد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اُنکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اُن قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اُنپر سلام بھیجتی تھین اور اُس روز عرصۂ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہ وہان آئین اور اُنکے ساتھ نبہان اُنکا غلام تھا مگر اُسنے شہدا اوپر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے لئیم و خوار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی ورجواب اُسکے اُسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اُنکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمرو جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر پڑتے تھے اور انپر سلام کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اُن شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اودھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اُسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ اُحد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اُسوقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے اُس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اُنپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اُسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اُسوقت ہمنے ایک کلام سُنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اُسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوے تو اپنا گھوڑا
طلب کیا اور سوار ہوے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اُنمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی شخص بنی سلمہ و بنی
عبد الاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب نیچے مقام حرہ کے پہونچے
تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو جاؤ ہم یہان حمد وثناے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے
اُنکے عورتین تھین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ
لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ
اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ
وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغِنَاءَ يَوْمَ الْفَاقَةِ عَائِذًا بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ
شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ
فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ
كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْسَكَ
وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْن یعنے اے پروردگار تمام حمد وثنا تیرے لیے ہین اے پروردگار کوئی
بند کرنے والا نہین ہے اُس چیز کا جسکو تونے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اُس
چیز کا جسکو تونے بند کردیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اُس چیز کا جو تونے دیا ہے
اور کوئی دینے والا نہین ہے اُس چیز کا جو تونے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین
ہے اُسکا جسپر تونے مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اُس شخص کا جسکو تونے
ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہے اُس چیز کا یا اُس شخص کو جسکو تونے دور کیا
اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تونے نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میرے
مین تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو
اور تیرے فضل کو اے خداوند مین تجھسے ایسی نعمتین پایدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو
نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم والم سے
کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شر تونے ہمکو عطا کی ہے اُسکے شر سے ساتھ تیری
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تونے ہمسے روک رکھی ہے اُسکے
شر سے بھی پناہ مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے

مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت
دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانے والون مین کر اے خداوند عذاب کر
اُن کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین
لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر اُنپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الہ الحق آمین
بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داہنی جانب کو اُترے تا آنکہ حضرت علیہ السلام
بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام
نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ
کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے
پس مین نے حضرت کو دیکھا کہ اُنکے اوپر زرہ ہے بجنسہ یعنے زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے
پس مین حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے محمد بن عمر الوقدی نے
بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہے کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن الحرث بن
الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اسوقت حضرت علیہ السلام اپنے
گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہے حضرت نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین
تا آنکہ اُنھون نے حضرت صلعم کو بحال دیکھ کر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح و سالم دیکھا
تو ساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو
خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دی کہ اُنکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین
اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی
ہین اور بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اُن قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے خلاف
اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَھُمْ وَاَحْسِنِ
الْخَلَفَ عَلٰی مَنْ خَلَّفُوْا یعنے اے پروردگار اُنکے دلون سے غم کو دور کر اور اُنکی مصیبتون کا بدلا دے
اور اُنکے جانشین کو اُنکے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے
مرکب کو چھوڑ دے اُنھون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اُنمین مجروح مگر قیامت
مین زخمی آویگا بیسے زخمی محشور ہوگا اسی طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُسکی بوے مشک ہے جو کوئی

زخمی ہو چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے ولقصد میرے ہمراہی کے میرے گھر تک میرے ساتھ نہ جاوین یہ امر میری جانب سے تاکیدًا واجب ہی چنانچہ سعد نے درمیان اُنکے بتاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بنی عبد الاشہل کا ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اُنکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتین پاس جاکر اُن سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اُسکو رسول خدا صلعم کے گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین دینے بطریق مناحہ و ماتم کے تا آنکہ رسول خدا صلعم جب ثلث شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اُسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہی لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنکُنَّ وَعَنْ اَوْلَادِکُنَّ یعنے حق تعالیٰ تم عورتون اور تمھاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہملوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اُس روز سے ابتک جب کبھی ہم مین کوئی بی بی بکا کرتی ہی تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہی اور بعض رواۃ نے کہا ہی کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ کو بلا لائے اور عبد اللہ بن رواحہ زنان الحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اُنکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اُس صدمہ سے جو اصحاب کو اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی ومنافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے اور اُنکی مصیبت واندوہ پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھر اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ اُنکا عبد اللہ ابن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نہ تھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس واقعہ وافتاد کو دیکھ رہا تب عبد اللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہی اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سواے اسکے نہین ہی کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور اُنکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جلسے سنا اور خدمت مین

رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین
سُنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر حق تعالی اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور
اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت
کی ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان
پاوین سب حال اُنکا ہپر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اِس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ دروغی کو ظاہر کر دیا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ و ان محمدا
رسول اللہ کہتا ہو اے فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند ہونگے یہانتک کہ ہم اسلام رکن
کرین گے (یعنے یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا
کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو
کبھی ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اُسوقت
عبد اللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے ہے حق تعالے
نے اُسکے طفیل سے تمکو کرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُسکی اطاعت کرو اور ہر گاہ اُسنے اُحد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اُسکے
پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگون مین جو اُسپر ہجوم کرکے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابو ایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور
لوگون پر سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی و حال آنکہ مین کھڑا ہوا
تھا تا کہ تمھارے نبی کے امور کو استوار کرون اُسوقت معوذ بن عفرا نے اُسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے
اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ
لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنہین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی
کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب آمرزش کر اُسنے جواب دیا
مجکو پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوئی وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا
یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ الایہ یعنے جب اُن لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ گویا مین دیکھتا تھا اُسکے پسر کی طرف یعنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد نے مجھے مربد سہل وسہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر ما نزل من القرآن باُحد

یعنے ذکر ہی اُن آیات قرآن کا جو بمقدمہ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنکو محمد نے اُنکو واقدی نے اُنھون نے کہا مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھون نے کہا ای پسر برادر من سورۂ آل عمران مین بعد ایک سو بیس آیہ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَہْلِکَ تُبَوِّءُ الْمُؤْمِنِیْنَ الے آخر الآیہ کہا عبد الرحمن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف اُحد کے روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اس طرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکی صف سے تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور درباره قوله تعالے اِذْ ہَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا الے آخر الآیہ کہا عبد الرحمن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی جنھون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ اُحد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اُنکو عزیمت وہمت دی کہ وہ حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ یعنے شکر کرو اس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (یعنے روز اُحد) اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہی کہ قبل از خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ اَشْفِیْ مُحَمَّدٌ کَمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِہِمْ ہٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ عبد الرحمن نے کہا کہ پھر اُن لوگون نے صبر و استقامت نہ کی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد مدد رسول خدا صلعم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قوله مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند شناخت کا سر پر باندھے ہوے (یعنے وردی) قوله تعالے وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اُن فرشتون

کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ اُنکی طرف لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ
یعنے حصہ پہونچا دین گے ہم اُسنے اُحد مین لیں اُلٹے پھرینگے وہ ہزیمت و خسارت پا کر لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ راوی نے کہا مراد ہی اُن لوگون سے جو
منہزم و مفرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے
کہ جسوقت اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلعم کو جو کچھ آپ پر گذرا جراحات سے تو اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنے
کفار کو مثل کرینگے یعنے اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہی
شان مین رسول خدا صلعم کے جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنھون
نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت
کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہو جاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ
موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا مگر دو گنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وَسَارِعُوا إِلَىٰ
مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ راوی نے کہا مراد ہی تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہی چوتھے آسمان مین الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ
وَالضَّرَّاءِ راوی نے کہا مراد سراء سے یسر ہی اور ضراء سے عسر ہی وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ
مراد ہی اُن لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ یعنے وہ لوگ
دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اُنکے گناہون کی آمرزش کرے وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا راوی
نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہی لا کبیرۃ مع توبۃ و لا صغیرۃ مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین
رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہی هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی
و کوری سے وَهُدًى ضلالت و گمراہی سے وَلَا تَهِنُوا یعنے قتال و جہاد مین ساتھ عدو کے
وَلَا تَحْزَنُوا یعنے اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وَأَنتُمُ
الْأَعْلَوْنَ یعنے ہر آئینہ تم فیروز مند ہوے ہو روز بدر اُسقدر کہ وہ دو چند ان ہزیمت
فیروزی کا جو اُنکو تمسے روز اُحد حاصل ہوئی ہی إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز اُحد
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ یعنے زخمہاے روز بدر وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
یعنے اُنکے لیے غلبہ و ظفر ہی تو تمھارے لیے بھی ہی اور نیکو ئی عاقبت خاص تمھارے لیے
مقرر ہی وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ

یعنی نہیں کیا انھون نے اس کام پر جو کیا انھون نے ۱۲ یہ بیان ہی لوگون کے لیے ۱۲ اور ہدایت ہی ۱۲ برے اور بزدل نہ ہو جاؤ ۱۲ اور غمگین نہ ہو ۱۲

یعنے جو کوئی قتل ہوا روز اُحد تب وَلِیُمَحِّصَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے آزمالیوے اُن لوگون کو جنھون نے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے وَیَمْحَقَ الْکَافِرِیْنَ یعنے مشرکین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاہَدُوْا مِنْکُمْ یعنے کہ کون شہید ہوا اُحد مین یا مبتلائے بلا ہوا اُسمین وَیَعْلَمَ الصَّابِرِیْنَ یعنے کسنے صبر کیا ہی اُس روز وَلَقَدْ کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْہُ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْہُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہ ہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی دربارۂ خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم سے الحاح واصرار کیا تاکہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز اُحد آیا تو بھاگے اُنمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہی جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف اُحد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ الآیہ راوی نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوے پس اصحاب ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بزکوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہانتک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ الآیہ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ یعنے جو کوئی منھ پھیرے گا وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتَابًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہی کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب منشا رقول ابن اُبی ہی جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا ہی اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لَوْ کَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُسکو آگاہ کیا کہ وقت معیّن کا نوشتہ ہی اور فرمایا ہی حق تعالے نے کہ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْہَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے ہم اُسکو اُسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہی نُؤْتِہٖ مِنْہَا ہم اُسکو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قَاتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فَمَا وَہَنُوْا لِمَا اَصَابَہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا

یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُنکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ
خبر دیتا ہو اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اِلے قولہ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ یعنے اُنکو ظفر و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ
عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت ہو دو منافقین کروگے
جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیر دینگے اور تم پھر جاؤگے
نقصان اُٹھائے ہوے بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ مراد ہو مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہی
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری
رعب سے ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ
إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حس بمعنی قتل ہی یعنے وہ ایسا خدا ہی جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت
کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار فرشتون سے حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْأَمْرِ یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا
تیراندازون کا ہو اُس مقام مین جہان اُنکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اُنکا قیام سے
کیونکہ حضرت علیہ السلام اُنکو پہلے سے مامور کرچکے تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع
قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ
ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک نہونا مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ
یعنے ہزیمت مشرکین درحال آنکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا
یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے وہ لوگ
جو منجملہ تیراندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبداللہ بن جبیر
اپنے افسر سے اور نہ اُن لوگون سے جو عبداللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور
کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اِس آیہ کو سُنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا
صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ یعنے اُس وقت
کہ تمکو اُنپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار پس قتل کرین اُنکو
جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

یعنے عفو کیا خدا نے اُسنے جو اُس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی ارادہ
کیا تھا جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُنسے عفو کیا اِذْ تُصْعِدُوْنَ یعنے جب
تم جبل پر بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ یعنے وہ لوگ
پیچھے جانتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اُنکا پکارتا تھا کہ اے گروہ
مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کی طرف مائل نہوتا تھا
پس اس بات کو بھی خدا نے اُنسے عفو کیا فَاَثَابَکُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا تھا اور قتل ہونا تھا اور
دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے اور قتل
ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو چھوڑ
گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اُنپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی
جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہے کہ غمًّا بِغَمٍّ بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہے
لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ یعنے تا کہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور
یاد کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
اسی قولہ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا
کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالجے یعنے سخت نیند مین تھا مین نے خود اُسکی زبانی نہین سنا کہ وہ یہ کلام
کہتا ہو حالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہے یعنے لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ
شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قال اللہ عز و جل لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ یعنے اُنکو
کچھ چارہ نہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ
وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ یعنے تا کہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے
نکالے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نصیح یا غش یعنی کھری
یا کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا
مراد اُن لوگون سے ہے جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنے جو کچھ کہ اُنکو مصیبت پہونچی
تو اُنکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنے اُنکے قرا سے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِلٰی قَوْلِهٖ مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا راوی
نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بقدمہ ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ
ایسا کلام نکرو اور شکوہ جو ابن ابی نے کہا اور وہی وہ ہے جو حق تعالے نے فرمایا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یعنے منافقین

مثل کفر کرنے والون کے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبھم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم
الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسبب ہو یا مرجاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ ہو یا ن
مین تو یہ بہتر ہی جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لالی اللہ تحشرون یعنے روز قیامت
تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤگے فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم یعنے رحمت خدا سے
تو انکے لیے نرم دل ہی لانفضوا من حولک یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے احد
مین فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب
سے مشورہ کرین مگر خاص دربارۂ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ
نہین کرتے تھے مگر مقدمہ حرب فاذا عزمت ای جب لوگون کو تو جمع کرے فتوکل علی اللہ وما کان
لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز
بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے کہ وہ گم ہوگئی تھی چنانچہ منافقین نے کہا
کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اُسکو لیا ہوگا تب یہ آیت
نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے
کیا وہ مثل اُس شخص کے ہی جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو ہم درجات عند اللہ یعنے فضیلتین بین
درمیان اُنکے نزدیک حق تعالے کے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا
من انفسھم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یتلوا علیھم آیاتہ یعنے القران ویزکیھم
ویعلمھم الکتاب یعنے القران والحکمۃ قول درست وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین
وقولہ عزوجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا الی آخر الآیہ یہ وہ مصیبت ہی
جو پہونچی اُنکو روز اُحد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون کے
جو زخمی ہوے قلتم انی ھذا قل ھو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمھارے نافرمانی رسول
کی مراد نافرمانون سے رماۃ ہین ای تیر انداز وقولہ تعالے قد اصبتم مثلیھا یعنے قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنے روز اُحد فباذن اللہ
ولیعلم المؤمنین ولیعلم الذین نافقوا یعنے تا کہ معلوم کرے خدا بعلم ظہوری اُن
لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل
لھم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللہ او ادفعوا قالوا لو نعلم قتالا لاتبعناکم یہ قول ابن ابی
ہی وقولہ اوادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہی یعنے دعا مانگو ابن ابی نے

سو منین پر جبکہ مبعوث کیا اُنمین رسول اپنا اُنھین کی قوم و جنس سے ۱۲ کہ تلاوت کرے اُن پر خدا کی آیتین اور تزکیہ نفس اُنکا کرتا ہی یعنے اُنکا دل پاک کرتا ہی اور تعلیم کتاب

روز احد کہا اگر ہم جانتے اتفاق ہوگی تو ہم تمھاری تبعیت کرتے یعنے وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی
بس اسکی اذان حق تعالے نے فرمایا ہُم لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِیْمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی
بقول تعالے اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا یہ مقولہ ابن ابی ہی قل فَادْرَءُوْا
عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا اِلےٰ قول اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہا
ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمھارے شہید ہوے احد مین
تو ارواح انکی شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور
اسکے میوون کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایہ عرش بسیر اکرتی ہین اور جسوقت اپنے
کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتی ہین اور خوبیان اپنی جاگاہ و سیرگاہ کی دیکھتی ہین کہتی
ہین کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو اکرام کیا ہی اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین
تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالی نے کہ پیغام تمھارا انکو پہونچاتا ہون
پس نازل کیا حق تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا الآیۃ اور رسول خدا صلعم سے
ہمکو حدیث پہونچی ہی کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح و شام انکا رزق وہان مہیا ہوتا
ہی اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہی کہ انکے بسیرون
کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور
پروردگار تمھارا اُنپر نگاہ کرتا ہی اور انکو اطلاع دیتا ہی کہ اُنسے کہتا ہی آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا
مین تمھارے لیے اسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام
نہین کرتے جسمین ہم جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو
تا اسکو مین تمھارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے ارادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین
اور ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود نے در بیان قول تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ
وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ الےٰ آخر الآیہ کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون
کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اُنھون نے اپنے باپ سے سنکر کہا
کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازہ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے
اور بلال بھی اُسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
یہانتک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے

چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ان لوگون مین داخل
ہون اور انکے اخبار سنون چنانچہ مین انکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابو سفیان اور اسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے
تھے کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اس قوم کی شختیون کو پہونچے اور انکے لوہے کی تیزی اٹھائی پس چاہیے کہ
پھر چلو تا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم انکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے انکو منع کرتا تھا پس حضرت
علیہ السلام نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان دونون سے جو کچھ مزنی تھا ذکر کیا تب ان دونون نے
کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو والا وہ لوگ اطفال پہ آپڑین گے پس حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا
تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور
لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویون نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ
مین امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے و حال آنکہ وہ زخمی تھے تو در بیان قول تعالے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ الی قوله وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ و چونکہ ابو سفیان نے روز احد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابو سفیان سے
کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے
کی طرف روانہ کیا تا کہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر ان لوگون کو
عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اسے اسطرح بیان کی
کہ قریش نے جماعت کثیر جمع کی ہی اور تمھارے گھرون پر آنے ہین اگر تم انکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل
کرین گے پس قریب تھی بات کہ وہ مسلمین کو یا انہین سے چند آدمیون کو مشغول و ملرود کرے یہانتک کہ یہ
خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہی اس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر کوئی میرے
ہمراہ نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے
انکو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطرق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اٹھایا لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی اور
بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ
فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہی تمکو اپنا دوستدار بنا کر اور
اسکو ڈراتا ہی جو کوئی اسکی اطاعت کرتا ہی وَلَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ
اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ یعنے محبوب رکھتے ہین
کفر کو ایمان پر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ یعنے جسقدر کہ

اُنکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہی اور اُنکو رزق ملتا ہی اور اُنکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہی اُسکا عدا پر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہی تاکہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ اس سے مراد ہی مبتلاے مصائب ہونا اہل اُحد کا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنے مقرر کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے رسولون مین سے وہ بیان قولہ تعالے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ الی قولہ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اُسکے دونون ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہے گا مین تیرا مال ہون لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہی اور ہم غنی مین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہی وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وقولہ تعالے وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ تمھارے کفر سے اور باعث تمھارے قتل کرنے کے انبیا کو اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ یہ وہ آیت ہی جسکو یہود نے پڑھی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے یہود سے وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا یعنے عرب والے اَذًی کَثِیْرًا الی آخر الآیۃ راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ الی قولہ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کھالیا گیا علماے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین پس اُس عہد کو اُنھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدل ڈالا وقولہ تعالے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارۂ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپکے ہمراہ چلین گے پھر جب حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ کہا راوی نے کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوون پر یعنے کروٹ

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی قرآن
ہی کیونکہ نہین ہی ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو مکے سے
نکل آئے تھے وقولہ تعالے لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ یعنے تجارت اُنکی
اور پیشہ اُنکا وقولہ تعالے وَاِنَّ مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِمْ
یعنے عبداللہ بن سلام یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا راوی نے کہا
عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوا نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنے بدل جہد مردم سوا
ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہ جب
سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوے تو رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے بعد از ان حمراء الاسد
کی جانب تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی
اُنکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہانتک
کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اسوقت تک فرائض نازل
نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم
کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسواف مین تھی پس ہملوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح
سے حاضر ہوے اور اثنی عرصہ مین کہ ہملوگ حضرت کے پاس بیٹھے اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ
کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت نے فرمایا اُٹھو ہمارے
ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہملوگ بیس آدمی تھے پھر جبکہ ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا
صلعم اور ہملوگ بھی اُنکے ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اُسنے مابین دو درخت
خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہی اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال رکھی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند
و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھے اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُنپر
رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے اُس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اُسکے بدن سے پار
ہوگئین یہانتک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو عورتون نے سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت
کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ
اُس عالم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے
تمکو سامنے نظر آوے گا جابر نے کہا ہملوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہی

کھاناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر انکو خوشخبری دی کہ تمھارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہی بعد ازان ابوبکر رضی قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہی کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہملوگ اُٹھے اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے انکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی تو دفعۃً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اُٹھے اور بڑھکے انکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابر نے کہا اُس قدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے
تھا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اُس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اُسمین کھانے لگے
یہان تک کہ ہملوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابر نے کہا پھر ہم کھانے
لگے یہان تک کہ سیر آسودہ ہوگئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پُر ہی اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنے اپنے مقام
نشست پر پھر آبیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اُسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا یعنے اُسوقت
تک آیہ وضو نازل نہوی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن
ربیع اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہی کہ سعد اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہی اُن دونون کے پاس کچھ مال نہین ہی اور یا رسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال سے
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے ای پروردگار پیچھے سعد کے اُسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہملوگ بھی
اُنکے پاس بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر
ہنگام نزول وحی کا ہی بعد ازان حضرت اُس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے

[illegible] بابت [illegible] حضرت صلعم [illegible] ۱۲

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بُلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہی اُسنے کہا
یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بُلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اُسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدا ے تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت صلعم
نے کہ اور ثمن اس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے
اور اُس روز تک بچہ وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اُسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اُس ام
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اُسوقت لاچکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہی اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہی اور جب احد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا
کہ اُسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوے اور ہملوگون نے شکست
پائی اور آنے والون مین اول مین تمھارے پاس آیا ہون لراوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہی اُسوقت کا جب
ہزیمت اُدوے مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جب
امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو
خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجسے حدیث بیان کی موسے بن شیبہ نے قطر بن وہب الشبی
سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصاب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل و جرح و ہزیمت
اُنکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے [illegible] پہنچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہی تب اُسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند
بار یہان تک کہ لوگ اُسکے پاس جمع ہو گئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بد خبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے
اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اُسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اُنکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار
لشکر حمزہ کو قتل کیا ہی بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمد پر شماتت اور باہدیگر اظہار سرور

کرتے چلے جاتے تھے اُسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہی وحشی نے کہا
واللہ مین نے سچ کہا ہی جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہی اُسنے کہا واللہ مین نے اُسکے پیٹ مین برچھیان
ماری کہ اُسکی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُسکو آواز دی اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے
اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون
اور عورتون کے حزن و غم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اُس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین اور معویہ بن المغیرہ
بن ابی العاص جو اُس روز شکست اُٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا
جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجۂ عثمانؓ
ام کلثومؓ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمانؓ یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اُسنے کہا
اُنکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کرو اسلیے کہ میرے پاس اُسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہی کہ مین نے اُسکی جانب سے
اول سال مین بیچا تھا اب مین اُسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس ام کلثومؓ نے آدمی بھیجا
عثمانؓ کو بُلوایا جب وہ آئے تو اُسکو دیکھکر بولے وائے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین
ڈالا تو یہان کیون آیا اُسنے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہی اور نہ زیادہ تر
تجھسے کوئی احق و لائق ہی پس عثمانؓ نے اُسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُسکے لیے امان حاصل کرین و حال آنکہ قبل آنے
عثمانؓ کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ بتحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہی اُسکو تلاش و گرفتار کرو چنانچہ
لوگ اُسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اُسکو عثمانؓ بن عفان کے گھر مین تلاش کرو
جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور ام کلثومؓ سے استفسار کیا تو اُنہون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب
اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لیگئے اور حضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت
عثمانؓ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمانؓ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین
تو اُسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو عثمانؓ کے لیے ہبہ کر دیا
اور اُسکو امان دی اور اُسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا عثمانؓ وہان سے نکلے اور اُسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اُسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کے طرف روانہ ہوئے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہان مقیم تھا
جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ قصد و عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے
جارہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہی اسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اسکی تلاش
مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر جو سبقت رکھتے تھے اسکو جا لیا اور ایسا ہوا کہ
زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اسکی تلاش مین تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون نے اسکو
مقام جماء مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہی آخر
عمار نے اسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین
حاضر ہوئے اور اسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شقیقۃ الغریدین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس ان دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اسکو گرفتار کیا اور
وہ دونون جوڑے بھیل کے تیر سے اسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اسکو زندہ از براے غرض پکڑ لے گئے
اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ
تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوئے اور حضرت
پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے
اعیان قبیلہ اوس وخزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن
عبادہ وحباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید بن اوس مع اور چند آدمی کے
کہ انھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوئے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ
رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہی یعنے حکم جہاد و قتال کرتا ہی دشمن سے ہم اور نہ نکلین ہمارے
ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوئے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور
اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص
اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سبکے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ انکے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہی کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو یعنے ان سے جہاد و قتال کرو ہر آدمی نے کہا یہ سنکر
اسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعاً وطاعۃً للہ ولرسولہ
یعنے بسمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے
علاج کی کچھ پروا نکی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوئے اور اسی طرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ
کے پاس گئے اور انکو حکم کیا خروج و کوچ کا انھون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوئے

اور اسی طرح ابوقتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابوقتادہ نے کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہی تمکو ادہر بطلب دشمن کرتا ہی وہ لوگ بھی یہ سنکر جھٹ اپنے ہتھیارون کو اٹھا لئے اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے اصلا متوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیرابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پہ جوان روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب مردان راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کی طرف نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللّٰھم ارحم بنی سلمۃ اے پروردگار بنی سلمہ پر رحم کر اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت لوگون سے سنکر اُن سبہون نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو انکی قوم کے پاس سعد بن معاذ آئے اور انکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہی تب ایک نے اُن دونون مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نہ کرین تو نقصان عظیم ہی واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہی کہ سوار ہوکر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہی پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چلنے لگے پہ دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہوگئے تب عبد اللہ نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُسکے پیچھے پہ ہوتا تھا یعنے برادر رافع ہم اور یہ بھی مراد ہی کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پا پیادہ چلتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ حضور رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے انھون نے کہا تم دونون کو ابتک کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی حالت معذوری سے انکو مطلع کیا تب عباد نے اُن دونون کے حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور اشترون اور ناقون کی موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوتا اور کہا واقدی رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر انھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ قصہ انھین دونون کا ہی اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندادی ہی کہ ہمارے ساتھ نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے اُحد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا ای فرزند سزاوار نہین ہی مجکو نہ تجکو کہ ہم ان لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ انکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اسپر خوف آتا ہی کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون گیا عجب ہی کہ حق سبحانہ تعالے مجکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے انکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے اُنہین سے سوای میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سوائے میرے اور لوگون نے جو روز اُحد حاضر قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعدازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھر بہرہ اسکا لپٹا ہوا روز اُحد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پُرانوار پر نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بُن موے سر اور رباعیہ یعنے دانت بعد دندان پیشین کے اندرو ار شکستہ تھا اور لب مبارک اندرو ار شق تھے اور شانہ راست درضربہ سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا ورم گیا اور جھکا تھا اور رانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس اُن حضرت علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد و پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب انکو منادی نے ندادی تھی وہ بھی آ اُترے تھے بعدازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندائے منادی سُنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت اُسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سوائے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا ای طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہی طلحہ نے کہا مین نے عرض کی یہین قریب ہی پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعدازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر و کہان نظر آتے ہین طلحہ نے عرض کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہی اور فرمایا ای طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز اُحد کے اب ہرگز ہمسے ظفریاب اور بہرہ مند نہونگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا و بعدازان رسول خدا صلعم نے تین آدمیون کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط

ونعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سہم سے تھے اور اُن دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اُن دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اُسکی تنعی ٹوٹ گئی
اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا مین تو ندونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آدین اور صفوان اُنکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اُس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھا لیگئے تب رسول خدا نے اُن دونون کو ایک ہی
قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباس رضؓ نے کہا یہ قبر اُن دونون کی ہی کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا بھیجے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جزر یعنے کھانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اُس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہر لوگ آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اُس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُنکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے آیا اور وہ اُسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہی کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمدؐ جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر
بہت شاق ہی اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنے کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا
اور ابوسفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمدؐ کو قتل نکیا
اور زنان نوجوان سینہ نوخیز ان سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اُن لوگون نے
عزم رجوع پر اجماع کیا ہی تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُنکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اُنکے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے لیے جمعیت مال ومردم چھوڑ آئے ہین
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اُسنے کہا یہ معبد ہی

ور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی ای معبد تو اپنے پیچھے اُنکو کیونکر چھوڑ آیا ہی اُسنے کہا مین محمد کو اور اُنکے اصحاب کو
اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت
پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس وخزرج مین سے روز احد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ
جمع ہین اور اُن لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہی کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھیرینگے اور تمسے بدلا خون کا
لیوینگے اور در بارۂ قوم اپنے اور در بارۂ عمائد اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے
کہا وای تجھپر یہ تو کیا کہتا ہی اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ وہ اُنھون نے کوچ کیا ہی کہ اُنکے
گھوڑون کی چوٹیان اور کنوتیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہی
اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہی اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کَادَتْ تُهَدُّ مِنَ الْاَصْوَاتِ رَاحِلَتِیْ
اِذَا سَالَتِ الْاَرْضُ بِالْجُرْدِ الْاَبَابِیْلِ ٭ تَعْدُوْا بِاُسْدٍ کِرَامٍ لَا تَنَابِلَةٍ ٭ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِیْلٍ مَعَازِیْلِ
فَقُلْتُ وَیْلُ لِابْنِ حَرْبٍ مِنْ لِقَائِهِمْ ٭ اِذَا تَغَطْمَطَتِ الْبَطْحَاءُ بِالْجِیْلِ قریب تھا کہ ناقہ میرا صدائے صہیل سے
گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی مین اُڑنے والے مثل ابابیل کے
یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہی اور وہ لے دوڑتے ہین اُن شیر مردون کو جو سستی وکوتاہی کرنے والے نہین ہین
وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہی واسطے
ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جسوقت جوش زن ہوگا صحرای بطحا صدائے فوج سے
اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اُسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا
وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا ای قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے جنگ کی ہی مین اندیشہ کرتا ہون
کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز احد پیچھے رہ گئے تھے ابکی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس
مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہی اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُنکی طرف قصد کرو اور
غلبہ اُنکا تمپر ہو جاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنمین بڑا راستباز صفوان ہی وحال آنکہ وہ راستباز
نہین ہی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ پتھر اُنکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے
اُنکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جاوینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے
رفتہ وگذشتہ ہو جاوینگے کہ پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اُس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین
یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف وترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے
گذرے اُنکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اُسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمد اور اصحاب محمد کو پہونچاوگے اور جو کچھ
مین کہلا بھیجون تم کہدوگے مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار مکہ مین جب تم میرے پاس آوگے

تو مین تمھارے اونٹون کو زبیب سے پر بار کر دونگا انھون نے قبول کیا تب ابو سفیان نے کہا جسوقت تم لوگ
محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ سے ملاقات کرو تو اُنکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع پر پھر آنے کا
کیا ہی اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابو سفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ
قافلہ مقام حمرا مین پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابو سفیان نے اُن سے بپیغام دیا تھا اُنھون نے
حضرت صلعم اور اصحابؓ سے بیان کیا تو اِن لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہی
اور وہ بہترین مددگار ہی اور اسی باب مین خداے عزوجل نے یہ آیۃ نازل کیا الذین قال لھم الناس
ان الناس قد جمعوا لکم الایہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین
تو انکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح الآیہ جن
لوگون نے امتثال امر خدا اور رسول کیا بعد ازان کہ وہ باوجودیکہ وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا
کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اُنکو خبر دیوے کہ ابو سفیان اور
اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا محمد بن عمر
الواقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمانؓ بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع
نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سواے اُنکے اور کسی بھی اور انھون نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہی اور روایت کی عمر بن عثمانؓ سے
اُنھون نے سلمہ سے پس ان سبنے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ
بن زید کے بمقام عالیہ اُترے تھے اور اسوقت قبا سے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی ام سلمہ
بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابو سلمہ احد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے
مکان پر آئے ہین تو اُنکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمرا الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابو سلمہ
اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرت
بلندی مقام عصبہ سے اُتر کر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جانب حمرا الاسد
کے چلے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے
پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انکو پھیر آئے مگر کچھ اثر پست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے تمکو اس لشکر کا امیر
و افسر کیا ہی اور اُنکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو انپر تو پہلے زور ڈال یعنے بہتی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اُنکا تجھسے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت
صلعم نے اُنکو اور اُنکے ہمراہی مسلمین کو تقوے و خیر وصیت فرمائی چنانچہ اُنکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو
پچاس مرد روانہ ہوے وازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رُہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اُنکی برہ
بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے
معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آلیسین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انھین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح و سہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اُسید بن الحضیر
و عباد بن بشر و ابو نائلہ و ابو عبس و قتادہ بن النعمان و نصر بن الحارث الظفری و ابو قتادہ و ابو عیاش الزرقی
و عبد اللہ بن زید و خبیب بن یساف تھے اور سواے اُنکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک
وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ و برانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طے سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے قرابتدارون
مین اُترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین در آوینگے اور اُسکے اطراف و جوانب مین جو اُنکے توابع و لواحق بستے ہین
اُنکے مال و متاع لوٹینگے اور اُنکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ
آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ و تیز رو تیار کیا ہی
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے
اُنکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے سازو سامان حرب مہیا کر لیا ہی کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان
گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار و خستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش اُنپر غالب آچکے ہین یعنے بجنگ احد کہ تا بمدت آزار زخم سے اُنکو مہلت نہوگی کہ
آمادۂ جنگ ہون اور اب اُنکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ انھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث
بن عُمیر ہی اُنکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری راے کے موافق

نہین ہی قتل کرنا ہمارا اُنکے عوض مین کچھ عوض خون نہین ہی اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہی ہمارا وطن یثرب سے
بعید ہی اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہی کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمد و رفت
کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان
جب وہ عازم ہوے تو اُنھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پشتارے ہتھیارون کے لدوائے
اور اُنکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سواے اور ہمراہیان توابع کے اور منتہاے
کوشش تمھاری یہ ہی کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون بلکہ بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہو جاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے تم کو شکست پہنچے
پس یہ باتین اُنکی روانگی مین شک ڈالتی تھین و بعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے یعنے میری روانگی تک
غرض کہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام
سے باندیشہ خطر پھیرا کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اُسکا ایک چشمہ سار ہی اور اُسی جگہ اُنکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اُنکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی
تب ابو سلمہ اُس چشمۂ سار پر وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ ان اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون
جماعت سے تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سوا میرے پاس کے اور کہین نکرنا
اور اُنکو حکم کر دیا کہ از ہم یکدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک ایک افسر مقرر کر دیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی بھی
نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے
روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کر لو اور ابو سلمہ نے مال غنیمت سے جو چیزین اُس طائی رہبر نے
خواہش کین پہلے اُسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام یعنے ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اس مال سے خمس باہر کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب نے تقسیم کر دیا پھر
جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک
کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن
سعد بن یربوع سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا انھون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ
الجشمی تھا کہ اسنے روز احد تیر چوڑے بھال کا انکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اسکا علاج
کرتے رہے پھر جسنے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
انکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے
تو اس زخم کا منھ پھر کھل گیا یہان تک کہ ساتویں جمادی الثانی کو انھون نے وفات پائی اور غسل انکی میت کا
یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارہ چاہ کے دیا گیا اور اس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا
صلعم نے اسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازان جنازہ انکا بنی امیہ کے یہان سے اٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور
بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدت مین رہین جب مدت عدت کے چار مہینے
دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے ان سے انھین شبون مین صحبت کی
جو چند شبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اسی
ماہ مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہو کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اسی
شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ھ ہجری ہو اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے
اس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا انھون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس
روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب انھون نے
کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انھین کے یہان اترا تھا
اور ان سے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اسنے حضرت سے خبر
بنی اسد بیان کی اور جو کچھ انکے ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتانا چلا
اور وہی معین دستہ الجیش و راہبر تھا پس وہ ان مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستہ سے لے آیا تاکہ
اس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین انکے پاس اس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی
چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اس جماعت کو جا لیا تو وہ ان سے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوے اور لڑنے
لگے اور زخمی ہو کر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور انکے اونٹ اور بکریان
پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابوسلمہ شہداے احد مین سے ہین کیونکہ وہ روز احد ایسے زخمی شدید ہوے تھے
کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ ہوکر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابوخالد الزرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے
تھے کہ انکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر
اُن زخمون نے جوش کیا اور باعث اُنکی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا
کہ یہ شہداے یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی
سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو انھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبدالرحمان بن
ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابوسلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو پچیس مرد کے روانہ کیا
اور انھین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عقبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے
اور دن مین کہین چھپے رہتے تھے تا آنکہ چشمہ سار قطن پر وارد ہوے اور جا لیا اُن لوگون کو جنھون نے وہان
لشکر جمع کیا تھا پھر ابوسلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اولاً اُن کو
امر تقویٰ کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُنکو جہاد کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر
آمادہ و مستعد کیا اور درباب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کرادی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے
دو دو مین مواخات کرادی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے بیش ازانکہ دشمن اُنپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادہ
کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا بشک راوی بعض نے اُنمین سے
ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کر کے
تلوار ماری کہ اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا
وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اُتار لیجاویگا تب اُسکو
اُسکی جماعت کے طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابوسلمہ نے اُنپر حملہ کیا
بالآخر مشرکین چپ و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اُنکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئے
تب ابوسلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا
اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قوم سے ہلکا لائق لیچلنے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال و اطفال
مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے یہان تک کہ جب چشمہ سار قطن سے
مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو راستہ بھول گئے پس دفعۃً اُن مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہنچے
اور وہان اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ
ہانک لیے اور اُن چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اُس غنیمت سے اُنکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابی سبرہ نے حارثہ بن الفضیل سے انھون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اُسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اسمین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوینگے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو آن اونٹون کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اُسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ وعبد الرحمن بن عبد العزیز ومعمر بن راشد وافلح بن سعید وابن ابی سبرہ وابو معشر وعبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے اُنمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوائے ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق جمع حدیث کا ربط دنیا اختلافات کا ہے چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنہ یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اُسنے حضور مین پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے تلقین قبول اسلام کی دی اُسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپ کے اس امر کو بہت بزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اُنمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک ومددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قُرّا قرآن کہلاتے تھے اُنکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جا کر تلاوت اور تعلیم وتعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہان سے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اُنکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے انھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جا کر بیر معونہ مین شہید ہوے پس آنحضرت صلعم نے پندرہ روز تک اُنکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری سے کہنا

کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہی کہ سب چالیس آدمی تھے
اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اُن جوانون پہ امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہی چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہی اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے **حدیث** بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سنکر اُنھون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اُسمین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث
بن صمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مردمان
بنی عامر کے جا کر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچاوے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء اُنکی بھی ان
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و مددگاری کی ہی تم لوگ اُن سے تعرض نکرنا
لہذا اُن لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عصیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو
اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اُن لوگون نے اُسکی
پیروی کی تا آنکہ اُن لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے
ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین
دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور کرتا ہون مگر یان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمھاری مجھسے نکل جاویگی پس اُن لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اُن لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی

تا آنکہ شہید ہوئے چنانچہ یہی اشارہ ہی قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعتق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیئے جو کہ حارث بن الصمۃ و عمرو بن امیہ جانورون کی
چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اُترتا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہو گئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سوائے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھ گئے
توکیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہی انھون نے کہا میری راے یہ ہی کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوئے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے
قتال کرنے لگے اور ان مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کرلیا تب اُنھون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری
مجھسے ساقط ہوجاوے اُنھون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے قتال کی اور اُنہین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوئے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا مار کر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا کہ مہرآمینہ میری مان پر نذر یا منت ہی
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اُکھیڑ لیے یعنے چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہیدون مین پھرنے لگا اور ابن امیہ سے
اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنہین سے کوئی شخص گم بھی ہی
اُنھون نے کہا کہ ہان اُنہین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اُسکو
بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجھکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہی اور جسنے اُنکو قتل کیا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے
اُس سے یہ کہتے ہوے سنا فُزتُ واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہی مین نے
اپنے دل مین کہا کہ فزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہی پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے
آیا اور مین نے اُسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فُزتُ سے سوال کیا کہ اس سے اُسکی کیا مراد تھی
انھون نے جواب دیا کہ مقصد اُسکا جنت ہی اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے
قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے
اُٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم
کے ایک عرضی لکھی اُسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے
دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین
داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین
اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد
بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہی کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر
مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء
بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دُعا اُن قاتلون پر پڑھی اللّٰھم
اُشدُد وطاتک علےٰ مُضر اللّٰھم علیک ببنی لحیان و زعب و رعل و ذکوان و عصیۃ فانّھم عصوا اللہ
و رسولہ اللّٰھم علیک ببنی لحیان و عضل و القارۃ اللّٰھم انج الولید بن الولید و سلمۃ بن ہشام
و عیاش بن ابی ربیعۃ و المستضعفین من المؤمنین و غفار غفر اللہ لہا و اسلم سالمہا اللہ
یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ
بنی لحیان و بنی زعب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عُصیۃ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی
خدا اور رسول کی کی ہی اے پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ
قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو
اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالےٰ سلامتی
عطا کرے بعد ازان حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک
یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او
یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہی

ف قنوت بعد الرکوع یعنی بعد الرکوع و یحتمل بعد الرکوع الآخر بعد سمع اللہ مکان القنوت ۱۲

کیونکہ شاید حق تعالے اُنپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اُنپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین
اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللہم یارب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے
یعنے اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا
کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی دفعۂ بیر معونہ مین اور ستر
شخص معرکۂ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ
شہدا ے بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے
حق مین شہداے بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آئتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک
کہ وہ منسوخ ہو گئین یعنے متروک ہوئین منجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوا قَوْمَنَا وَ اِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ رَضِيْنَا عَنْهُ
یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیۂ رحمت و کرامت سے
اور کہا راوی نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اُسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیۂ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا
صلعم کیا سو حضرت نے اُس ہدیہ کو اُسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب
لبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مُشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول
کر لیتا تب لبید نے کہا اُسنے مجھے آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنے
دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری سے اور اُسکے تئین دُبیلہ تھا یعنے اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا
پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھا لیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا
اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اُسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے جا کر ایسا ہی کیا تو ابو براء اُس مرض سے
بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکے لیے ایک قطی شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی
کہ ابو براء اُسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اُسی روز ابو براء اپنی قوم مین پھرتا ہوا
ارادہ سرزمین بلیٰ کا رکھتا تھا اور بلیٰ ایک قبیلہ ہے پھر گذر اُسکا عیص پر ہوا تب اُسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اُس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براء رخصت ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
واقع ہوا وہ ابو براء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اُسمین تاب
حرکت نتھی تو اُسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا
یہ کہکر ابو براء [illegible] یہانتک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہاے قبیلہ بلی سے
موجود تھے اور اُس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اُسوقت
اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ
جگہ ہی جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہی) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر
نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ سے کہا کہ عہد ذمہ ابو براء کا مین نے پورا کیا عامر
نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُسکا ہوا اور اُنکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا
کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے ای پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو
اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین
رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آتے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ کے پہونچے تو ملاقات
ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین سے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے
اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے
مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو
قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا
تو بھی اُنکے درمیان سے ہی یعنے اصحاب بیر معونہ سے ہی اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی
عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان
اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے
اور اُس لشکر مین سواے انصاریون کے اور کوئی نتھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بد کام کیا کہ ایسے
دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تا کہ مین اُن دونون کو جرا دون
چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا
تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیون کو ہمارے اصحاب سے
قتل کیا حالانکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت ان دونون کی اُس قسم سے نکالی جسطرح کی

ف
قولہ تو بھی اُنکے درمیان سے ہی احتمال ہی کہ اشارہ بطرف بنو عامر کے کیا ہو واللہ اعلم ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہی پس وہ خون بہا دونون کا اُس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدیؒ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت
عروہ بن الصلت کے کہ اُنکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے و باوجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم نے
بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی
جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ گھر گئے تو وہ لوگ
کہنے لگے کہ اے پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا سلام سوائے تیرے
تیرے نبیؐ کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچا دے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی خبر جناب مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسمائے شہدائے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوے
اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا سے تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے
اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام و سلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو
بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے
و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دنیار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو
شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اُٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے و بالآخر وہ روز جنگ خندق
شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ
نبیت سے مالک بن ثابت و سفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ سولہ
مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ
وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بنَ بُدَیلٍ رَحْمَۃَ المُبْتَغِی ثَوَابَ الجِہَادِ صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ اِذَا مَا
اَکْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلُ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگون کے
جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین
تو منجملہ اُنکے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اُسکا راست و استوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے
کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہی وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو طلب عوض خون اپنے بھتیجے
در غلا تا اور اُبھا تا تھا یہان تک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اُسوقت اشعار پڑھتا تھا
تَرَکْتُ ابْنَ وَرْقَاءَ الخُزَاعِیَّ ثَاوِیًا بِمُعْتَرَکٍ تُسْفِی عَلَیْہِ الاَعَاصِرُ + ذَکَرْتُ اَبَا الرَّیَّانِ لَمَّا عَرَفْتُہٗ + وَاَیْقَنْتُ

الٰی یَوْمَ ذٰلِکَ ثَائِرٌ یعنے مین نے ابن ورقا خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اُڑتی ہوا اسپر گرد باد
اُسوقت مین نے ابو الریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابو ریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے
اُسکو یعنے ابن ورقا کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آچکے روز مین طالب عوض خون ہون
اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے
کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہے کہ حق تعالے ابن عمرو پر
رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہے لوگون نے اُس سے
نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کریں اُسنے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی
واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا یعنے جسکے یہ اشعار تھے
اور سر مطلع اُسکا سحا غیر ندیر ہے

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے
اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ
روانہ کیا تا کہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچادین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے
تو وہان اُن سے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ
و معمر بن راشد و عبد الرحمان بن عبد العزیز و عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ
بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے
اُنمین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و بتحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے
اُس سب کو جمع کیا چنانچہ اُن راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس
قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصہ اور عطیہ شتران و ستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ
رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُن سے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے
اُنکے یہان بھیجین تا وہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اُس شخص کو جسنے
ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہے اور باقیون کو اسیر کر کے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور ان سے
ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہے کہ
اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑا آوے تو اُسکو مثلہ کر کے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے قتل کرین
اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوئے داخل ہوئے اور رسول خدا صلعم سے
عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے تا وہ لوگ ہمکو
قرآن سکھلادین اور مسائل اسلام کے بتادین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی یعنی مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اُنکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ سار ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہی تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا الغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اُن دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھاری عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
(یعنے تم لوگون کو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہی یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجکو ذمہ و امان قوم منظور رہی
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا
ذمہ اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
مَا عِلَّتِي وَأَنَا جَلْدٌ نَابِلُ + وَالنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا الْمَعَابِلُ + الْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلُ +
وَكُلُّ مَا حَمَّ الْإِلَٰهُ نَازِلُ + إِنْ لَمْ أُقَاتِلْكُمْ فَأُمِّي هَابِلُ یعنے کیا خوب ہی علت وحجت استوار میری کہ مین تیز دست قوی بلکہ
اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے صدا سے شرنگ کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر رخ کمان سے اور حق کیا ہی
موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز جو قضا و قدر الہی مین گذری ہی انسان پر آنے والی ہی اور انسان
اُسکی طرف آنے والا ہی اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہی اور واقدی رح نے
کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر چلانے شروع کیے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی حَمَیْتُ دِیْنَكَ اَوَّلَ النَّھَارِ فَاحْمِ لِی لَحْمِی
آخِرَہٗ یعنے ای پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے
میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلّے اللہ علیہ وسلم مین سے
قتل کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا
توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو
جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ رَامَا + وَرِثْتُ
مَجْدًا مَعْشَرًا کِرَامًا + اُصِیْبَ مُرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامًا مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولو العزم کہ وارث ہون مین
بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد خالد قتل
ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ
دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار پسر اُسکے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث و مسافع
دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت دیوے
عاصم پر تو اُنکے کاسۂ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے
اور اُسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے
ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب
حق تعالے نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت
کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا منھ نشیون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا
کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات
ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا
وحال آنکہ ہلوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کہین کسیطرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش
عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے و چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو
مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرے بخوف نجس ہوجانے کے شرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے
پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار
سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ معتب
بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبداللہ بن طارق سنے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہی واللہ مین تمھارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہرآئینہ میرے تئین تاسی و پیروی
انھین لوگون یعنے شہیدون کی منظور رہی تب انھون نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودۂ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُن سے الگ ہوگئے پھر عبداللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ قبر اُنکی
مرالظہران مین ہی پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونون کو لیکر
مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا
اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تاکہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روے زمین مین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو یعنے موسم نہ تھا م وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق تھا
کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُن سے قرآن سنکر رویا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہو اُنھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہو اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اُسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہرہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو
اُسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنا لون یعنے بال مونڈلون پھر مین نے
ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار یگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ
استرہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہی اور جب میرا بیٹا اُنکے
پاس استرہ لیگیا تو اُنھون نے اس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی بے شبہہ
تو بڑا جری ہی گیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ میرے
قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا ای خبیب مین نے تیری امن دیا تھا
ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ
نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین
عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل
کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے ساتھ
عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نرہگیا اور نکلنے والے
یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا
کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف
اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے دیکھنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لیگئے اور اُنکے ساتھ
زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے یعنے واسطے سولی
دینے خبیب کے تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اُس
سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اُنھون نے کہا اچھا پس
خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو
اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اُسید بن العلاء سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہی
دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اُنکو نہوتا
کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اُسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے ای پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

(یٹنے اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیرلے) اور ہلاک کر اُنکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ اُنمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابوسفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اُسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور حویطب بن عبدالعزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اِس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہی مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ
بن یزید نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سُنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمین سے کسیکو چھوڑے گی اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اُنکا
یہ تھا کہ اکثر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکمرتبہ
اُنکے آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ ای سعید تیرے تئین کیا ہو جایا کرتا ہی کیا تجھے جن ہی اُنھون نے
کہا نہین یا امیرالمومنین ولیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُنکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہی تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
اگر مجھپر غش طاری ہو جاتا ہی عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی قدامہ بن موسی نے عبدالعزیز
بن رمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ
مین اُس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کی طرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سوا ذکر دعاے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی پاس لیگئے
اور مُنہ اُنکا رُخ طرف مدینے کے کر کے رود سے یا رسی سے اُنکو خوب کسا بعد ازان اُن سے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی
کہ بجاے تیرے محمدؐ ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہی) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اُنھون نے بار بار کہنا شروع کیا ای خبیب تو پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہی لات و عزّی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہی (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا منھ اُس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منھ اُنکا پھرا دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دینا تمھارا میرے منھ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر
نہین کرتا) پس تحقیق کہ حق تعالے فرماتا ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یعنے جس طرف تم رخ کرو اُسی طرف
وجہ خدا موجود ہی ای دلیل و حجت خدا۔ بعد از ان خبیب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْہَ عَدُوٍّ
اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ ھٰھُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَکَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْہُ اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان
سواے شکل دشمنون کے اور کسیکو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی
جو تیرے نبی کو میرا سلام پہونچاوے پس تو ہی اُنکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب
ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتًہ حضرتؐ پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت
نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد از ان ہمنے حضرتؐ سے کہتے ہوے سُنا کہ
وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد از ان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کے طرف سے سلام پہونچاتے ہین
و بعد از ان اُن کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اُن لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے بلائے گئے تب اُن کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب اُن لڑکون نے
خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیب اُس لکڑی پر تڑپے کہ اُنکا منھ قبلہ کیجانب ہوگیا اُسوقت خبیب نے
کہا حمد ہی اُس خدا کی جسنے میرے منھ کو سمت اُس قبلے کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہی اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص اسلمی یہ سب تھے اور ان
حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہی واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین
لڑکا کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار مین سے جسکا نام ابومیسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ
پکڑ کر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک
کہ خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلا کر کہا ای ابو سروعہ
ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُسکے
پشت سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُسدم تک چھیدا رکھا کہ خبیب ترحیب ندا کرتے تھے اور شہادت
دیتے تھے کہ محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمد سے باز رہتا تھا
تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھیون مین چھیدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہم نے کبھی
کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد سے ساتھ
رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے
تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانے کو اُنکے سامنے
آتی تھین اُسمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ
قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے
تو کیا چیز کھاتا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جو جانور سواے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہی
مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لینا اور کھانون سے
کفایت کرتا ہی) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک
بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا
یعنے ملتا تھا پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات
ہوئی اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا
اور اُن دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے
بعد ازان وہ دونون از یکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پہ متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام
صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز
پڑھون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے
کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہوا اور پیرو ہی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو

چھوڑ دو مین انھون نے کہا لا واللہ یعنے واللہ ایسا نہو گا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے
کہ آیا تجکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی کہ بجاے تیرے ہمارے ہاتھ محمد گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین
بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہی اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی
کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین بآرام بیٹھون راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے
اصحاب مین اسکے لیے ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد مین محمد کے لیے پائی اور حسان بن ثابت
یہ اشعار شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہی لَیْتَ خُبَیْبًا لَمْ تَخُنْہُ اَمَانَةٌ + وَلَیْتَ خُبَیْبًا کَانَ
بِالْقَوْمِ عَالِمًا + شَرَاہُ زُہَیْرُ بْنُ الْاَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَکَانَا قَدِیْمًا یَرْکَبَانِ الْمَحَارِمَا + اَجَرْتُمْ فَلَمَّا اَنْ اَجَرْتُمْ
غَدَرْتُمْ + وَکُنْتُمْ بِاَکْنَافِ الرَّجِیْعِ اللَّہَازِمَا + اے کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم سے از روے امانت
یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی اور کاشکے خبیب حال اُس قوم کا یعنے غدر اُنکا جانتا ہوتا یعنے کاش خبیب اُنکی
خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا اور یہ اشارہ ہی اس بات پر کہ ہر گاہ اصحاب رجیع جو آٹھ کس
شہید ہو گئے تھے انمین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول کیا تھا اور اُنکے ذمہ پر اعتماد کر کے قتال سے
باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونون ہمیشہ کے حرامکار تھے پھر تمنے
امان بخشی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر غدر و فریب کیا کہ تم لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی
کرنے والے ہو + اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے لَوْ کَانَ فِی الدَّارِ
قَوْمٌ ذُوْ مُحَافَظَةٍ + حَامِی الْحَقِیْقَةِ مَاضٍ خَالُہٗ اَنَسٌ + اِذَا وَجَدْتَ خُبَیْبًا مَنْزِلًا فَسِحًا + وَلَمْ یُشَدَّ عَلَیْکَ السِّجْنُ وَالْحَرَسُ
وَلَمْ تَقُدْکَ اِلَی التَّنْعِیْمِ زِعْنِفَةٌ + مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ قَدْ نَفَتْ عُدَسُ + فَاصْبِرْ خُبَیْبُ فَاِنَّ الْقَتْلَ مَکْرُمَةٌ
اِلٰی جِنَانِ نَعِیْمٍ یَرْجِعُ النَّفَسُ + وَذَاکَ غَدْرًا وَہُمْ فِیْہَا اُوْلُوْ خَلَفٍ + وَاَنْتَ ضَیْفٌ لَہُمْ فِی الدَّارِ مُحْتَبَسُ یعنے
اگر ان گھرون مین حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے
امور حق مین اور ہوتی اُنکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اسوقت اے خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین
اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے نسناس تجکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا
اور وہ ان گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی جو چھٹے والے عدس کے ہین یعنے رذیل و کمینہ پیشہ ہر حال صبر کر
اے خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی ہی کیونکہ طرف جنات النعیم کے کل نفوس رجوع کرنے والے ہین
تسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا۔

ذکر غزوۂ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحییٰ بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین بنین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اُنہین سے بعضے بڑے ضابطہ حدیث تھے بعض سے
پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا راوۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اُن
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُنپر حملہ کر کے دونون کو
قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد چلتی دیر مین بکری دوہتے ہین اُتنی مدت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اُن دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت بڑا کام کیا اُن
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نہ تھا بلکہ مین
اُن دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
و رخت اُن دونون کا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علیحدہ رکھا جاوے و بعد ازان حضرت نے
صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُنکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو
مار ڈالا ہے و حال آنکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیج دیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے بعد ازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب اُن حضرت صلعم مع اصحاب کے
وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپ کے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اُنکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوئے اور بعضون نے بعض سے خلوت کر کے باہم شورہ کیا اُنہین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اُنکے ساتھ ہین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و سعد بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مارڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع نپاؤگے کہ وہ تنہا ہون اور

اُسوقت اُنکے دوستداروں مین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی اور جب وہ قتل ہوجاوینگے تو اصحاب اُنکے متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان رہگو جو اوس وخزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ اسیوقت کرو یعنے اسیوقت موقع ہی تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور پھر ہمیشہ تم میری مخالفت کیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو تو آیندہ کبھی میرا کہنا نانیو واللہ اگر تم ایسا کروگے تو ضرور محمد کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اُس عہد کا ہی جو درمیان ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہی پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے تو یہ جان لو کہ اُنہین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تاقیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کھود ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہی کہ ابن جحاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تاکہ آنحضرت صلعم پر گرادے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑکادے پھر جب اُسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اُسیوقت آنحضرت صلعم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطۂ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد اُٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا رکھتا ہو) اور اس جگہ سے آنحضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لےگئے ہین تب یہ سب اصحاب اُٹھ کھڑے ہوے اور حیی بن اخطب بولا کہ ابو القاسم نے بہت جلدی کی ہم تو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے اُنکی فرمائش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے بعد ازان کنانہ بن صویر نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے کہا نہین واللہ ہم نہین جانتے گر تو کچھ جانتا ہی اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا تحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب و ریب مین نڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ کے ہین اور وہ نہ اُٹھ جاتے گر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اُس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اُسکو جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین پڑھا ہی

وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہی کہ ہر آئینہ مولد اُسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرۃ اُسکا یثرب ہوگا
پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس صفت کے
نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین در پیش ہوگا
وہ اول اُسیکا محاربہ ہی تمسے یعنے پہلے وہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہوان
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھونکھون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے بحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمھارے عزو
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سوا ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اُسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمد کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اُنکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اُنسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمد کسیکو تمھاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اسصورت
مین محمد تمھارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالیو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی راے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنے اسلام) پھر اُسنے کہا آگاہ ہو و اللہ اگر خیال
نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا و لیکن واللہ
کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا
حال ہو وہی میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت مین البتہ شعثا عیب نکیجاویگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شعثاء دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور اب محمد ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہمارے دار یعنے ملک و شہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہی نکل جاؤ پس تو اے حیی اُس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اُسکے جواب مین در بارۂ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو اُنکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکلا جاتا ہون واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم مدینہ کو

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہی یعنے تو نے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اُٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے نے
مجکو اُس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی
اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اُنکے پاس گئے تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے
مجکو تمھارے پاس اپنا پیغام بر بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا نکرونگا جب تک تمکو معلوم کراؤن وہ بات جسکو تم بھی
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اُس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسے علیہ السلام پر نازل کیا ہی
آیا تم جانتے ہو تمکو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اسوقت تمھارے درمیان مین
توریت تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ ای ابن مسلمہ اگر تو چاہے ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یعنے
چاشت کا ناشتا کرائین تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بنا دین تو یہودی بنا دین تب مینے
تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر تمنے مجھے
اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ یشب یمانی تھا برنگ سیاہ
و سفید اُسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہود ہی
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہی وہ حنفیہ کہ تو نے آسے اس عرصہ مین سنا ہی (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے سن ای ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار ہی دین حنفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی
چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین
سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا یک پارہ نان پر قناعت کریگا اُسکے
دوش پر تلوار ہوگی اُسکے پاس کلمہ اِیہ کو دخل نہوگا (یہ بمعنے اُسکت یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو
بلکہ وہ سب کی سُنیگا اور کلام اُسکا بحکمت ہوگا گو کانّہ و سبخنکم ہذہ سبخہ زمین شور زار اور حرف واو
بمعنی معٗ اور سبخہ مفعول معہ و نیزل فعل مقدر یعنے گویا کہ وہ تمھاری زمین پر اُتریگا اور واللہ تمھارے
اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثل کیے جاوینگے

یعنے نخلستانون سے گوشت وبنی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللھم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہی تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تمسے فرمایا ہی تحقیق کہ تمنے اُس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی راے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اُس مکان کی چھت پر کہ اوپر سے بھاری پتھر گراوے پس وہ سب یہ سن چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہی کہ تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان اسباب سفر کے) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارونگا تب اُن لوگون نے کہا ای محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنے بعد اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے کہ سامان وتیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری وباربرداری اُنکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے اُنکے ہانک لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور تیاری وتہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین ناگاہ اُنکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اُنکے پاس آئے سوید وداعس دو آدمی تھے اُن دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سواے اُنکے عرب کے لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجاوینگے اپنے آخر تک یعنے وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی وخطا نکرینگے اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دیوینگے اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اُس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے اپنے اصحاب یعنے اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکریگا تب ابن ابی بنی قریظہ کے طرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے لڑائی ڈال دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیے بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہان تک کہ حیے نے کہا کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے اسمین جو اُنسے ہو سکے سو کرین اور حیے کو طمع دامنگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیے نے کہا

اب ہم درستی و مرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہینگے اُسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اُٹھواکر حصارون مین بھجوا دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہی اسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام و علی الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے تھک جانیکا ہمکو
خوف نہین ہی اور کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمدؐ ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیری نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ ای حیی یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر
مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری رائے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجکو لوگ لغو جانینگے تو بے شبہہ مین تجھسے
جدا ہو کر اُن لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو ای حیی ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہی اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمدؐ رسول اللہ ہی و
بتحقیق کہ صفت اُسکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اس وجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اُسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی ہی
کہ ہم نکل جاوین اُنکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اس بات کا جو بمقدمہ عہد شکنی اُسکے تونے
میری مخالفت کی ہی بہر کیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلینگے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور رہا آئندہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر بنسبت ہمارے مال اور ہماری دلیری
و دہشت کے ہی پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہو جاوینگے
اور جسوقت محمدؐ ہمپر قصد کرینگے اور ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز بھی محاصرہ کر لینگے پھر اگر ہم اُسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے
قول قرار پر انکار کرینگے حیی نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت
جانینگے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و بتحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے کہا
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمدؐ سے محاربہ کرین
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمدؐ سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے اور تجھسے
دغا کرے) دیکھ اُسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی شخص
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا حال ابن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے حلفائے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی وعدہ

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمد اُنپر گئے اور جا کر
اُنکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اُنکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفا کی مدد کرتا ہی نہ اُس
شخص کی جو اُسکو بچاتا ہی آدمیون سے بس نہ اُنکی نہ اُنکی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہملوگ ہمیشہ قبیلہ اوس کے ساتھ
تمام اُنکی لڑائیون مین اُسکو تلوارین مارا کیے یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہی یہان تک کہ اُنکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اسطرح پر کہ اُنکے درمیان مین محمد در آئے اور مانع وحائل ہوے اور حال یہ ہی کہ ابن ابی نہ یہودی ہی
کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمد پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی بس کیونکر قول اُسکا جو کچھ اُسنے کہا ہی
تو قبول کرتا ہو تب حیی نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کر سکتا ہی سواے عداوت محمد اور سوا اُسسے
لڑنے کے یعنے سواے عداوت اور جنگ محمد سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا
اور ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان وفرزندان اسیر ہوجاوینگے وبا اینہمہ ہمارے سارے لڑنے والے
قتل ہوجاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا سواے اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اُنکو سرحد مدینہ سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین بس اگر محمد بدون
لڑائی کے نجاوینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اُسیدم اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنو نضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلعم اُس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اُن لوگون کو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے اے محمد کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے
مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت مین رو لیوین پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اُنھون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اُسکے قبول کرنے سے
ہمکو موت بہت آسان ہی بس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب
بیس رات تک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین اُنپر دوڑ مارتے تھے
اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار سے پچھلے دار مین پھوڑے سے نقب دیکر
گھس جاتے تھے پھر اُسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور
مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہی قول اللہ عز وجل سے یخربون

بُیُوتَهُم بِاَیْدِیْهِم وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون
اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب وبرباد کرتے تھے اے صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہو اور ان
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اُنکے تئین شدت غیظ
وغصے مین لاوے جسکے باعث حق تعالے اُنکو خوار وذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان
مین وہ قسم تھے جسکو وہ لوگ لوز اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست ومغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے قسمت اُسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو نہایت
دوچاری سے بمراتب محبوب تر ومرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین
اُس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمہارے پاس نازل ہوئی ہے کیا تمنے اُسمین
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہے یا اصلاح کا حکم ہے چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت
سیا اُنکے کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اُنکے دلون مین
رعب وہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان مال اور اہل وعیال بخش
دیوین تو ہم مدینے سے نکل جاوین تب آن حضرت صلعم نے اُنسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین
اسطرح سے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک اونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین
مال وخوراک اور پینے کی چیزین لادلیجاوین اور سواے اسکے باقی جو کچھ رہ جاوے (یعنے لادنے سے جو رہ جاوے)
وہ مال اُنکا ہمین ہو بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہوگئے اور حق تعالے نے اُن درختون کی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ
یعنے جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا اُنکو اُنکے جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم
خدا سے ہے اور تاکہ وہ رسوا وفضیحت کرے فاسقون کو اور اُنکے حق مین بمقدمہ اخراج جلد یہ آیت
نازل فرمائی وَلَوْلَا اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنے
اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُنہیں دنیا ہی مین عذاب کرتا
اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہے غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر طرف اذرعات
اور اریحا کے گئے جو سواد شام سے ہین مگر سواے حیی بن اخطب کے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ
اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان ان سب کو چھوڑ کر خود مکے مین آیا تو ابو سفیان
اُنکو دیکھا کہ مکے سے نکلے تھے اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلعم سے رکھتے ہین اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ
بعد نکلنے کے سے ٹھہر گئے تھے اور وہ لوگ آپسمین کہتے تھے کہ لَا نُصَالِحُکُم یعنے ہم تمسے مصالحہ وموافقت

۵۷
پینے کی چیزین یعنی مشروبات ... ۱۲

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے اپنے خروج کرنے مین سواے سال فراخ کے پہنچنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اُسمین سبز درخت چراؤ گے اور دودھ خوب پیو گے اور حال یہ ہی کہ اُن لوگون نے زاد راہ کے لیے ستو بہت سے لیا تھا سو واسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخودہا مشورہ کر رہے تھے اور اُنکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اُسی حال مین حیی بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے حیی سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کے طرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کر کے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچو گے تو وہ تمھارے شامل ہو جاوینگے آخر اہل مکہ اور ایک سال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضاے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنمین سے جم غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھدوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہی تو اُنکو معلوم ہوا کہ مشرکین اُنپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہو جاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کر دی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اُنکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہی (یعنے حضرت نے نزاع باخودہا کا فیصلہ کر دیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اُن لوگون پر جو اُسکے قریب تھے نکالنا اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ اُسمین ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے اُسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست قدس مین لیکر تین ضرب اُسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہو گیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سواے اور رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اُس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اُسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اُس امر کو دیکھا ہی سلمان نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہی فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین مجھکو قریات یمن نظر آئے یعنے اُس پتھر کے اندر م بعد ازان دوسری ضربت مین قصرہاے ابیض مدائن کسریٰ کے دکھائی دیے اور تیسری ضربت مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اُسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھے مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہوا اور آپسمین خوشی کرو نبیاں بالحضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اُسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کے گرد آاُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبیؐ کو گزند تمام پہونچا یعنے بہت سے اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین اُنکو شک ہوا کہ الفاظ بد وکلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام معتب بن بشیر تھا اُٹھ کر کہنے لگا کہ محمدؐ نے ہمسے وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم ویمن کا کیا تھا وحال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہی واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اُسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اُسکے شریک وسیر وتھے پس حق تعالےٰ نے انھین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہی کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا یعنے خدا ورسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا اور زعم وگمان کیا ہی مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کر کے چلے جاوین یعنے مورچون کے مقام سے نکل جاوین پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اُسمین چور در آئینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالےٰ فرماتا ہی کہ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ یُرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحال آنکہ وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اُنکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور اُسیکا ذکر دوسری سورہ مین اس نہج سے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا اُنکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ وتوکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالےٰ ہمارا والی ومددگار رہی تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین یعنے اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی

نصرت کا جسے کیا وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین
یا آنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اس حال مین پایا کہ وہ حیے کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیے تمھارے پاس
آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اُسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا ادھر پھر جا کہ تو مرد منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اُس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور حیے اُنکا واقفکار تھا کہ اُنھون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہی تو سواے اسکے
اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمھارا کھانا
برباد کرے پھر جب اُسنے اُنکے کھانیکا ذکر کر کے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اُنکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیےؔ نے اُنسے کہا
واے تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بے شک خدا اس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی
ہلاکت کے ایام قریب آ پہونچے ہین چاہیے کہ اُنپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہوکر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے تمپر جھکک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے اور قریب پندرہ ہزار
مردم عرب سے لایا ہون کہ اُنمین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا واے تجھپر
اے حیے ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمدؐ کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور
اُسوقت ہم قطع کر چکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُنکے ہو چکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین منصف بالکسر نوکر چاکر پس صورت اے حیےؔ جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اُسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ
جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمدؐ کے واقع ہوا ہی ہم اُسکو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے
گھر والون کی شامت سے اُٹھائی تھی اُسنے کہا مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسیٰ پر نازل
کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے بھاگ نکلین گے و حال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمھارے پاس آکر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہی مجھپر بھی

پہنچی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہی تو جو کچھ کرتا ہی تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اُنکے سوارون اور سردارون مین سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود رہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے قصد کرین
تو ہم بھی اُن سوارون کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہون چنانچہ حیئے وہان سے پاس مشرکین کے گیا اور اُسنے
بنی قریظہ کے طرف سے حلف لیا اور اُسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سردارون شہسوارون مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تا کہ اُنکے ساتھ اُنکے حصن حصار مین
حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کرین اور اپنے
ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بار بھی
بھیجدیوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر دوڑ کے پہونچے
تو انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن اعور السلمی جماعت
بنی سعد اور بنی ذبیال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اس روز طلحہ بن خویلد اسدی تھا
کہ اُنکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اُس روز مشرکین نے صبح سے ساتھ
اُن حضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب اُنسے لڑتے رہے
اور اُس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آنکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگون نے ہم لوگون کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالے اُنکے پیٹ اور اُنکے گھرون کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن مین کیا ہی اِذْ جَاۗءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا یعنے جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے اور نیچے سے
یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تمپر آئے تھے اور جسوقت آنکھین تمھاری ڈگڈگانے لگین تھین اور
تمھاری جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق سے اُچھالے سو وہ
اور اُسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابو سفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین یعنے اُسکی عوض مین سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہین مراد
دیت سے یہا نعش ہی عوض مین اُسکے اُٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہی اسکی
دیت بھی نجس و ناپاک ہی اور اُس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید تعب
سخت اُٹھایا بعد ازان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کے طرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور جتنے یعنے آگ تاپنے
بیٹھے اور آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اُن اصحاب مین سے جسکا جسکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُنکی درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اُنکے پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا
یارسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا
شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مین مبتلا ہون یعنے ان وجوہ سے میری آواز منہ سے نہین نکلی پھر فرمایا
اُٹھو پھر اُٹھ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اُنکی
خبر لاکہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیئے کہ مجکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی ہی اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ یعنے
ای پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور بائین سے پھر حذیفہ
جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ اپنی آگ کے
پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نجانتے تھے کہ کوئی غیر ہی
بلکہ انہون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنے والا مثل ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اُن لوگون نے
پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے
کہ وہ کون ہی یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہی کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تسے وہ خبر بیان کرون تا تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اُنہین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنے جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ
اپنے پاس والے کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوائے ہمارے کوئی غیر نہین ہی تو اپنی بات
بیان کر اُسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ ستر آدمی اپنے
یہان سے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کے طرف چلین تو بنی قریظہ بھی اُنکے پیچھے مسلمین پر خروج کرین
پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اُس قوم کے پاس سے اُٹھے اور ابوسفیان پر
وارد ہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت وفہمائیش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوئے تاآنکہ حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور اُسوقت حضرت مشغول بنماز تھے تو خدیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور خدیفہ کو بلوایا اور فرمایا خدیفہ ہمسے خبر بیان کر تب خدیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اُس قوم کی جسطرح اُنھون نے کہین تھین خدیفہ نے سب بیان کہین بعد ازان خدیفہ نے کہا یا نبی اللہ
اُس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سنکیتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابو سفیان تھا خدیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کر دیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ خوات بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلف
عہد شکنی کی ہی اور اُنسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہی (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے
اور اُنکو دیکھا کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھول دیا
یہ لوگ اُنکے پاس داخل ہوئے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اُس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے اذن دے دین کے) اور مراد اُنکی توڑے گئے بازو سے اخوان اُنکے
بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین
ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے
کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہی تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے کہا اِنَّ مِنَ الْغِذَا مَا ہُوَ خَیْرٌ مِنْ ذٰلِکَ
کہ نہین ہی ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کے لیے مین آیا ہون اُس سے کوئی غذا بہتر نہین ہی یا یہ مراد ہی
کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہی اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰہُمَّ
لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تَشْفِیْ صَدْرِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار مجھے موت نہ دے یہان تک کہ میرے دل کو بنی
قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے
اور کذب و دروغگوئی سے نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا آپ
اور صلعم کا پیام اُسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہی شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہی اُسکی جسکے نام سے
قسم کیجاتی ہی کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی عداوت کو محمد پر بڑھاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا

بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سُنکے بہت رنج و اذیت
پائی تو وہان سے روانہ ہوے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا تمھارے پیچھے کی کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم
بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہو گئے اُنسے
سواے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سُنا اور سواے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح جو کچھ
اُنسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی
دھوکے کا کام ہی بعد ازان آن حضرت صلعم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے
تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی
اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدا ے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب
محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کر دیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا
آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اُن تینون صحابیون یعنے عبد اللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے
احوال بیان کرو چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمھارے حلیف ارادہ رکھتے ہین
اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین
اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین مارین بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین بھی
ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مار لین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے
جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اُسنے یہ بات سُنی
اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُنکے پاس گیا اُنھون نے پوچھا اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی
اور لشکر محمد مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمھارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو
کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کرو گے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہی لا ابا لک
یہ کلمہ مدح وذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمد نے تین
آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمھارے
ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمد کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے
مین خود سُنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہی کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون
مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکو قتل کرین بعد ازان
وہ سب محمد کے پاس آوین اور تمھارے اوپر اُنکی مدد کرین تب ابو سفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہی لات و عزی کی

یہ نعیم یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہی پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا انپر لعنت کرے
اور اُن سوارون نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اُنکے حصن حصار
مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اے ابولبابہ یہان ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمدؐ کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہی
کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمھٰے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے
پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہی ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین
کرتے ہین یہ سنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین
کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سُنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور کہکر یہ کہلا بھیجا کہ اس سبب کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنے اسکے بدلے اور دن
سبت منالینا) کیونکہ کل قتال لابد وناگزیر ہی قسم ہی لات وعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ
نچلوگے تو ہم تمھاری حلف سے علیحدہ ہو جاوینگے اور قبل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس
فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے
بھیجا ہی بےعقل ہی کیا ابوسفیان کی یہ راے ہی کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے
تجاوز کرینگے کہ پھر آئندہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ
سب بہیئت بوزنہ وخوک مسخ ہو گئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی
اُسی طرح ممسوخات مین سے ہو جاوین یہ سُنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے
ہمراہیون کا یہ گمان ہی کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز وتعدی کی تھی وہ لوگ بندر
اور سور ہو گئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان
کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی اے معشر قریش
اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہی کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا
انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِنْ حِلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار مین تیری طرف ہوون
اور حلف بنی قریظہ سے علیحدہ وبیزار ہون اے قریش صبح کو محمدؐ کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک
کہ تمھارے تیئن اول صبح فرصت ہو جاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے) پھر جب
حق تعالے نے ضعف وناتوانی مومنین اور وفور کوشش اُنکی اُس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اُسوقت

اُنکے دلون پر تسکین وتسلی نازل کی کہ اُنکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی
شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نچھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ
باقی نرہی مگر یہ کہ بجھادی (یعنے اُس آندھی نے خیمے گرادیے اور آگ تمام لشکر کی اُڑا لیگئی جس سے ایذا دہی
کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صداے تکبیر ملائکہ کی سُنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب
تُوڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈال دی اُس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس
کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ ای قوم ہر آئینہ محمد نے اب تم پر شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فَالنَّجَا النَّجَا یعنے
پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ
کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر بدستور سنتے تھے
اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ
وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا (یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئین
لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہی) القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ
علے الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحار کے دوراہے یعنے موڑ پر پہونچے اور رسول خدا
صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اُس عرصے مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار
میان سے کھینچے ہوے آکھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
اور بولین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے حال
معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہی) اُسیوقت حضرت علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے
جبرئیل کیا خبر ہی جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عفو کرے وتحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہی
کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اُنکو کچلکر مارنے والا ہی جسطرح ٹیک مارنا انڈے کا زمین سخت
اور پتھر پر تب حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت کے
اُٹھاؤ پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اُنپر ایک شخص کو افسر مقرر کر دیا
کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہی کہ حیی بن اخطب
بنابر اُس قول قرار کے جو بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا
چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آن حضرت صلعم اپنی دولت سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہو کر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عادہ لاتے تھے بکذب و سحر یعنے انکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جس وقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے
رہیے فرمایا کسلیے پھر فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین
بس تو ناگوار رکھتا ہے اِس بات کو کہ مین انکو سنون تب اُس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین اسی طرح کی
تھین پھر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہے اب اُسمین سے کچھ نہ کہین گے
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو انکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابا لبابہ و یا جیحہ
اور ای شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آے اور
کہنے لگے ای ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا ای بندرون کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب دیا ای ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور ہو جاوین اور انکو باتین ایذا دہی کی نُسنا وین سو ایسا ہی ہوا
یعنے پھر اُنکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سُنی) بعد ازان اکیس شب یعنے اکیس روز
لڑائی ہوتی رہی اور اِس مدت مین منافقین اُن یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر ہو نا محمد کے پاس اور اگر
وہ ارادہ تمھین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہے اُس ذات کی جسکے نام سے حلف
کیا جاتا ہے اگر محمد سواے لڑائی کے نمانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے
اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکال دیے گئے
تو ہم بھی تمھارے بعد مدینے مین نٹھہرینگے گر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین گے بس یہی معنی ہین
قول خدا ے عز وجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَ لَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَ لَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ
یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اُن لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین
اہل کتاب مین سے کہ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے
بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑو گے تو ہم تمھاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہے کہ

سو تحقیق وہ کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال
کرینگے تو یہ اُنکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگینگے بعد ازان پھر کوئی اُنکی مدد نکریگا
اور جسوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالیٰ نے یہود کے دلون مین رعب و ہیبت
ڈالی تب اُن لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اور رعایت اور ریحا کو چلے
جاوین مگر اُسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا
صلعم نے انکار کیا مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اُنھون نے کہا کہ
قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیرخواہ تھا پس وہ اُنکے پاس آیا تو
وہ لوگ کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اُترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن
کی طرف اشارہ کیا اس سے مراد اُسکی یہ تھی کہ ذبح ہو جاؤ گے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے
انکار کیا اُسوقت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اُس شخص کے
حال سے خبر دی فرمایا لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ
یعنے رنج مین نہ ڈالین تجکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے ہین
جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لاے وحال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون کا
تو غم نکھا تعبد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ تم
کیون نہین نفع لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون
کے لیے لیا تھا تب بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے
کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس
کیا تم اپنے حلیفون کے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اُنکے کسی
شخص کو حکم مقرر کرون اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُنسے کہو کہ اُن مین سے جسکو چاہین اختیار
و پسند کر لین تب اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو یہ جب ارادہ آلہی کے تھا
جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اُنکی سرتابی کے) اور سعد اُنپر از راہ غضب و غصہ کے
شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اُنکے اُس قول کا تھا کہ جب وہ اُنکے پاس پیغام رسول خدا
صلعم لائے تو اُنھون نے زات کو اُسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے سعد سے
فرمایا کہ اُس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور اُنکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے
دونون جانب سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُسپر راضی ہون۔

تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُترآؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے
والے ہین وہ قتل کیے جاوین اور اطفال و زنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مومن راضی ہوے اور اسی امر کا مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی مشکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت حیے بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلعم نے فرمایا ای حیے کیا تجکو
خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہی اور میرے لیے بھی ایک وقت
معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کر سکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین
کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اُس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہہ مین
تمھارا دشمن ہون پس حضرت علیہ السلام نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے
جو مدینے مین بازار کی جگہہ ہی مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَ اَنزَلَ الَّذِینَ ظَاہَرُوہُم
مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ مِنْ صَیَاصِیہِمْ وَ قَذَفَ فِی قُلُوبِہِمُ الرُّعْبَ فَرِیقاً تَقْتُلُونَ وَ تَاْسِرُونَ فَرِیقاً وَ اَوْرَثَکُمْ
اَرْضَہُمْ وَ دِیَارَہُمْ وَ اَمْوَالَہُمْ وَ اَرْضاً لَّمْ تَطَؤُوہَا یعنے جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب مین سے اُنکو
حق تعالے نے اُنکی گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُنمین سے ایک فریق کو
قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس
زمین کا جسپر تمھارا پاؤن نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا خیبر ہی جسکا وعدہ حق تعالے
نے دو مرتبہ قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُسوقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کر ڈالتے جیسا کہ روز
بدر وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم برائے
مسلمین) فرمایا مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہی جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت
غیرے مقرر فرمایا ہی اسمین مومنین کی شرکت نہین ہی چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی
رَسُولِہِ مِنْ اَہْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قریٰ سے
دلاوے وہ مخصوص ہی واسطے خدا کے اور مخصوص ہی واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قریٰ سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہی اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اُنکو اپنے اہل مین تقسیم

کر دیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کر کے شام کی طرف
روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کر کے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین
نرینہ گھوڑے لاوین آخر اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن
گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مؤمنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس ہے
جو میرا حصہ تھا مین نے مؤمنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا ۱۲

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا یعنے تا صدور حکم ثانی
پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُنکو شکست دی
اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اُنکو مسلمانون کے گرد سے اور رسول خدا صلعم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ
وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور
چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب
بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہی کہ ہمنے قیام کیے مقام
عرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اُسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پاؤن
کے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہر چند کوشش کی بر فرات بن حیان کو بنایا
کروہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اُسکے پاس
ایک عورت تھی یعنے اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کے
یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اُسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالما و غانما
یعنے سلامت با غنیمت مدینے کے طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثنائے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر
یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ
اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین تپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا
گم گیا تھا اور وہ دستیاب ہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اُسکے مرنے کی آندھی تھی
اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ
وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور
جو بات کل ہونے والی ہی اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہی بھلا
جو شخص اُنکے پاس اُس غیب کی خبر لاتا ہی وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہی پس ایک و شخص
اُسکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس بابمین
مجھپر وحی آئی ہی تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اُٹھکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ
حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ
رسول خدا صلعم اُسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہی اور گم ہونے سے
میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کیا محمدؐ کو گمان ہی کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو
اُنکے پاس غیب لاتا ہی وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہی اور کیون نہین بتاتا ہی کہ وہ ناقہ کس جگہ ہی اور
قسم ہی مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہی اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون حال آنکہ
مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہی حق تعالے نے اُس جگہہ سے جہان میرا ناقہ ہی پس وہ ناقہ
اس شعب مین نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہی یہ سنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے ناگاہ
دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہی تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے
اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اسیوقت اُسیجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے
یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُنسے کہا مین تمھین خدا کی یاد لاتا ہون
یعنے اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اُس بات کا میرے پیچھے کسی سے
ذکر کیا ہی دیکھنے کو کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین) اُنھون نے کہا
اللّٰھم ایسا نہین ہوا تب اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول ہی خدا کا لیکن مین ہرگز
اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اُسنے کہا مینے محمدؐ کو جاکہ
دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی
دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے نے اُسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہی بعد ازان حضرت نے اُس
منزل سے کوچ کیا یہانتک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اُن
دونو مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ بن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا
اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین میسے کہ اُسکا نام جعال تھا کہ وہ فقرائے مومنین سے تھے پس
عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا ای جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا یعنے تو بھی

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہی جعال نے کہا اس کام سے کہ تمین کون مجکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان
جعال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جعال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے لوگون نے
کہی ہی کہ سمن کلبک یاکلک یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہ ہی تیرا گوشت کہا دیگا قسم ہی اُسکی جسکی عبد اللہ
قسم کرتا ہی کہ مین تجکو چہوڑونگا کہ تو میرے ہم وغم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب اُس سے
جعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جعال نے معلوم کرلیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا
پہر جعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تہا اور قوم سے
کہنے لگا اگر تم اپنے کہانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو بہلا
کہانا کہلایا آخر وہ تمہاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنے اُنسے بعید
نہین کہ محمد کو چہوڑکر اپنے اقربا اور احبا سے جا ملین گے اور جب لوگ اُنکے گرد سے الگ ہو جا دینگے تو کچھ
نفع نہ دینگے یعنے کچھ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تہا اور کہتا تہا اگر
جعال محمد کے پاس جاکہ میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم مجکو اپنی
زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمد کو مکہ سے لائے وحال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تہا
اور ہمنے اُنکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک و حاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینے
پہر کر جاوینگے تو وہان سے محمد کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور
اُس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تہا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکہتا تہا
کہ وہ بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمد سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب
تر ہی چنانچہ اُسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تہے تو اُنہون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہی اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجہسے بغض و عداوت رکہتی ہین اور محمد
صلعم خدا کی جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت و محبت
مین ہین یعنے اُنکے محبوب ہین پہر اُس سے کہا واللہ اب کبہی تیرے ساتہ دوستی نہ کرونگا اور تجکو اپنا دوست
نجانونگا تب عبد اللہ بن ابی زید سے کہا اے میرے بہائی کے بیٹے مین تو کہیل کی باتین کرتا تہا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تہا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین
عبد اللہ کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی
کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہی تو آن حضرت صلعم عبد اللہ پر غضبناک ہین پہر حضرت
علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بہیجا تب عبد اللہ چلا اور اُسکے ساتہ بہت سے انصاری آگئے تاکہ اُسکے

شریک ہون اور اسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور انکو طمانچے لگوائین پھر حبیب عبد اللہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجھکو پہونچی اُسکا کہنے والا تو ہی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھہ کبھی نہین کہا اور زید بے شبہہ جھوٹھا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اُس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اسپر اُس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھے کہ انصار کے لڑکون سے وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہی تب رسول خدا صلعم نے اس سے درگذر کیا اور اسیکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھہ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ عزت مخصوص ہی واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لیئے و لیکن منافق نہین جانتے ہین اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا (یعنے تعب وخوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اُنسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان حضرت مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جبتک قیام اُنکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عروہ بن اسما بن ابصلت تھا کر دیا یعنے اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہانتک کہ جب پہونچے اُس مقام

کہ اس پانی یعنے بیر معونہ سے پھر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب
مین سے چار آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اُسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو
اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اترا ہوا تھا کہ انھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت
کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہو لہٰذا چاہیے ہماری طرف آجا چاہیے ہمارے گھیرے باہر
جا تو عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا ہو کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین
کبھی نہ دونگا اور نہ اُسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب اصحاب درمیان کفار کے گھر گئے اور
جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہون گے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ عَنَّا رَسُوْلَكَ
غَيْرَكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِيْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سوا اور کسیکو نہین پاتے
ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اُنکو ہمارا اسلام و پیام پہونچا وے کہ البتہ
ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت
صلعم نے اُنکی خبر مرگ اور سنائی مدینے والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جانے
یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار و طلب آمرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھپر سلام بھیجا ہو
اور ایسا ہوا کہ اُن چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف
آگے بڑھے یہان تک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُنکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی
ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو مگر اُن لوگون نے اُس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے
مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمد کے اصحاب سے ہو تو اُن لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی
تو جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ
بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اُنسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پھر اُن چارون مین سے ایک نے اپنے
یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہانتک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا
ناگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب اُسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کیطرف پھر آیا
اور اُنکو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگونکی کیا رائے ہو انھون نے کہا مناسب ہو کہ ہم لوگ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا و لیکن مین
واللہ نہ پھرونگا آجکے روز یہانتک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُنکی طرح مین بھی ذائقہ
موت چکھون اور تم لوگ جا کر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک
کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنہین سے چند آدمی مار کر خود بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بخیریت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گیے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہے (یعنے بیر معونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیونکو قتل کیا ہے چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور اُن دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوکر جو کچھ اُنکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونونکے رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت بُرا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اسوقت حق تعالے نے اسباب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ بدون معیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالے نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی و بعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم حضرت ع کے پاس آکر اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے فرمایا تمہارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنونکے ساتھ منسوب ومشتبہ کیا تھا لیکن قریب ہے کہ ہم دونون پر خون بہا لیے دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس یہ اُنکا ماجرا تھا

ذکر غزوہ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہو پس لوگ آمادہ ہوگئے تب حضرت علیہ السلام نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہے بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشتہر کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تا کہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اس بات کی خبر پہونچا دین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور نبی مله

انصار کے گھرون کی راہ لی یعنے اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اُس روز
اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تھا مکے یہانتک کہ نزدیک منخیرات
کے راہ سے مڑگئے پھر وہان سے تیز روی کر کے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کفر
لوٹ مین لیا اور اُسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ
صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا
جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے
سرون کو رکھین دیتے تکیون پر (کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کمرین نہ کھولنا غرض لوگون نے
ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون
حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمھارے
حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کر دونگا پھر اس درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوے
قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے
قریب پہونچکر اُسکو تیر مارا پر تیر اُسکو نہین لگا اُسکے قریب آپڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے
اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نپایا اور کہنے لگے اے حارثہ تو حارث سے غافل ہو گیا یہانتک کہ اُسنے
آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین رہا ولیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے
یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہو جانا
نگہبانون کا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سُنکے نیند اُنکی
جاتی رہی اُسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک
کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہے فرمایا اے کعب تیرے تئین
کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل ہو جانا اصحابکا
اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت
علیہ السلام نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور
رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ بعضے جو قوم جویریہ سے
اسیر تھے اُنکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ مدینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے
چھوڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسکے قرابت دار قریشین سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کردیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس
شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وقت خروج مدینے سے
ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے اسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُم
اِنَّ زَلزَلَةَ السَّاعَةِ شَیءٌ عَظِیمٌ یَومَ تَرَونَھَا تَذھَلُ کُلُّ مُرضِعَةٍ عَمَّا اَرضَعَت وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَملٍ حَملَھَا وَتَرَی النَّاسَ
سُکَارٰی وَمَا ھُم بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیدٌ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم
ہے اُس روز اُسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا یا دودھ پلائے کو بھول جاویگی
اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئین گے وحالانکہ وہ متوالے نہونگے
ولیکن عذاب خدا سخت ہے (یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی) اُسوقت آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رُک رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتونکے
ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار
پڑھا جتنے بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے
لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا
اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اُسکا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماوے گا کہ اے آدم بھیجدے
لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے سب مین سے کسقدر تب حق
سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف
جنت کے یہ سنکے جو سندار ہون گے وہ صدمۂ حزن واندوہ سے بیہوش ہو جاوین گے اور جو کم عمر ہونگے
وہ خوف سے بوڑھے ہو جاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے یَومًا یَجعَلُ الوِلدَانَ
شِیبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردے گا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سُنکر زار زار رونے لگے
یہانتک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جمع
ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور بہت دشوار
تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سُنی ہو (یعنے جو بات ہمنے آج سُنی ہے اس سے زیادہ کوئی
بات دشوار تر ہم نے کبھی نہین سنی تھی) یہ سُنکے رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور انکو بشارت دی اور فرمایا
کہ خوش ہو کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مین البتہ امید
رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو

بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالی نے میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ انکے مین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ انکے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہی کہ کوئی اسکی امت سے اسکے ساتھ نہین ہی بالآخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ انکی کثرت سے مین متعجب ہوا اور مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہی فرمایا نہین بلکہ یہ موسیٰ ہی اور اسکے ساتھ والے ہین یعنے اسکی امت ہین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ انکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری امت ہی فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اسکی امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ عیسےٰ بن مریم اور اسکی امت ہی دفعتاً ناگاہ مین نے عیسے کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی ای میرے پروردگار آخر میری امت کہان ہی فرمایا ای محمد دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کیطرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو اسکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہی (یعنے ہر ذی روح امت محمد ہی) تب فرمایا حق تعالے نے ای محمد اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی ہان ای میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالے نے ان لوگون کے ساتھ نوے ہزار مین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول حق سبحانہ تعالے سے میرے لیئے دعا کیجیے کہ مجھے انھین نوے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو انھین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی انھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنے جو انمین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرا نبی المصطفےٰ سے

ذکر غزوۂ احدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرا دی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ تعالے فرماتا ہی وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرا دے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ جلکہ اور اونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبد اللہ بن جحش برادر بنی غنم بن

بن وردوان کے کھڑے ہوئے اور وہ بیٹے تھے تبنی کی پھوپھی کے جو بیبی تھین حضرت کے والد عبد اللہ کی
پس اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنے حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے
بغضب شدید غصہ ہوئے اور فرمایا قسم ہی مجکو اس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر مین تیرے
سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ حج ہر سال واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے
پس چھوڑ دو تم مجکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنے جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کر دیا ہی اسکا سوال
تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ یعنے اے اہل ایمان بہت ایسی
چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر ظاہر ہوا کرے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے
ویسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاویگی عفو کیا حق تعالے نے اُنسے اس بات کو
یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار و بُردبار ہی البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات
کر چکے ہین پھر وہ منکر بھی ہو گئے ہین الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان
حج کی کرین اور اُس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل و حارج ہون گے پھر
وہی ساتھ لیکے اونٹان کو نذر کیلیے اور میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوئے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمدؐ اور انکے اصحاب نے تمھاری طرف تیاری کی ہی حج کرنے کے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم مشورہ
کیا کہ انکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہی کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا یعنے کہ محرم
ما ہہاے حرام مین سے ہی جنمین قتال حرام ہی) تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
تمھین ہی کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیجاوے تب ایک شخص حاضرین مین بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اُتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اُترتے دیکھا تو اُسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہی
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جُہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس
راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہولے آخر وہ لیچلا اور راستہ تراہی کا لیا اور اس قوم کی
راہ پُرخطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

اُنپر یہ بات نہایت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اُنسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آنحضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کر لیوین بعد ازان واپس چلے جاوینگے تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ مکے مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے خویش و آدمی بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کر ینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجئے کہ اُنکا خاندان کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت نے عثمان بن عفان کو بھیجا تاوہ حضرت کے لیئے اہل مکہ سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جاکر سواران قریش سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی اُسنے امان دی پھر ابان نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر کے لے گیا اور ابو سفیان بن حرب کے پاس لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابو سفیان مکہ کیطرف نکلا لوگون نے پوچھا ای ابو سفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے کہا میرے شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکے کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ اُسمین تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد اسکہ خدا نے محمد کو مکے سے باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی پھیر نہ آنے پاوے گا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ سنکر لوگ اُس منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس یہ میرا ہاتھ اُسکے لیئے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو بیعت کرنی ناگوار ہوئی کہ اُنہین سے حدبن قیس الانصاری اور عمر بن عوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے پیچھے چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبداللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

مکرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی کو ان لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کے واسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکے کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین
دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے
کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر تو مُنڈے
اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری رائے نہین ہی کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سُنکے
اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا یعنے تم دونون نے سازگاری
کی ہی بعد ازان انھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اُسوقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہی تب دونون فرقون مہاجرین وانصار سے
ہر ایک فرقہ رائے فرقہ ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہوگی اُسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین
سے اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیئے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے
گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب
یہ لوگ دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ
اُنکو رسیون مین باندھکر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے
چھ آدمی سفہا حمقا آنکر لشکر اسلام پر پردہ شب مین تیر مارنے لگے اُسوقت تو مسلمین پریشان ہوے
پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا آنکہ انکو تیر
مارتے ہوے اُنکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اُنسے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہی جسنے روک دی انکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے بعد
ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہوچکی چنانچہ حقتعالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہ ہی
لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اس بات سے

کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ انکے درمیان مین اگر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ
ہین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہو تاکہ پامال ہو اُنکے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اُنسے
مکروہات اور نہ خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہی یعنے اگر یہ باتین درمیان نہوتین تو ہم تمھارا ہاتھ
قتل کفار سے نہ روکتے اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالےٰ اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دینا تمھارے
ہاتھ اُنکے قتل سے اسلیے کہ جو تم مین بیخبری سے انکا قتل کرنے والا تھا گویا اُسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز
رکھتے ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمھارے ہاتھ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُنکو خرابی و خواری مین
ڈالا اور اُنکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر نہی عامر بن لوی کا
تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے
ندا دی اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہو نہ یہ مین اپنی دوستی دم فیض سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمھاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آگے ہین اُدھر ہی پھر جائے اور ہدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اُنکو نحر کیجیے اور آپ کو یہ اختیار نہین ہو کہ قربانگاہ کی طرف لیجایئے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہو کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمھارے سے
امن مین رہے یعنے نہ کوئی ہمارا تمھارے کسیکو ایذا پہونچا دے اور نہ کوئی تمھارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اسکو قبول نکرین
یہ سنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آئندہ ہم آپکی
خاطر کے تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رض بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ انکے لیے
یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی اُنین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اُسکو قبول نکرین گے حضرت
علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپ کے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آوے گا تو وہ ہمارے لیے ہو یعنے ہم اُسکو پھیر ندینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاوے گا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجے آن حضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی اُنین سے نکلکر ارادہ ہمسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالےٰ
اُسکی خلاصی خود کر دیگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جاویگا تو اُسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اُسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اسکی طلب مین ہمکو کرنی کیا ضرور) پس اُسوقت عمر جان گئے کہ جو راے

جو رائے آنحضرت علیہ السلام کی ہی وہ ہی افضل و بہتر ہی آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھ دیجیے اور میرے حوالہ کیجیے
تب حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہیل نے کاتب کا
ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات
لکھیے جسکو ہم جانتے سمجھتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آن حضرت علیہ السلام نے
کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ دیں کاتب نے وہ ہی لکھا بعدازان حضرت نے اُس سے لکھوایا
کیا ھذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ و اہل مکہ یعنے یہ وہ نوشتہ ہی جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ
اور اہل مکہ کا اقرار پایا ہی پھر اُسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار
نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہوں
تو ہمنے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سنکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہوں اور ارشاد کیا
کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جسوقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین
اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُسکے پاس مسلمان
ہوکر آوے اُسکو اُنکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ اُنھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آیندہ اُسکے
واسطے مکے کو تین دن تک خالی کردیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر
یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوائے اُن ہتھیار کے
جو غلاف و میانین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ مُہر کیا گیا و بعد ازان ہدی
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگے آیا اور حال
یہ ہی کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جا ملیگا اسلیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا ای محمد مین آپ کو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اسمین وہ باتین ہین جو آپ نے اپنی طرف سے بطیب خاطر بلا اکراہ ہمسے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہی کہ میرا بیٹا مجھے حوالہ کر دیں پس رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُسکا بیٹا اُسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی گردن پکڑکے لیگیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے نحر کیے گیے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈاڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اسوقت حکم کیا تھا آپ کو یہ کہ وہ آپ کو مع اصحاب کے مکے مین داخل کرنے والا ہی اسطرح سے کہ نازل کیا ہی قرآن مین اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنے اُس حالت مین کہ امن پانے والے ہونگے اور اپنے سرون کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہونگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ یہ کام پورا نہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حقتعالے نے نازل کیا تھا لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَاتَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف و مطمئن پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے پس کر دیا مقرر کر دی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب و مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالے نے اپنے نبی سے وعدہ کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حقتعالے نے خبر دی تھی کہ ای محمد خواب تیرا اُسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجکو مکے مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ یعنے ای میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترائے تھے اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اُسی کلمہ کا اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اللّٰھم اغفر للمحلقین پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے لیے تب تیسرے یا آخر میں یعنے چوتھی بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثناے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہو گی پس غنیمت وہان کی سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور دن کو نہ دیجیو اور حقتعالے نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین پیچھے رہ گئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت حاصل کرین لہذا حقتعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ انکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نلیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا قریب ہی کہ پیچھے رہ جانے والے مدینہ مین جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے لوکہین گے چھوڑ دو ہمکو یعنے ہمکو مانع نہو کہ ہم تمھارے ساتھ چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنے وعدۂ خدا بعطاے غنیمت خیبر براے اہل حدیبیا سلیے کہ وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمھارے بارہ مین حقتعالے نے پہلے سے کہدیا ہی پس قریب ہی وہ کہین گے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر اندکے (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالے نے انکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کر دیا تھا کہ یالضرور یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہین گے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہی درحال آنکہ وہ کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی کہ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے تو کہدے اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرانشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والی کیطرف بلاجائے جاؤگے (یعنے اہل فارس و روم کہ تم اُنسے قتال کرو یا یہ کہ وہ اسلام لادین پس اُسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تمنے پہلے سے سرتابی کی ہی تو حق تعالے تمکو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوہ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرماکر مدینے مین تشریف لائے اور پندرہ روز اسمین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا دلوائی کہ سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلاطمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک غزوہ ہون پر اُنکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سنکے مسلمین خدا پر امید واثق اس امر کی کرکے کہ اُنکے لیے فتح خیبر ہوگی تیار ہی سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہو اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمھاری طرف تیاری
و لشکر کشی کی ہی تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وہ سب اُنکے
پاس آپہونچے اور اُنمین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُنکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے
و بعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہی پس اگر تم ایسا کرو گے
اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہی مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہو کر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے
رہے و بعد ازان حق تعالے نے اُنکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور ایسی ہیبت مسلمانونکی غالب ہوگئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ
حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس
اصحاب کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور اُنکو ذبح کئے اور اصحاب کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتا کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمون کے
اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین
کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے کھانے سے اُنکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی
ہانڈیان اپنی الٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز
یہودیون مین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز
اور سخت گیر و حملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُنکا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ
اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ
رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ
جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان
آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب
مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُسکے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے
اسوقت مرحب اپنا غول ہمراہ لیے ہوئے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُنکو بھگا دیا یہان تک کہ اُنکو صف

بزرگ تک یعنے لشکرگاہ تک بہالایا اُسوقت آنحضرت صلعم مع صحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ صحابہ
مین سے شہید ہوے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہواکہ انکو زخمی اُٹھالاے اور محمود بن مسلمۃ الانصاری جو شہسوارا ن
انصار مین سے تھے شہید ہوے تب انکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ واندوگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے
یارسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے
اس بات کو کہ یہود مثل آج کے آپ آیندہ سے ایسی پیروزی نپاوینگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو اُنپر فتحیاب کریگا اور
امید ہو کہ خدا تجکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جب کہ مرحب محمود بن مسلمہ کو
اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اس روز کہ مسلمانون کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو
بعد نماز مغرب جناب سالت مآب نے ارشاد کیا کہ ہر آینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے
خیبر کو پہ نکے صحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آگئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپہین بشارت دیتے تھے اور
اُسی خوشدلی مین ہرگاہ وہ یقین کرتے تھے کہ کل صبح کو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر بیٹھے رہے
تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعدازان اپنی اپنی جایگاہ دپایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر تھے
اور اصحاب بنی مین جو پیش بنی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا تھا جو وہ اُمید وار اس امر کا نہو
کہ مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہو یعنے جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت
رکھتے تھے اُنمین سے ہرشخص متر صد اس امر کا تھا کہ مجھ جب عطا ہے علم فتح کے میرے ہی نام فتح رہے پھر جب ہر قوم نے
اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم ایکر ہلانے لگے اور حقتعالے سے دعا مانگتے تھے
بعدازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا علی آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے
ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنے
مرحب کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و زخمی
کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردئے بعدازان انکے قلعون مین گھیر رکھے
اور حق تعالے نے اُن دشمنون کے دلون مین رُعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے
تب رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پہ قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمہارے خون پر اور تمھارے
اہل وعیال پر یعنے تمہارے خون کرنے اور تمہارے اہل وعیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمہارے اور کل مال تمہارا یہ سب ہمارا ہی بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نرکھو اگر ایسا کروگے
تو پھر مین تمہارے عہد ذمہ سے بری ہون دیکھیے اس صورت مین امان باقی نرہیگی) تب اُن لوگون نے
دروازہ قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دو لونڈ لڑکے ایسے تھے

قبیلہ نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونوں خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بہتر بہتر مال یعنے اچھی اچھی چیزیں
لیکر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
بیٹو ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہاں ہیں اُن دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے
اُسکو خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہی کہ جب اِن دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے
سے نکال دیا تھا تو جسوقت وہ دونوں مدینے سے نکلے ہیں انکے پاس ظروف چاندی کے منقش اور خوشنما کہ اہل
مدینہ کچھ انکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس انھیں ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے پوچھا
اور ان دونوں نے اُن ظروف کو زمین میں کہیں دفینہ کر دیا تھا مگر اُن دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اُسمیں سے کچھ نہیں ہی تب رسول خدا صلعم نے ایسے عہد لیا اس بات کا کہ جس چیز پر میں نے تم دونوں کا
فیصلہ کیا اسکو میں نے تمسے بیان کیا ہی اگر اُنمیں سے کچھ تمنے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونوں بیٹوں ابی الحقیق سے بری اور بابرکرا وہ خون و مال واہل وعیال دونوں کے حلال ہیں وہ
دونوں بولے ہاں ہمکو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت ساعین اور داتے گرده یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہیں اسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جاے مال سے
جہاں وہ گڑا تھا آپ کو خبر دی اور حکم کیا اِن دونوں کے قتل کا اور بندی کرلینے انکے اہل وعیال کا چنانچہ
رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگوں کو اُس جگہ جہاں وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا
تب حضرت علیہ السلام نے ان دونوں کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور انکے اہل بندی میں لیے گئے
اور اُس روز تک اُن دونوں میں سے ایک کے پاس لیعنے اسکی زوجیت میں صفیہ بنت حیی بن خطب تھیں
پس اُسی روز انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی میں لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ انکو میرے
خیمے میں پہونچا دیوین پھر بلال انکو لے گیے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولین پڑے گذرے یعنے
لاشوں کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا کیا بلال کو نہیں دیکھتے ہو کہ اُسنے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے میں پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر آگئے تو آپ نے فرمایا
ای بلال کیا تونے اپنے دل سے رحم کو دور کر دیا تجکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اس کم سن لڑکی کو
مقتولوں کیطرف سے لیگیا بلال نے عرض کی میں نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہ ہی میں انکو دکھاؤں
یا رسول اللہ آپ مجھسے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالے آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
در گذر کیا کیونکہ آن حضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے وبعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال ومتاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرادیا وبعد ازان آنجناب اپنے خیمے میں

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت تر عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ خدا نے اُسکو خوار و خراب کیا اور حضرت نے اُسنے ذکر کیا پسر ابی حُقیق کا جسکا نام کنانہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین شعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر چند شخص کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السّلام نے صفیہ سے اُنکے شوہر اور اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السّلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجکو درمیان اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون یعنے تجکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام اختیار کر چاہے یہودیہ رہ پس اگر تو اسلام اختیار کرے گی تو قریب ہی کہ مین تجکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور تو اگر یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب مین تجکو چھوڑ دونگا اور تجکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالے نے صفیہ کے دل پر رُشد و ہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور اسلام مجکو خوش آتا تھا بعد ازان مجکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہان تک کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپ نے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین اُنکو قتل کرینگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے تھے یہان تک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابو ایوب کو دروازہ پر دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ مجکو آپ پر صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپ کو اپنے باپ کی عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہ شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف و تحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالے کی جو اُنپر نازل ہوئین تھین یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر و حمد کرداسی درمیان مین کہ جناب اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنے بکری کا کباب اور روٹیان مع اصباغ یعنے نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپکے اور صحابہ کے رکھا یا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپکے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری
کے طرف ہاتھ بڑھائے اُسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینک دو کہ یہ بکری زہر آلودہ ہی تب
اُس یہودیہ کو بُلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا پکایا پھر اُسکو یون
خراب کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی و قسم بخدا مین نے چاہا تھا مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا
تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کر دے گا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنے مرگ سے مین لوگون کو بہت
پہونچاؤن گی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لا اِلٰہ
غَیرُہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ یعنے بے شبہہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سواے اُسکے نہین اور البتہ محمد بندہ
خدا اور رسول خدا ہی پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا راے ہی ہمارے نکل جائین یہان تک کہ آپ ہمکو
طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپ نے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہی خواہ آباد رکھیے ہمکو
ان نخلون یعنے نخلستانون مین کہ ہم اُنکی درستی کرینگے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کر دیجیے ہم اُسی پر قایم
رہینگے چنانچہ انجناب علیہ السلام نے اُنکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ کیا اور اُنکو اُنکے دیار مین آباد رکھا
پس ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس انحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے
بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپ نے اُنکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تا کہ وہ اپنے پانون پر پانون رکھکر
سوار ہو جاوین مگر انھون نے تعظیم و دستور سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر حضرت کے گھٹنے
پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور انجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سر پر درست کرتے تھے یعنے اچھی
طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس مین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین
ہین یعنے مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر انکو حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین دریں صورت آپکے ساتھ ساتھ
چلو کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ انحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے اُنکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنے منھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوئے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اُسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانیکی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ مکے مین میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اُسکو میرے اسلام لانے سے اگاہی ہو جاوے گی تو وہ سارا مال میرا لیجاویگی اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اسی دریا کا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اُسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین ایسے آپ کی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپ کی موت کی خبر کرون تا پیش از آنکہ اُنکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین انکو اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہو کر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل نہوتا تھا یہان تک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کر چکے تھے اور مدت داد وستد فیمابین کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے یعنے مدت ادای فیمابین اُسوقت پہ مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اہل خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ فتحیاب ہون) اور وہ لوگ یا خود کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنے نخلستان مین اہل خیبر اور اُنکے دونون خلیف بنی اسد و بنی غطفان پہ وارد ہون بعد از ان قلعہ قموص مین داخل ہون و حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانہ مین منقضی ہو جاوے پھر جب کہ حجاج اُنکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُسکے پاس دوڑتے ہوئے گئے یہان تک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا ای حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہے کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد و اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجدین تا وہ آپکے تئین دیکھ لین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سُنکے اہل مکہ نہایت شادان و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اُنکی عورتین اور لڑکے مرد اور دختران ناکتخدا مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودون جنیئہ یعنے بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اُس بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین شک تھا بلکہ اسکو حق جانتے تھے اور یہ حال سنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین ایسے سر ہلاتے تھے اُسوقت یہ خبر عباس بن المطلب کو پہونچی اور انھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُنکے پاؤن نے اُنکا بار نہ اُٹھایا یعنے وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہو کی کہ وہ بہتر ہو اُس خبر سے جو اُنکو پہونچی ہو بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُنکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل لوری دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یَا بُنَيَّ قُثَمْ + شَبِيهَ ذِي الْكَرَمْ + ذِي الْأَنْفِ الْأَشَمّ + تَرَدَّى بِالنِّعَمْ + يَرْغَمُ مَنْ رَغَمْ + اے بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنے اے اولاد ہاشم صاحب کرم ناک والا اور بڑا ناک والا سو نکھنے والا خوشبو ونکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنے نعمتون کا لباس پہنے والا گمان بد کرتا ہو وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہو یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس رضی اللہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام انکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے سنتا تھا تب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے کہ اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اسکے سوا کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس رض کا لوگون سے خالی ہوا اور دوپہر دن آیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابوزبیبہ کو بلا کر کہا اے ابوزبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین اُسکے بنی برحق کے واقع ہو تب ابوزبیبہ چلا اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اُسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے کہا اے ابوزبیبہ ابوالفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُنسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کے وقت خالی رکھین مین اسوقت اُونگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو اُنکو بہت خوش کریگی یہ سنکے ابوزبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازۂ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہر ہی دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ پاس آتا ہی اُسکے پاس ایسی خبر ہی کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر اُٹھ کھڑے ہوے گویا کہ اُنھون نے کوئی بری بھی دیکھی ہی نتھی اور نہ سنی تھی پس ابوزبیبہ کو گلے سے لگا کر اُسکے سر کو بوسہ دیا اور ہنوز بیٹھے نتھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہان تک کہ ظہر کے وقت

حجاج آپہونچا تب اُس سے حضرت عباسؓ نے کہا وائے تجھپر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تونے ظاہر کی ہو اُسنے کہا میرے پاس وہ خبر ہو جو آپ کو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہو تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تاکہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباسؓ نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا کہ اول اس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہو کہ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے الحقیہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہو کہ وہ یکتا ہو کوئی اُسکا ہمسر نہین و شریک نہین کہ محمد اُسی خدا کا بندۂ برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہو و بعد ازان مین آپ کو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ انھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہو اور انحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے قتل کیا اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اُس خبر کے بیان کرنیکی اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اُس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہو اپنے قبضے مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کر لیگی اب مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاءاللہ تعالے آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ پر مصیبت واقع ہوئی ہو اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے تھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی حادثہ مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اُنکے دلون مین ٹھنڈک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جاکر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایک بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہو مثل میوۂ رسیدہ کے ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شبا شب اُسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھسے پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سنکے اس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا یعنے جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو ایسی جگہ کہ زمین بکہ بہت دور تھی چھوڑ دیکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو انھون نے اپنا لباس پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے ہوئے
تھے چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شما شب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر سے محمد و اصحاب محمد کا لوٹا ہی اسکو خرید کرے تب حضرت
عباس نے اُس سے کہا اے عورت غفلت زدہ حمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جا کر ملجا کہ واللہ
وہ اسلام لاچکا ہی اور یہان سے ہجرت کر گیا ہی یعنے وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی و لیکن اُسنے جو خبر
بیان کی تھی تو اسلیئے کہ وہ مال اپنا بچا دے اپنے قبضہ میں لادے اور وہ تجھسے اور تیرے اہل سے خوف تلف
رکھتا تھا وہ بولی اے ابن عم اے میرے چچیرے بھائی مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی
اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منھ پیٹنے لگی اور واویلا کرتی
تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد
کعبہ مین داخل ہوے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے انھون نے عباسؓ کو دیکھا تو آپسمین عباسؓ کی طرف
اشارے کرنے لگے اور اُس وقت ذکر آنحضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے
بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ نزدیک اُنکے قریب ہوے تو اُنسے کہنے لگے کہو تمہارے
یہان کوئی خبر آئی ہی انھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہی وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہو کہ دیکھو تم مین
سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی انھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین ہی یعنے جو خبر
تمکو ہی پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو یعنے صدق تجاوز نکرو پھر چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ
اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے دونون
بیٹون ابی الحقیق کی مسکین باندھکر زمین مار ین اور پھر اس خیبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہی
کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ کون
شخص ہی جسنے تمکو یہ خبر دی ہی بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو مین
کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی تحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسول خدا صلعم سے جا ملا
ہی اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہی یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس آگئے تاکہ اس
کی خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدی اور روتے پایا انھون نے
اُس سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور وطن چھوڑ گیا اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج سے کہا تھا
اور جو کچھ انھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُنسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینے کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود مدینے میں مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین میں ندا دی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہو گئے اور مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے میں تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھیں نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے اور اُسوقت اہل مکہ تک سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بہیئت وحالت پشیمانی و خجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہم لوگ مکے کے پیچھے پڑے ہیں پھر جسوقت رسول خدا صلعم مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکبیک دختر حمزہ بن عبد المطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگونکے ہمراہ آئی تھیں حضرت عم نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اُسنے کہا آپ کے اہل میں سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہوں وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اُسکے لانے کا مکے سے نہیں دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی و زبردستی کسی کے نکلی ہو تو مجکو کچھ پروا اور اندیشہ نہیں ہو اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہو انکے فیصلنامہ میں یہ امر داخل نہیں ہو اسلئے کہ وہ اہل بیت نبی میں سے ہو (یعنے اُسمیں یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ میں سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالت مآب صلعم مدینے میں داخل ہوے اور حال یہ ہو کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کر دیا کہ آنحضرت صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرا دیا کہ آمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَہُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ تھے کہ یعنے امن پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے بدلا اُس امر کا دلایا کہ انھوں نے سال گذشتہ میں روکا تھا اور ایسے ہی امر میں حقتعالے نے آمنین فرمایا ہو وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ یعنے جمیع امور محترمہ میں بدلا ہو اور حرمت بدلا ہو حرمت کا فرماتا ہو حق تعالے کہ اگلے ذیقعدہ شہر حرام میں مشرکین نے تجکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا ابکے ذیقعدہ شہر حرام میں حقتعالے نے تجکو اُنسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو پھر گئے تب وہ لوگ مکے میں در آئے اُس عرصہ میں حقتعالے نے خالد بن الولید کے دلمیں رغبت اسلام ڈالی کہ اُسنے امر محمد صلعم میں فکر کی اور مجمع قریش میں اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر یک ذو العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہو کہ محمد نہ ساحر ہو نہ شاعر ہو و ہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہو پس ہر ایک اہل خرد پر حق و واجب ہو کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتیں خالد کی سُنکر گھبرایا اور کہنے لگا

اے خالد تو بدین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا اور دین حق مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اسکے تھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا اپنی زبان پہ لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہی جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم ویقین تھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا تو واللہ اب مین مسلمان ہو گیا وبعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بآنجناب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابو سفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہی کیا سچ ہی خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہی اُسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہی کہ تو آل محمد کو مجھپر قوت دیکے دیتا ہی (یعنے مال بھیجے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو الفت صلہ رحم اور قرابت ہی تب ابو سفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہی لات وعزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی گلے رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اُس شخص کے جسکی ناک گھسی گئی تب ابو سفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادہ قتل اُسکے) یکایک اسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اے ابو سفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہی کہ تیری اس حرکت سے مجکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہ ہی مین بھی کہون اور مین بھی اُسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اُس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی رائے مین آئی ہی وحالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہی کہ کل امور دین اپنی رائے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ یہ سال نگذریگا یہانتک کہ سارے اہل مکہ اُسکی متابعت کرینگے تب ابو سفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہانتک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین اگر مومن مصدق ہوا الیس یہ حدیث و حکایت تمام ہوگئی

قصہ موتہ جو زمین ہی اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثہ الکلبی کو کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابیطالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاوے تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہوگا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھر آئے
اور پانی سے سیراب ہوئے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منھ پر مارا
یعنے گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام پہونچا تا بتحقیق کہ مین نے تو
اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور انکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوگئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اُس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے
نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوئے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی
کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنے تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے
چنانچہ گھوڑے سے اُتر کر قوم کو نیزے مارے آخر وہ شہید ہوئے تب خالد بن الولید اُٹھہ کھڑے ہوئے اور
علم اُٹھا لیا اور اُسی علم سے قوم کو نیزے مارنے لگے یہان تک کہ حق تعالے نے انھین پر فتح کردی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہے کہ ہرآینہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک مرد کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنے اب فلان
شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سُنائی کہ
حق سبحانہ تعالے نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھہ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس
روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین یہ قصہ جنگ موتہ کا تمام ہوا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی اُمیہ با حلفاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

و بعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوئے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف
و ہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف و ہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوئے تب بنو امیہ نے
کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
نبی سوار ہو کر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکی نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھہ بدیل بن
ورقا بھی تھا اُسنے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْہِ الْاَتْلَدَا + ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ یَدًا یعنے اے
پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا و اور آبا و محمد کے قسم اس بات کی کہ تو کسی سے
پیدا نہین اور قسم ہے اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا درحال آنکہ ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنے جسطرح ہمارے
باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوئے تھے مین اسیطرح محمد سے قسم کرتا ہون اور
قسم تیری ذات کی ہے جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون مین

اسلام قبول کرونگا و حال انکہ جسنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ انکا اسوقت
کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جو انھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین جب منقضی ہو جاوین چنانچہ
یہ خبر ابو سفیان کو پہونچی اور ان دنون ابو سفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیما بین ابو سفیان و ہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابو سفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہر اس بات کی لینے مجھے منظور ہر کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر درست حال اس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہر ابو سفیان نے
کہا علی الخبیر سقطت یعنے تونے تو مجھکو لیئے خبر دار سے ملاقات کی ہر پوچھیہ مجھ سے کیا پوچھتا ہر اور اُسکے
کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہر ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہر یا کذاب ہر ابو سفیان نے کہا وہ
کذاب ہر ہرقل نے کہا پھر تم پر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہر ابو سفیان نے کہا واللہ وہ ہمسے سوائے
ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے دو بار
لڑے سو ایکبار ہو ہمنے محمد سے قتال کی تو البتہ ہمنے اسکا منہ توڑا اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ
ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے محافظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی
ہرقل نے کہا اے ابو سفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہر بلکہ کذاب وہ ہوتا ہر کہ جب وہ خروج کرتا ہر تو وہ مثل
شعلہ کے مشتعل ہوتا ہر اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہر یہان تک کہ بمقتضاے یکبارگی اسکو ہلاک کر دیتا ہر اور
مین یون سُنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہر اور کبھی تم اُسپر غالب آتے ہو اور اے ابو سفیان آخر وہ
تمکو کس بات کا حکم کرتا ہر اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہر اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہر کہ تیتی طرفی النہار رکھا
تیتی النہار یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہر ہرقل نے کہا یہ ہیئت
نماز و بندگی خدا کی ہر اور وہ قوم اچھی نہین ہر جو بندگی نہین کرتی ہر اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہر
کہ ہم ہر سال اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابو سفیان یہ زکوۃ ہر کہ البتہ ہم بھی مامور
ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہر مردہ
و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہر کیا تمھارا یہ قول نہین ہر
کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے
ابو سفیان یہ مرد صالح ہر چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو اور اُس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار
نکرو وہ لوگ افسق و اقبح الناس ہین یعنے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین
و لیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہر تو عہد شکنی بھی کرتا ہر ابو سفیان نے

نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اِس مرتبہ مجکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا اے ابو سفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابو سفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا
عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا البعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور
اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے
حلیفون کی اعانت کی ہی لیس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مددمان گی ہی
لہذا وہ چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا اے ابو سفیان اگر یہی بات
ہی جیسے تو نے مجھسے بیان کی ہی تو اُس سے تمہین عہد شکنی مین اولے تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کر نے
کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا اے ابو سفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُسکی منزلت
ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنے عالی رُتبہ ہی یہ سُنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا
تجھسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور امر واقعہ اُسکا تو مجھسے بیان کرے و حال آنکہ البتہ مین نے
دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آینہ حق تعالے نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اُسکے قوم کی
تونگری و برتری مین یعنے جو اُس قوم کے تونگرون اور برترون مین ہو تب ابو سفیان نے یہ بات
سنکر ہرقل سے کہا مین لپنے تیئن یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ
وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اُسوقت اہل مکہ نے اُسکو مامور کیا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر پھر تجدید حلف کی کرے یعنے تازہ حلف لیوے تب سفیان
مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
و حاجب ہوگئے تب ابو سفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوئے ہو و حال آنکہ وہ میرا
بھتیجا ہی چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنے اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیئے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اُسکی تجدید حلف
کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا ایا کوئی نئی بات تمھارے بیچ مین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی
ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات و عُزّی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قایم ہین
ابو سفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بن نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے کیا ہی
شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سُنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اس ہنسنے سے ابو سُفیان جان گیا کہ آنحضرت
صلعم ضرور اپنے حلیفونکی نصرت کرنے والے ہین تب ابو سُفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

ما اراک الا راجعا و
بنا بر بعض نسخہ ما اراک
الا راجعا یعنے مین
نہین دیکھتا ہون
تجکو مگر رجوع کرنے
والا طرف اسلام کے
۱۲

اور بولا اے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنے قریش کے لئے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی
ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضؓ سے
مخاطب ہوکر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہے عثمان رضؓ نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا و رسول کو بہتر ہی تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے
باقی نہ رکھا اور جو صلہ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہی
اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجکو اپنی زندگانیکی
البتہ مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو جیسے باتین کرتا تھا اگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری
و جرات کرتا تھا پس اے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمرؓ نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا اور رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور
آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو
اصحاب نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا بمعنی کہ خوش بو سونگھا اُسوقت
ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ مابین زمین فارس کے
بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہی اور اُسکے
بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آینہ صحاب اُنکے کثافت
دھوئی ہوئی اُنکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس سے اپنا منہ دھوتے
ہین پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے سجدے کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وَ اَبِیکُم یعنے کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی
قسم کھاتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آن حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوچکے تب ابوسفیان
نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپنے فرمایا
اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ رضؓ
بنت رسول صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رضؓ آیا ہو سکتا ہو کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران و دو شیزگان سے مشہور ہو یعنے اُنمین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے اُسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دے اور دلا دے یہ سنکے حضرت
فاطمہ رضہ نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوے اُنپر جراٗت
کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا ہل
لا اعدمک کہ مین تجکو گم نکرون گا یعنے مین تجکو نچھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دسکتی ہے کیونکہ خواہر
تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ وہی کا کیا تھا وحال آنکہ تیرا باپ
اُسکے قتل کا حکم کر چکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا وبا وجود پیش کرنے
ابوسفیان کے اس نظیر کو مگر حضرت فاطمہ رضہ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رضہ سنا تو متوجہ ہوا طرف حسن
اور حسین رضہ کے وحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین
مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو در نیصورت
البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قایم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ نے
جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقاے پروردگار کی مین نے تمھارے مئیسون اور اشراف قوم
اور عورتون سے کلام کیا یہان تک کہ تمھارے بچون سے کلام کیا پر تمھارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر موافق دل
ایک آدمی کے یعنے تم سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین
اس خون کا متحمل ہوتا اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض و مزاحمت
کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول
خدا صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود
و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے متحمل کیا ہے ۞

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی تب مسلمین
مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے و ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اُسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے
ایک نامہ لکھا کہ بتحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون
مگر یہ کہ ارادہ انکا تمپر ہے پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست
رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا طرف
مکہ روانہ کیا اور حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرتے آئی تھی سو اُسکو کچھ دیکر نامہ بھی اُسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوا اور خبر نامہ کی بیان کی اسیوقت حضرت
علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و ابن الزبیر
تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اُس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اُس عورت کے ہاتھہ مکے کو بھیجا ہی تا اُنکو ڈرا دے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اس عورت کے عقب پہ چلے یہان تک کہ اس سے ملاقات ہوگئی اور اُس سے
حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتھہ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمھاری خبر سے کچھہ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُسکی
جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھہ نپایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھہ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھہ لگاتے ہین
یہ سوچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا و دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب اُس
عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو نامہ
حوالہ کرون تو نہ تم مجکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کردو تب ان دونون نے اُس سے
قول قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا
ہی اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اُسکو رسول خدا صلعم کے
سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا ای حاطب کس بات نے تجکو اس بات پہ
ور غلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو ہمسے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے مجھسے
حق تعالے عفو کرے آپ سے قسم ہی مجکو اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپکو محبوب کیا
کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اُسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُنسے نہین ملا و لکنی تخیرت یا رسول اللہ فیہم
فاعذرنی و لیکن یا رسول اللہ مین نے آپ کی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ و لیکن یا رسول اللہ مین آپکو ایک
بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہی کہ آپ کے اصحاب مین سے
کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھہ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اُسکے مال کا حفاظت
کرنے والا نہو ایک سوائے میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنے اُس قوم مین میرے کچھہ قرابت نہ تھی بلکہ
اُنمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھہ وہان سے ہجرت کر آئے اور
مین مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اُنکو لکھا

جو کچھہ لکھا ہو تاکہ اس وجہ سے مین انکے نزدیک اپنی مودت ودوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہے کہ بتحقیق مجکو یقین
ہو کہ حضرت حق تعالے انپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہو اور یہ میرا نامہ جو انکی طرف بھیجا گیا تو انکے
کچھہ کام نہ آویگا کہ انکو اُس عذاب سے بچاوے یہ سنکے جناب رسالتمآب نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہو اور
حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمایش کر دیوے اس امر سے
کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کرے یعنے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ
وتعالے نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا
بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ یعنے
اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ انکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام
بھیجو حالانکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھہ تمہارے پاس امر حق آیا اسکا انھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے
نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری
رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے انکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھہ
تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھہ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ
ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے تو عازم ہوے
طرف مکے کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل بیت
کچھہ لوگون کو ساتھہ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب
آپہونچے (**واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کس طرف
جانے والا ہے مگر دریافت کرنا اسکو ممکن نہوا لیس وہ مکے کو پھر گیا تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ
ملے کچھہ تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہے یا سامان صلح
اسوقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین تو اُس سے امید
خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی انکچھہ[له] یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی دیکھنے تیرا پہونچنا
اُس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہے کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا
وتحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھہ مردم تیر انداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور انسے کہدیا
تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ پاؤ گے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا لیس یہ لوگ بعض انہا نون مین
جو قریب مکہ ہین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا لیس تیر اندازون نے انکو پکڑ لیا طرف

[له] وہ لوگ انکچھہ یعنے کوئی انکچھہ قبول انکی بات کا نکریگا اور بنا بر بعض نسخہ ان انکچھہ ان بقیہ یعنے مجکو کوئی دوست [illegible] محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بچا سکیگا ۱۲

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنے کا کیا کہ دفعۃً عباس بن المطلب ابوسفیان کو بچ گئے تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ
تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے
اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تمکو قتل کرینگے پس تو کہو
لا الہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے شوریدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین محبت دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف
نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کر لیا راوی
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہے درحق تعالے اُسکا بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آینہ جب جناب رسالت مآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص متسلم ہے یہ مسلم اپنے بتکلف ظاہر کرنے
والا اسلام کا ہے ہر ایک خاطر پھر جب عباس قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے
کہ آپکے پاس مسلمان ہوکر آیا ہے پس آپ اُسکو پناہ دیجئے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس کو جواب دیا کہ اُسکو اپنے منزل گاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور اُسکو
حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنے سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھراتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ مین
لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین تو ہزار یا نسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنی کثرت و جمعیت
لشکر کہ اُسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہرکیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو و نماز اُٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صدائے اذان سُنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد شد لوگونکی
گویا اُسکے لیے ہے اسواسطے کہ حق تعالے نے اُسکے دلمین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا اے
عباس لوگون کی آمد و شد کسوجہ سے ہے اور یہ صدا جو مین نے سُنی کیسی ہے اُنھون نے کہا یہ موذن ہے کہ انکو
نماز ندا دیتا ہے پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا ہون
کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب ندائے منادی رسول خدا کے ہے عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہے پھر
ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہے کہ مین اسلام بشایستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اسکو داخل کیا اور اُسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہے سُن لیجئے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہے
اُسنے کہا اے محمد آیا ان وجہ کو لیئے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش کے

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو انکے لیے مباح کردو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھونے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی
بجاے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجکو خارج کردیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتونکا جنکا تو نے ذکر کیا یہ ہی کہ خود تو نے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا و رسول کے اُنکو مباح و حلال کردیا تب عباس رضی اللہ
عنہ نے ابو سفیان سے کہا ای ابو سفیان اسلام قبول کر ابو سفیان نے کہا پھر عزّیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے ای دشمن خدا ہلوگ تیرے اُس عزّیٰ سے بدتر ہین قسم ہی
اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہ ہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابو سفیان
بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون ای ابن خطاب تو ہمیشہ بڑی جفا و جسارت کرتا ہی و حالانکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہی و لیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ غَیْرُہٗ وَ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَ اِنِّیْ قَدْ کَفَرْتُ بِاللَّاتِ
وَ الْعُزّٰی یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی
اور تو بیشبہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئینہ مین نے کفر و انکار کیا لات و عزّیٰ
سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیے کہ عباس رضی اللہ
عنہ اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت
و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ جسوقت
ہم نماز پڑھین تو ابو سفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو الحمد اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ
پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابو سفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے
ساتھ رکوع کرتے ہین اور انکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوتے
یعنے سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابو سفیان نے کہا ای عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ ہی ان
لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے بھی
منع کرین تو بعضے انمین سے تا بمرگ ترک کردیوین پھر ابو سفیان نے کہا ای عباس البتہ مین جوان لوگون کو
دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اُنھون نے کہا مین اس بات کا
حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا چاہتا ہی نہین دیکھتا ہی
اُنھون نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا کردی تب لوگون

اپنے علم اٹھا لیے اپنی صفون مین جا بیٹھے اسوقت ابو سفیان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلعم گئے اور عباس نے کہا یا رسول اللہ یہ ابو سفیان مرد پیر ہو اور اپنی قوم کا بزرگ و سردار ہو پس آپ اسکے مرتبہ اور نسب و رتبے کے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابو سفیان بھی نکے کو سوار ہو جاؤ اور رستے مین پکار دو کہ جو کوئی ابو سفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امین ہوگا ابو سفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا گھر تنگ ہی و انجبہ یعنے یہ حکم اسکو خوش آیا تھا یا بایں معنی کہ اس حکم نے اسکو تعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اسکے گھر مین گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہو گی) حضرت صلعم نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی امان پا دیگا اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پا دیگا مگر سوا ے اشخاص چند کے قتل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہو اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنے کنیز آزاد بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہو اگرچہ یہ لوگ پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہوتے (یعنے اس صورت مین بھی پناہ نیاو نگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ اور خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباس رض رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنے خچر کی سفید پر سوار ہوے اور ابو سفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت جلد چلے گئے اسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رضی اللہ عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ ان دونون کو پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے یا پیچھے تھے راوی کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہو واللہ اعلم کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہو کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ وہ فعل کرین جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود ثقفی کے کیا تھا کہ جب اُسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اور بلایا تو اُسکو اُسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو انمین سے کسی کو باقی نچھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ کتیبہ کیا یعنے جماعت جماعت کر کے تفریق کر دیا اور ایک سالار جُدے جُدے تقسیم کر دیے اور دو مجنبہ یعنے داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنے پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ تو مکے کی جانب بلند ہی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ ابو سفیان کو کثرت و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرا دین پھر جسوقت ابو سفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

تو عباس ہی اُن لوگون کو پوچھا تب انھون نے اُنکے نام بتائے بعد ازان جسوقت ابوسفیان نے اُس
لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباسؓ یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور رباغ
سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنے باس شدید وتنہا و حکم
یہ لشکر ہی خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار سے تب ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا اُنشدک اللہ والرحم
یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجکو کونسا امر باعث
ہوا عباسؓ نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
آیا تھا تو اُسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اسوقت مین نے اندیشہ کیا اَن ترغب نی قتلہ
الا سلام یعنے پسند کرنا تیرا قلت وضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوائے
قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجکو اے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی
اور صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین انمین سے کسکے مطابق میری بات
واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض انمین سے مین تجھسے
ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی
کوئی اُسکا رد کرنیوالا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہانتک کہ مین نے اندیشہ کیا
کہ یہ بھی محمد کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے شہر یا عباسؓ یعنے چلو اے عباس کہ مین نے مثل اُنکے کبھی ایسی
کوئی صباح قوم کی اُنکے گھر ون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباس و ابوسفیان مکہ مین گئے پس
ابوسفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اُسکی صدا سنکے عکرمہ
و مقیس کنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا بلا کی ہو تجکو اے ابوسفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجکو
بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاؤ اپنا کام کرو بتحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر
عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہی
یہ سنکے اُن دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اُسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ
اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا یعنے روز داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈالدیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس و عکرمہ بن ابی جہل
و عبد اللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ
یہ کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین یعنے انکو کعبے مین بھی امان نملیگی ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آگے
آئی اور دواڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اُسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس

قوله ان ترغب عن الاسلام
الخ یعنی ...

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہوگیا اور ابوسفیان اس بات مین مصروف تھا کہ پکارتا تھا اے آل غالب سلام لاؤ
تو سلامت رہوگے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ انکے ساتھ قریش اور حلفائے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اسکے بدلا
لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہوکر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام
انکو روکتے تھے اس خوف سے تاکوئی ذمی ہمارا قتل نہو جاوے اسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام
کے آئے اور انکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف وار سوار تھا تب آپ نے عباس سے فرمایا کہو تمھارے پیچھے والون نے
کیا خبر دی انھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جیسے مبالات اور انکی پروا نہین کہ وہ لاابالی ہین
پس یا رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اسی عرصے مین ابوسفیان ابن الحارث بن عبدالمطلب حاضر ہوا
اور اسکے ساتھ اسکا بیٹا جعفر اور عبداللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اس زمانہ مین حضرت ام سلمہ زوجیت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ
دونون یعنے ابوسفیان مع پسر و عبداللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے انسے منھ پھیر لیا
اور انکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ پیغمبر اسلام پھیرے دیتے ہین
سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاونگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ
ہم دونو مر جاوین اور عبداللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر
کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس ام سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ انکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ مَا جَعَلَ اللّٰہُ اَخِیْ وَابْنَ عَمِّکَ اَشْقٰی مَنْ خَرَجَ اِلَیْکَ مِنْ اَہْلِ
مکہ یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپ کے پاس آئے ہین سو انسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے
شقی نہین کیا ہو آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اسنے قسم کھائی تھی
اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہان تک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اسکے لیے خدا کے پاس سے
کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین ان دونون کو امان
قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کو بلوا بھیجا اور انکے لیے امان قبول
فرمائی اور اُن دونون نے بیعت کی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام
لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین اور جو
لوگ انسے لڑین انکے سوائے اور دون کو قتل نکرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جنکا نام انکو بتا دیا چنانچہ خزاعہ
نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوئے تھے آخر حق تعالے نے مقیس کنانی کو اور اسکے
ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ انھین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کو جو

بردہ کعبے سے لپٹ رہا تب ابوبردہ الاسلمی وسعید ابن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلوارین ماری
یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا یعنے مرگیا اور عبداللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبداللہ
اُس صحابی کا برادر رضاعی اور مہانہ اُسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبداللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہمراہ لیگیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر عبداللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا بعدہ اُن
دہ طرف سے حضرت کے آکر پھر سلام بجالایا پھر آپ نے اُس سے منھ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے
غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے
جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا نہ دیا اور اُسکی طرف سے منھ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ
قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سُنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے یہی ارادہ
کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہی گویا آپ
اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے وَاَمَّا عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ حبشیون مین
جا کر ملجاوے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات و عزی کا نام لیا یہ سُنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہرگز نہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا
مگر بنام خدائے وحدہ لاشریک کہ پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ ایسا
ایسا ہی کہ یکتا ہی کوئی شریک اُسکا نہین ہی دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہو ماہمنی اذن یعنے
کیا ہی بڑی بات سنائی ہی مجکو اُسوقت تھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنے مین نے حق سے گریز کیا تھا
پس عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور
کہنے لگا کہ یہ جگہ ہی امن چاہنے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گنہگار خطاکار کو اور
اگر عفو کیجیے تو عفو کیجیے گا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنے اُسنے حق و یقین سے کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب حضرت نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے
بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ
بنو جذیمہ کہلاتے تھے بتقدیم جیم قبل فے ال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پا لیا پھر جب اُن لوگون نے
نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گیے اور اُسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار
بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے
ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہی بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور
کہنے لگا تم کون قوم ہو اُسنے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک نہین ہم

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور بہ آینہ محمد بندہ و رسول اُسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو
تو بتا دو تم کب مسلمان ہوئے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دئے اور شہادت لا الٰہ الا اللہ کی دی ہی تو ہمنے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اترآؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ اے
گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہی کہ بعد رکھدینے
ہتھیارون کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سوائے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نمانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کہنے والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول
کیا ہی اور اُسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچے اتر آئے اُسوقت خالد
نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوئے و حال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے قتل کرنے
سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور
خبر بیان کی اُسوقت آپ کو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان
کو قید مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجکو ملامت کیجیے کہ ہمنے انکو بموجب اُس
آیت کے قتل کیا ہی جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنے تم اُنکو قتل کرو کہ حق تعالے انکو تمھارے ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا
اور تمکو اُنپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے بتاتا ہی کہ بے شک
مین مومنین مین سے ہون اور بہ آینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اُنکی طرف سے
میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو طرف انکے
وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع معروفہ اُنکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل
مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اُنکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم قسم مرد سے جو حاضر ہوئے اُنھین
عبداللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہی جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار
ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی ؎

راتق ما فتقت اذ انا بور ✣ اذ اجاری الشیطان فی سنن الزیغ ✣ ومن مال میلہ مثبور ✣ امن اللحم والعظام
بما قلت و نفسی الفداء وانت النذیر ✣ اے رسول خدا کے ہر آینہ زبان میری بند و بست کرنے والی ہی
اُن باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑا تھا جسوقت مین ہمراہی کرتے والا تھا شیطان کی طرق گمراہی مین

یعنے میں جسوقت طرفداری کرتا تھا بت پرستی و گمراہی شیطان کی کرتا تھا باتیں میری مسمع خرافتی
مرحم کرنی تھیں اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھیں یعنے اشعار ہجو سو اب زبان میری اُسکی درستی
کرنیوالی ہے یعنے عذر خواہی کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا
تو ہلاک ہونے والا ہے اور میرا گوشت استخوان ایمان لاتا ہے اس پر جو میں نے کہی یعنے جو میں اقرار کرتا ہون
پیچھے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا یا فنا حسبک یعنے چاہیے کہ مجھے خبر پہونچی ہو تجھے یہی کافی ہے یعنے قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہے عذر کو اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم دونکی
بیعت لینے سے فارغ ہوئے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمر حضرت کے
پائیں میں کھڑے ہوئے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں
تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور ہند اپنا سر
پاؤن میں چھپائے ہوئے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اس امر کا عہد لیتے
جو مردون سے لیتے ہو سو میں نے آپ کو نہیں دیکھا و تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آن حضرت صلعم نے فرمایا اور
اس بات کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہند نے کہا بخدا کہ میں ابو سفیان کے گھر میں ان پر چوری میں
مبتلا ہوئی ہون سو میں نہیں جانتی کہ یہ باتیں میری جہالت و ناوافستگی میں محسوب کیجاتیں گی یا نہیں ابو سفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ میں گذر گیا اور جس چیز میں تغیر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہے تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہند بنت عتبہ ہے اُسنے کہا ہان میں ہی ہند ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجئے حق تعالے
آپ سے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہند بولی بتحقیق کہ ہمنے تو اُن اولاد کو بچپنہ
میں پالا اور جب وہ سن دار ہوئے تو بدر میں تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنے تم اُنکا حال خوب جانتے ہو
یہ سنکے عمر رض ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان باندھو
بین ایدیکن وارجلکن یعنے اپنے سامنے ف اور پاؤن سے کنایہ حمل حرام اور ہاتھون سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اُسکو طرف شوہرون کے نسبت دینا بہتان ہے ہند بولی بخدا کہ بہتان البتہ بہت بڑا ہے اور البتہ بعض سے
درگذر و عفو کرنا بہتر ہے اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگی اخلاق ہے پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے امور خیر اور اچھے کامون میں میری نافرمانی نکرو ہند بولی ہم اس مجلس میں اسلیے
نہیں بیٹھے ہیں کہ چاہتے ہون کسی بات میں آپ کی نافرمانی کریں پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہند بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہے یعنے کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہیں الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے
حضرت نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لیجیے

آن حضرت علیہ السلام نے اُن عورتوں کے لئے خدا تعالےٰ سے استغفار و طلب آمرزش کی ۔ ۔

ذکر غزوہ حُنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حُنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے جاکر قدید مین اُترے تب وہان رسول محمد صلعم نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپکے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اُسکو دیکھا بعد ازان آپنے اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ مَن صَامَ فَلَا اِثمَ عَلَیہِ وَمَن اَفطَرَ فَلَا اِثمَ عَلَیہِ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اُسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف عازم ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حُنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یا لیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیظ و غضب مین آئے اور سخت جبر و غصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالےٰ نے ذکر یوم حُنین فرمایا ہے اِذ اَعجَبَتکُم کَثرَتُکُم فَلَم تُغنِ عَنکُم شَیئاً وَضَاقَت عَلَیکُمُ الاَرضُ بِمَا رَحُبَت ثُمَّ وَلَّیتُم مُدبِرِینَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمھاری کثرت نے اسطرح کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت و فراخی کے تمپر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون کی جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اُسوقت بعض صحاب اُنکی بعض عورتونکو قیدمین لائے پھر مشرکون نے اُنمین غل شور مچایا کہ ای بنی کے مددگار و تم اپنی نصیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب نبی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اُنمین سے سوائے مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے سے ہمراہ باقی تھے کہ اُنمین ایمن بن ام ایمن کو حضرت کہتے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا آن حضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہی کہ ایمن نے حضرت کی رعایت و حمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب و زد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے مقابل کو قتل کیا یعنے ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح ایک دوسرے کی ضرب سے مقتول ہوا اور اسوقت

ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس
بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اُن تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی یمین و یسار
قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر
الانصار الذین اووا و نصروا اے وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی
یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنے اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ
اپنے نبی کی بیعت کی ہے آگاہ رہو کہ ہر آینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ اکٹھے
ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سُنائی یعنے دونون فریق نے وہ
آواز سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے لگے بڑھنے اور
قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین
مارین یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت
ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علے رسولہ و علی المومنین و انزل جنودا لم تروہا و عذب الذین کفروا و ذلک
جزاء الکافرین یعنے بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور
حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اُسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا
کافرون پر (یعنے قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال) اور یہ جزا سزا ہے کافرون کی و بعد ازان حقتعالے
نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُنکے مددگار بھاگ نکلے اور
رئیس فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النصری تھا جو اُس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم
محاج انہ یوم نکر ۔ مثلی علی مثلک یحمی و یکر ۔ و یطعن النجلاء العوی و تہر یعنے آگے بڑھ اے فرس واسطے حاصل
کرنے حاجت کے یا اسکے نجاح مصدر بمعنی ناجح خطاب لفرس یعنے اے ناجح آگے بڑھ کہ ہر آینہ آج وہ روز ہے کہ جنگ
کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہوکر تجھا یعنے فرس پر کہ
بولتا ہوا اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمین نے اُن لوگون کا
تعاقب کیا اور تعاقب کنندہ مسلمین مین سے بنو سلیم سات سو آدمی تھے اور یہ سب وہ ہین جنھون نے بنی جذیمہ کو قتل
کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انھین بنی سلیم کو آواز دی کہ اے بنی بکمہ اپنے بھائیون یعنے ہمسے باز رہو یہ
سنکے اُن لوگون نے طلب و تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اللہم علیک ببنی بکمۃ اما فی قومی فوضعوا وضعا و اما فی قومہم فابطوا و دفعا
یعنے اے پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا ساتھ بنی بکمہ کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

[illegible] ضرورۃ قریشی دیکر تاکید برائے بکر اول اور دفاع ان سب کا اور یطعن کا مثلی ہے اور مثلک فاعل نحوی و معرکا ہے و یطعن النجلاء طعن فراخ ای کل فراخ باد وکشادہ لغوی عوا سے بانگ سگ و مراد بانگ مطلق لہ بانگ سگ و بانگ مطلقاً ۱۲

تو حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین انکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر کرتے
ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو بجد طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی حبیب اور دُرید بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت دُرید ہودج مین بیٹھا
تھا بنی حبیب انکو تیمناً و تبرکاً لانے نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑلی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا
کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہی کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اس مرد سلمی نے کہا اے شیخ مین تجکو قتل
کرونگا دُرید نے کہا یہ وہ دن ہی کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ انکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہی تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑکے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون
ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی بابت انکو خبر کر کہ مین نے
دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہی آخر اس شخص نے جیسا اُس سے دُرید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال دُرید سے انکو خبر کی کہ مین نے اُسکو قتل کیا ہی سو اُس جوان کی مان نے
اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا دے اُسنے تجھسے یہ بات نکہی تھی اور خبر کرنے کو نکہا تھا مگر اپنے
تئین احسان اپنا جو تجھپر ہی ہمکو یاد دلا دے پھر اُسکی مان خدا کو اپنا محلوف کرکے یعنے خدا کی قسم کھاکر کہنے لگی
کہ ہر آئینہ دُرید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین مجکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری دادی کو
تب اُس جوان نے جواب دیا ایہا مادر جس کسی نے خدا و رسول کی تکذیب اور انسے روگردانی کی اسلام نے
اُسکے احسانات کو قطع کردیا و بعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُنکے ساتھ کرکے پیچھے
مفروران ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جا کر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
انکی عورتون اور انکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان
مہاجرین و انصار کے تقسیم کردیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت
ہاتھ آئین تھین تو آپ نے چاہا کر روساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابوسفیان بن
حرب و سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپنے
سو سو اونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا مقدار آپکے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ دیے

حکیم نے اُسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اُسکو بھی قبول نکیا تب
آپنے پورے سو کر دیے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس کسے مین راضی ہوا یہ بہتر ہی
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے
تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا کہ مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شے کی التجا
مین نکرون (یعنے اُس قناعت سے بعد آپکے مستغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالےٰ
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مغرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آکے باُمید پھیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا کہ اذا خرجتُ الی
الناس فتقلوا بی علی الناس و تعلقوا الناس علیّ یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگونسے میرے بر روناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے نزدیک بجاے
تقلوا کے ثقلوا ہی یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے بر رو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن
نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اپنا خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے
اُنکے لیے لوگونسے کلام کیا تو سبنے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے
اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہی اور
جب کہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مُہاجرین کے بوسعت و کثرت
تمام ہی تو اُنکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ
چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ بازدہ
شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد
بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی
کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ
سب انصار آپ کے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھ کر اُنکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے گروہ انصار
مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین افسردہ
و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنے اُنکا اکلا دین مول لیا
اور یہ دین حنیف اُنکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین
تمہارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا سواری کو میسر تھا اور

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو ان لوگون سے
جو لشکر مین تمھارے سامنے واقع ہین بیشک لوگ چپ رہے حضرت نے کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا مجھے جواب
کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا و رسول سے راضی ہین آپ نے یہ فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات کہو کہ
تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا تو ہمنے تجکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے
مال و تن سے تیری غمخواری کی لیکن اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یہ بات جھوٹھ نہین انھون نے جواب دیا
ہم خدا و رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش نہین ہو
کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے بلے
یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جسوقت آپ کی عطائین آپ کی قوم مین فاش
ہوئین یعنے آپ جب اوپر قریش سے آپ کے عطایا فاش ہوئے تو بے شبہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت
اپنی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوئے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہمنے
خوب جان لیا کہ بلاشبہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے
مقدمہ مین آپ کس طرح کرینگے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہے مجکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان
ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین چلتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین
تمھارے ہی وادی یا گھاٹی مین چلونگا یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤنگا پھر جب آنحضرت صلعم اپنے
خطبہ سے فارغ ہوئے تو کچھ انصار مین سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور
کہنے لگے یا نبی اللہ آپ نے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل ہمپر
ہمیشہ مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپ نے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل و فاضل تر ہین سو بہرکیف مال سے
ہزار مراتب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلعم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور
اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوئے تھے سو طائف مین
جمع تھے) غرض کہ جناب رسالت مآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے تھے

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُسکے قلعہ مین بنی ثقیف
گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ بڑی دیر اُس قوم کے مسلمانون
کی طرف قلعے سے نکلے اور اُن مین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو صحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا تب
وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہو گئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختان انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ حبلات یعنے درخت پھلے ہوے یا لائق پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابو مردام تھا سو وہ اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا اے ابو مردام تو کہان چلا اُسنے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ حبلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری ہو چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا اُنکو خوش کرے پھر اگر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُسنے کہا یا رسول یہ بی بی آپکے پیچھے کون ہے فرمایا یہ ام سلمہ ہے اور یہ قبل اس سے کہ بیبیان نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کرنیکی ہون یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہے کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت ہوئی ہے پس آپکی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین اور بہترین از روے حسب نسب کے آپکے لیے وہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس ہے کہ وہ سب اُسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اُنکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے شر و مضر ہین اُنکو بتاوے بعد ازان آنحضرت صلعم مدینے کیطرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہہاے حرام یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جائنگے تو مین تیاری کرنیوالا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے قَضَیْنَا مِنْ تِہَامَۃَ کُلَّ رَیْبٍ ۔ وَخَیْبَرَ ثُمَّ اَجْمَمْنَا السُّیُوْفَا ۔ نُخَیِّرُہَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ۔ قَوَاطِعُہُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِیْفَا ۔ فَلَسْتُ بِحَاضِنٍ اِنْ لَمْ تَرَوْہَا ۔ بِسَاحَۃِ دَارِکُمْ مِنَّا اُلُوْفَا ۔ وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوْشَ بِبَطْنِ وَجٍّ ۔ وَتُصْبِحُ دَارُکُمْ مِنْکُمْ خُلُوْفَا ۔ وَیَاْتِیْکُمْ لَنَا سَرَعَانُ خَیْلٍ ۔ یُغَادِرُ خَلْفَہٗ جَمْعًا کَثِیْفَا ۔ یعنے ہمنے دفع کیا تمام شکوک و شبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنے قبیلہ دوس و ثقیف کے کہتین کہ لو انکو

پایا یہ کہ وہ تلواریں اپنے تیغ زنوں سے بولیتیں کہ مار لو دوس و ثقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھروں بیچ
میدان میں اُتر نہ آؤ تو ہیں حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا الوف ہزاروں کا نہیں ہو سکتا اور
ہم تمہارے درختوں کو اکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام وج میں اور تمہارے گھروں کو خالی اور ویران چھوڑینگے
اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہاں دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنے آگے نکل جاوینگے
جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہیں اور اشعار کعب کے
پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوئے اور اپنے ایلچیوں کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں روانہ کیا
جب وہ لوگ مدینے میں حضرت کے پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپ نے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے ہو
انہوں نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہیں کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائیں یعنے بلائے نجاویں اور
ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاویں اور دوسری شرط یہ بیان کی اور ہم لوگ سال بھر تک
لات سے متمتع رہیں یعنے اسکی پرستش میں مشغول رہیں یہ سنکے حضرت نے جواب دیا وہ دین لائق صلاح نہیں ہے جسمیں
رکوع وسجود نہو پھر ایلچیوں نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول
نہوگی انہوں نے کہا بہرکیف ہم اس نماز کو بھی آپکے تئیں دینگے یعنے ہم وہ بھی بجالاوینگے اگرچہ اسمیں برائی ہو تب
فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونوں خصلتوں کا کیا تمہارے لیے منظور ہیں کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاؤگے اور
نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تم سے نماز ساقط ہو پھر انہوں نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کے
سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپ سے اسلام لانے میں فریب کرتے ہیں یعنے اسلام لانا
انکا از روے خدع ومکر کے ہے تو ہم اُنسے بہتر ہیں جو صاف صاف کہتے ہیں اور ہم اُن لوگوں سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہیں
چنانچہ آنحضرت نے اس بات کو نمانا پھر انہوں نے اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات میں کیا عیب دیکھتے ہیں آنحضرت
نے پھر اعراض وانکار کیا یہانتک کہ انکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اس امر میں انکے لیے ارادہ رخصت دینے کا نہیں
رکھتے ہیں اسوقت ایک شخص انصار میں سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان ایلچیوں سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگوں نے ذکر لات سے ہمارے دلوں کو ہیجان والتہاب میں ڈالا خدا تمہارے
کلیجوں کو آگ میں جلادے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقریر نکرینگے کہ زمین اسلام میں بتوں کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہیں ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھوں سے نہ توڑینگے۔ اور جو شخص چاہے اسکو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی و مامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگوں کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہیں کہ نہ بلائے جائیں

قوله ان لا تحشروا … لا يجبوا ای لا يصلوا … الاصول لا خير [illegible]

اور نہ انسے عشر لیا جاے تب آنحضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ انکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہی وہ ہی انکے لیے بھی ہی اور جو اُنپر ممنوع ہی وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور انھون نے لکھوا لیا ہی کہ شہر انکا امین و امن مین رہے اور انکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ و طلحہ یعنے درختان بزرگ و خار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہی مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت اسمین اور یہ بھی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامونسے کچھ انکے اس شہر مین کرے تو اسکے کپڑے اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون مین ہین کہ اُنھون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان انکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہی

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرنا آنحضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ وہان قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین سے اکثر اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُنمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اُس سے سامان نادارون کا کیا جاے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اُس سے تیاری سامان نادارون کی کردی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اُٹھا لیا اور عبداللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواری کا کیا آپنے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین رہی جسپر تمکو سوار کر لیجاؤن تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتے جاتے تھے پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پذیرا کیا تھا انکو بھی انھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا صلعم نے بنابر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے فرمایا کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے صفر کی لڑکیان اور اصفر بنابر زعم مورخین کے ایک شخص تھا انھین کالے آدمیون مین سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول صلوب وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مرگیا کہ اسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اسکے بہت سے لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان حسن و جمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آنحضرت صلعم نے اُنسے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص انصار مین سے جد بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجھکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیبیون کو
دیکھون تو ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑ جاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے
فتنے مین نہ ڈالیے کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوا وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ یعنے تو آگاہ
ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب لوگ
تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر جسوقت
تبوک مین پہونچے تو ان حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا
وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر
نہین ہین) تب آن حضرت صلّے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین
نازل ہوتی رہین اور اُنمین مذمت اُن لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُنکا
مُنافقین رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آن حضرت علیہ السلام نے بنابر نزول آیات کے
اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سُنکے اُنکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُنکے لیے غصے مین
آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے
ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہے تو ہرگاہ وہ ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہم لوگ بطریق اولے
گدھون سے بدتر ہین یہ سُنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سُوید بن صامت
بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہے واللہ بے شبہہ محمد صلّی اللہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق
ہین یعنے اُنکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدترین خر ہے پھر عامر بن قیس پاس
عاصم بن عدی کے گئے اور اُنسے باتین جلاس اور اُسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی
خدمت نبی صلّے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان
کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اُسکے جُلسا کو بلوایا اور جو کچھ لوگون نے
کہا تھا اُس سے ذکر کیا انھون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہے اور جسنے کہا ہے
اُسکو ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اُنھون نے بقسم کہدیا کہ اُنھون نے وہ
باتین ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے
کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہے ہمنے
کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو حلف کرو یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے
چنانچہ جلاس اور اُسکے جُلسا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے بعد ازان اُٹھا اور اپنے باسم خدا حلف کیا

کہین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہی بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان
اٹھائے اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّکَ الصَّادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنے اے پروردگار اپنے نبی صادق پر
طلب پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن یعنے اے پروردگار
یون ہی کر چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ
اِسْلَامِھِمْ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ وَاِنْ
یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ یعنے وہ لوگ قسم خدا کی
کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی درحالانکہ البتہ انھون نے وہ کلمہ کفر کا کہا ہی اور بعد اسلام اپنے کفر کیا
ہی انھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو انکے امکان مین نہ تھا یعنے قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
یہ بدلا ہی اُس احسان کا کہ خدا ورسول نے اپنے مزید عطایا سے اُنکو مالدار و تونگر کر دیا ہی پھر اگر
توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق بہتر ہی اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر
عذاب سخت کریگا دنیا و آخرة مین اور انکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالاخر وہ نادم
ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف بتوبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہانسے
جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپکے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے
اُسوقت حق تعالے نے بابت اُنکے باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اسکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰہِ
وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ یعنے اگر تو انسے بازپرس کرے تو وہ البتہ یہ کہین گے کہ ہم تو آپس مین
ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُسکی آیات اور اُسکے
رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص
کو بھیجا کہ اُنکے پاس جاکر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی
نے جاکر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُنکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا کہ وہ
کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُنسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو
انھون جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اُسمین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص
نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہی تم پر غضب ہی اللہ کا تم ہلاک ہوے
خدا تمکو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو

سچی خبر پہونچائی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اُسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ان نعف عن طائفۃ منکم نعذب طائفۃ بانہم کانوا مجرمین یعنے تم باتین بناؤ
البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہو گیے اگر ہم تم مین بعض آدمیون سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پہ عذاب
بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اُن لوگون کے ساتھہ چلا جاتا تھا آیا
اور کہنے لگا قسم ہی خدا اور اُسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سنا اور نہین جانتا تھا
کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نبی نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُتر پڑو کہ تمہارے لیے اسمین وسعت ہی اور خود آنحضرت علیہ السلام
نے اُس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سنا (یعنے تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہانتک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اُس ثنیہ پہ ٹھہرے اور اصحاب مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سُنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی اُنکی طرف بڑھا اور اُنکے ناقون کے منہہ پہ مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی مین اُتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے ملا آپ نے اُس سے فرمایا تو نے اُس
قوم کو پہچانا تھا اُسنے کہا اُن لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھہ کلام نہین کیا اور مین اُنکو دیکھا کہ
وہ سب منہہ لپیٹے ہوے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اُنھون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ یعنے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھہ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچا دین اور مجھپر ہجوم کرکے ٹیلے سے گرا دین اور اپنے مرکبون سے مجکو روندین تب
اُن دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین نہ مارین
فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آینہ محمد نے اپنا ہاتھہ اپنے صحابہ مین
کھولا ہی کہ انکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھہ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ
لوگ منافق نتھے اور نہ انکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس انمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر سخت
ملامت و غرامت کی کہ ہمنے اپنے گھر و نمین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا و حال
آنکہ ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہواے گرم مین ہین قسم ہی رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوے مگر یہ کہ حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اُنھون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
باندھہ لیا اور اُنھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نکھولینگے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کھولین کہ اُنھین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور
انصار مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ
دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون
بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہی کہ وہ
اپنے تئین نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی انکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین کبھی
اُنکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا مجکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالے نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل
کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے اعمال
صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہی قریب ہی کہ حق تعالے اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنے والا
اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہی یعنے قریب ہی کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے
ہو بمعنی واجب ہو یعنے لازم ہی کہ ایسا ہی ہو والقرض بر وقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم
نے انکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس
مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجئے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجئے فرمایا مین اس سے
کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حقتعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنے زکوۃ اُنکے مالون سے تو لے کہ اُنکو تو پاک کرے اور
اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حقمین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہی اور حق تعالے
بڑا سننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہی اور اُن دوسرے تینون کے حقمین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے
جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنے رسول
در دسیا ہی کہ اس سے قریب ہلاکت پہونچے دبا انہمہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے
نہ اُنکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین
کین تا حق تعالے اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا
ذکر کیا پھر خاصۃً اُنکی طرف حقتعالے ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنے اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس
وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آئے اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ

تمہارے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اسیکی طرف پناہ لی بعد ازان حق تعالے انپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بیشبہہ حق سبحانہ تعالے وہی ہی بڑا قبول کرنیوالا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا سو نہین ہیں اور انھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن ربیع

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + + +

و لیکن تو ای ابن الخطاب پس حق تعالے نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالے ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہی تو انکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہی اور مثل تیری انبیا مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا یعنے ای پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو ای ابن ابی قحافہ پس حق تعالے نے مجھے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین انکے لیے رزق اور مثل تیری انبیا مین مجھسے بیان فرمائی ہی مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ انھون نے کہا فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھمین سے ہی یعنے وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس بیشبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے اس جبہ دیبا کو پہن لیا اور اس روز کے سوا پھر کبھی اسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپ نے اس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نہ تھا اور انکا کچھ عہد بھی باقی رہا تھا آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ

+ + + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + + +

اور مشرکون نے کہا کہ محمد ہمارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے اشہر حرام مین) اور اب وہ اور انکے اصحاب بخوف ضرب سیف و طعن سنان کے ہمسے دور ہو گئے اور حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم نے بھی ابو بکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد امسال کے مشرک لوگ حج نکرین یعنے مکے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم نے

انکے مقدمہ مین حکم کیا کہ غلے انکے اونٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک
ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور انکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے
اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہی کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین
اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمھارے یہان غلہ لاد کر بیچا جاتا
ہو جسوقت انکو تم نہ پاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شداید مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے
اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حقتعالے نے ان مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِہِم
ہٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین
اور اگر تم لوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حقتعالے تمکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے
تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لاد کر لانے لگے پس حق تعالے نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کر دیا یعنے مشرکین
سے بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لاد کر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالے نے اہل مکہ سے وعدہ
کیا تھا اسنے اسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے انکو غنی و تونگر کر دیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرسکے
مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج
تھا کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول خدا
صلعم نے ایک لشکر ہمرہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا
صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہی چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین
اور شگون بیان کیا کرتا تھا اسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اسکے پاس آئے اور اس سے ذکر کیا کہ
ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہی تو ہمسے اسکی خبر غیب بیان کر تب اسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد
تمھارے درمیان مین دو شخص ہین اور دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو انکو محمد نے واسطے جاسوسی اور
نگرانی کے بھیجا ہی اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا
تو نے کیا دیکھا اسنے کہا مین نے ان دونون مردون کو جو تمھاری قوم سے ہین دیکھا ہی کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین
اور عنقریب تمھارے پاس پہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلنے مین
جلدی کی آخر وہان جا کر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی
یہان تک کہ مسلمان انکے پاس پہونچ گئے اور انکے قریب انجر بڑے پایہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید
واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی
پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگتا کہان ہی طلیحہ نے کہا قمری تا قمہات نہر الآلیس مین کون ہین

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی امر مکروہ لا اور مترجم کہتا ہی کہ بجاے ہزالا کے غالباً لفظ ہزالا آخر
یعنے کوئی واقعہ پس پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم جالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو نیزہ مارکر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر
نصبت لہم صدر الحمالۃ انہا ٭ معودۃ قبل الکماۃ نزال ٭ فیوما تراہا فی الجلال مصونۃ ٭ ویوما تراہا
تحت ظل عوال ٭ عشیۃ غادرت ابن اقرم ثاویا ٭ وعکاشۃ الغنمی عند مجال ٭ فما ظنکم بالقوم اذ تقتلونہم ٭
الیسوا وان لم یسلموا برجال ٭ فان تک اذ واد واذہبن نسوۃ ٭ فلن یذہبوا فرغا بقتل حبال ٭
صدر الحمال کنایہ ہی شمشیر سے یعنے مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ عادی کی گئی ہی یعنے اُس سے وعدہ
لیا گیا ہی قتل سر اور دن کا رزمگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حمالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا
ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر حمالہ نے ابن ارقم کو ڈال دیا
پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمہارا گمان ہی اس قوم کے ساتھ
کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات [illegible] کہ کھوڑے
زہیر عورتون کو چھپا یا یعنے پکڑے گئے مگر نہ بیجانگے عقل حبال کو کھیرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادر
طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کر کے اسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے
انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجھکو
اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہانسے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے
جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگون میں کوئی راہ خدا مین شہید ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج
کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنے قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت
حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر ہو
قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ
اس امر کے مین حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہین ہی
غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

رخصت آنحضرت صلعم جو ساتھ بدنہ ساتھ لائے تھے انکو اپنے ہاتھہ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹ کر
ہنڈون دیگون مین چڑھوا دیا پھر اپنے انھین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمانون نے
ایسا حج کیا کہ انمین کوئی مشرک نہ تھا اسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج مین نے تمہارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات مین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی یعنے جو کچھ خدا نے نازل کیا سبکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے
نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنے آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام
نے منے مین بحضور مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالتمآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہان تک کہ حقتعالے نے انکو وفات بخشی و چنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یا اَیُّہَا النَّاسُ
اِسْمَعُوْا قَوْلِیْ الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف
مین شاید مین تمسے ملون اے مسلمانو تحقیق کہ خون تمہارے اور مال تمہارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنے ہر ایک
دوسرے کے خون و مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح جسے حرمت تمہارے اس دن کی تمہارے اس شہر مین اور
جسطرح حرمت تمہاری اس مہینے کی یعنے جسطرح تمسے خون و مال تمہارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اس مہینے اور تمہارے
اس شہر مین حرام ہی اسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ احکام کر چکا پس جس شخص کے پاس کسی کی
امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمام تر اتر گیا
اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہو گیا اور آپنے
اول خون جو تمسے اتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ پلایا ہوا
بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہائے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کیجاتی ہی اور تحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہیئت نخستین پر آیا ہی کہ جس روز حقتعالے نے زمین و
آسمانونکو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دورہ شروع کیا آج میرے زمانے مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور شمار
مہینونکا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین انمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے
انمین قتال حرام ہی اور ان چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم اور رجب جو گذر گیا درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے اے مسلمانو تمہارے واسطے تمہاری عورتون پر حق ہی اور تمہاری عورتون کے لیے تمپر حق ہی اور
تمہارے لیے عورتون پر سو واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ
حق تعالے نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ انکی صحبت ترک کرو اور انکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی دشل

اعضا شکنی عضا آنکھہ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو اُنکے لیے کھانا کپڑا اُنکا موافق دستور کے دیا جاے اور چاہیے
کہ اُنکے حقمین نیک نصیحت قبول کرو اسوسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنے نگھبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات
خاص پر کچھہ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے اُنکو امانت خدا کرکے لیا ہی اور اُنکی شرمگاہون کو تمنے کلمہ خدا سے
حلال کرلیا ہے پس میری باتون کو سمجھہ لو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقف مین ملاقات
نکرون اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپسمین بھائی ہین اور کیکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا حلال
نہین ہی مگر جو کچھہ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ای میرے پروردگار البتہ مین نے
لوگون کو رسالت تیری پہونچا دی سبنے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف
پھر جاؤگے کہ بعض تمھارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو ملونگا یعنے آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تم مین
وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ای میرے
پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچا دی ملہ غرض یہ جو کچھہ بیان ہوا حدیث حج الوداع ہی ہا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذلحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک
پھر وہین مقیم رہے بعد ازان آن حضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس
چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہود کی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے وہ
یوم شب شنبہ اور اُس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور تثویب
کہی یعنے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن
جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آن حضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُسنے کہا الصلوۃ یا رسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی فرمایا
نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اُسنے جو لوگ وہان حاضر تھے
اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھادے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا
بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگون کو نماز پڑھاؤ تب عمر نے کہا
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہوسکتا یعنے اُنکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی
نہین کرسکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور
موجودگی ابوبکر کی اور جو کچھہ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابوبکر سے کہدے کہ وہ
لوگون کو نماز پڑھادین تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اُنکو حکم دیا آخر ابوبکر نے آٹھہ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصۂ مدت مین حضرتؐ پر درد نے شدت کی تب عباسؓ حضرت کے پاس
داخل ہوئے اور اُسوقت حضرت غش مین تھے اُسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے منھ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات کی جرأت و دلیری نہین کر سکتے
تب عباس حضرتؐ کو آغوش مین لیکر منھ مین دوا ٹپکانے لگے اُسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا یہ کسنے
میرے منھ مین دوا ٹپکائی ہے چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منھ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباس بھی ہون
پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منھ مین دوا ڈالی ہے حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے
آپکے منھ مین دوا ڈالی ہے فرمایا اے عباس کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھپر خوف
کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالے مجھپر ذات الجنب کو متسلط نکریگا
اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح کو دسوین روز کہ جسدن
وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر برآمد ہوئے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو
گمان ہوا اسبات کا کہ حضرتؐ نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوئے بعد ازان انحضرتؐ
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدًا خدا لعنت
کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہے یعنے اُن قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ
اُن قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرتؐ کی اُس قوم سے یہود و نصاریٰ تھی اور حضرتؐ لوگونسے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے مگر صحابہ اُس مجلس
سے متفرق نہوئے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتونکا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان
ہوا کہ حضرتؐ پر غش طاری ہوگیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑکر
اندر داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے
اور اُنسے حضرتؐ کی خبر مرگ سنائی صحابہؓ نے پوچھا اے عباس تمنے حضرت مین کیا بات پائی اور اُنسے کون سی
علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے پایا جَلَالَ رَبِّیَ الرَّفِیْعِ فَقَدْ بَلَغْتُ یعنے مین
اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور تقدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرتؐ کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اُس روز سے کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اسوقت اصحاب مین
سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے حالانکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوئے بلکہ
سوا اسکے نہین ہے کہ آنحضرتؐ پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوئے اور کہنے لگے

ندفن نکرو تحقیق کہ آنحضرتؐ زندہ ہین اسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرتؐ کی
نشان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنے کیا اپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہے سب نے کہا
ایسا نہین ہے تب عباس رضی اللہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتُ یعنے حمد ہے
خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہے اور یہ آیۃ خبر اس بات کی
حق تعالے نے انکو دی ہے جو تمھارے پاس موجود ہے کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ
رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنے اے محمد صلعم ضرور تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی یعنے کل موجودات مرنے والے ہین
بعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو بالآخر لوگون کو یقین ہوا
کہ ضرور آن حضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرتؐ اور انکے اہل بیت کے تخلیہ کردیا
کہ اہل بیت نے انکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے
کہا اُدْفُنُوْهُ فِیْ مُصَلَّاهُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرتؐ کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو
یعنے نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہے کہ مقام سے احتمال منبر ہے یعنے محراب مین قریب منبر)
تب عباسؓ نے کہا ایسا نہین ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکساعت وفات کے تمسے عہد لیا ہے کہ
فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدًا کہ خدا لعنت کرے اس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر
کرلیا ہے پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہے تاکہ تم انکو انکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنے اسلیے کہ تم مائل
ہووگے اُسپر یا اُسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ تم
بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہے عباسؓ نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قریب حضرتؐ کے آیا کرینگے
(یعنے بھاگ کر چھپا کرینگے) اور انکے مالک وہان سے انکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر
کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہ انکی قبض روح ہوئی ہے آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے
فارغ ہوئے تو جس جگہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین
نے شروع کی کہ انمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور انکے لیے استغفار
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوے
تو انصار داخل ہونے لگے اور انھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان
انصار نے بھی اسیطرح کیا پھر جسوقت حضرتؐ کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم کی
موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنے ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم انھین سے ہین یعنے ہم بھی تو انھین کے ہین

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہی صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین

اختتام المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طاہر بن العواد نے انھون نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نے انھون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سنی ہین کہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہے کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظہ اس سیرت سے نہین جانتا ہون جیسے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون وصلے اللہ علے سیدنا محمد النبی الامی وعلے آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالے کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہے سب سے پہلے اس مطبع مین ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہے چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہو کر شائع ہوا اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والاہمت و قدردانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصہ اول مغازی الرسول یعنے غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنے فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علیخان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ اسکا ایک عمدہ ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین زبان اُردو مین اُتر آئے اُسکے ساتھ کچھ
مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان ومحاورہ کے ساتھ ہو کہ ہرگز ترجمہ
معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الامر مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہو غرض کہ
شائقان خود اسکے مطالب خیر مضمون اور ترجمۂ معانی افزا و بندش خیالات پاکیزہ ولطیف
کو دیکھکر قدردانی فرماوینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام وآخر کا
حصہ موجود ہی اپنے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد
بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہو کہ جن صاحب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو
خرید فرمایا ہو صرف حصۂ اول مغازی الرسولؐ جسکا نام تاریخی ترجمے کے لیے **مغازی الصادقہ**
مترجم صاحب نے تجویز کیا ہو بیٹے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب ہون اور اسی سلسلہ
مین بعد اُسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنے مغازی الرسول
وفتوح الشام والمصر وفتوح العجم ہر ایک مرتب ہوکر ایک جلد مین شامل
کیا جاوے آب آخر مین توفیق ایزدی کا شکریہ کہ یہ نایاب مجموعہ
مطبع منشی نولکشور صاحب سی آئی ای مقام لکھنؤ مین
کئی مرتبہ چھپکر شائع ہوا تھا اب شاخ مطبع
موصوف الصدر واقع کانپور مین ماہ
اگست ۱۸۸۹ء پہلی مرتبہ
چھپا پا گیا